

والد و سلمو یا الاما تیلد و الفهم الذی  
یوتیه الله عز وجل من شاء ففعلت  
العلم لم یعید الله ولم یعید ان احد  
ولا تقرب بنی و صلی الله علی افضل  
خلف محمد والد واصحابہ اجمعین  
اتما بعدی گوید احمد بن عبد اللہ تحفیر  
العصری الدہلوی المعروف ببولی و کتب  
بقرع الله تعالی و مشائخہ و والد یح  
برحمۃ العظی این رسالہ ایست  
یا ثنیاہ فی سلاسل ولیاء اللہ  
اللہ واری رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم و باطن  
علم بان متمک شدہ و نحو را بر طر فاعنا لک  
بستہ جعل الله تالیفها خالصا لوجه الکرم  
و اعاد علی و علی الناس منها الخط الحسیر  
مقدمہ باید دانست کہ کے از قسم خدا  
تعالی بر امت مصطفویہ علی صا جیما  
الصلوٰات و التسلیمات آنست کہ تا ارتباط  
در سلسلہ امی ایشان تا پیغامبر صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم صحیح و ثابت است اگر چه او اہل امت  
را با و اخر امت در بعض امور اختلاف  
بودہ باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط  
ایشان در زمین اولی العجبت و تعلیم و تادب  
با داب تہذیب نفس بودہ است نہ بحرفہ

چند اسماء الہیہ

اسناد سے اور اس فہم سے جو اللہ تعالیٰ  
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے تو کوئی اللہ تعالیٰ  
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نہ پاتا اور  
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا اللہ علیہ السلام  
اللہ علی افضل خلقہ صلی والد واصحابہ اجمعین  
اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری  
دہلوی عرف ولی اللہ خدا و سکوا اور اس کے  
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں انہما  
یوں یہ رسالہ ہے کہ اس کا نام انتہا  
فی سلاسل اولیاء اللہ و اسانید  
وار فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہے  
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اہل سلسلہ ہر

کے جنہ یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا  
ہے خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے  
اور مجیبہ اور اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل  
عطا فرمائے مقدمہ جاننا چاہیے کہ اللہ  
تعالیٰ کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں  
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم۔ انہیں سے ایک یہ  
کہ سلسلون کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ  
سلم تک صحیح و ثابت ہے اگر یہ بعض امور پر  
اوائل امت اور اخر امت کا اختلاف

ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ  
میں ہوئے ہیں تو ان کا ارتباط صحبت و تعلیم  
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب  
ہونے سے تھا۔ اوس وقت حشر و

و بیعت و در زمین سید الطائفہ جنب  
بعد اوی رسم خرقہ طاهر شد و بعد از آن  
رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلہ بہت  
این امور تحقیق است و اختلاف صورت ارتباط  
صورتی کثرت و خرقہ و بیعت را اصل بہت  
از سنت سنہ اما خرقہ بن اصل لباس  
آنحضرت است صلی اللہ علیہ آکہ وسلم عامہ  
را بعبید الرحمن بن عوف در وقتیکہ ایشان  
گردانید و اما بیعت پس وجود آن  
اعتبار بان از آنحضرت صلی اللہ علیہ آکہ  
سلم ستفیض یغنی است کما لا یغنی و علمای  
کرام ارتباط ایشان در زمین قول با سماع  
احادیث و حفظ آن درو عاقلین بود و بعد  
از آن تصنیف کتب و قراۃ و مناوہ و  
اجازت و وجاہہ آن پیدا شد و ارتباط  
سلسلہ بہت این امور صحیح است و اختلاف  
صورت را اثری نیست و ہر یک ازین امور  
اصلی دارد از سنت سنہ اما قراۃ الپیش  
قراۃ عبید اللہ بن مسعود است و رسول اعرابی  
و مناوہ اصلش کتابت آنحضرت است باطرا  
بلدان و مناوہ صحیفہ حبیب اللہ بن حبش و  
بچنین اجازت و وجاہہ را اصول بہت  
کہ در کتب حدیث میں می شود باجماع رسم  
مقدم صوفیہ است کہ باران خود را خرقہ  
می پوشانند از قلسوہ و عامہ و تمیز قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت  
جنبید بعد اوی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ  
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اوسکے بیعت کا  
و صورت جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور  
سلسلہ روشن کا تحقیق یعنی صحیح و ثابت ہے  
اور ارتباط یعنی رابطہ کی صورتیں جو مسلمان  
ان سے کچھ مسہ نہیں اور خرقہ اور بیعت کی  
اصل ہی سنت سنہ تو خرقہ کی اصل تو اباسان  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم نے حضرت عبید  
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جو کہ امیر لشکر کیا تھا  
اور بیعت کی اصل خود آنحضرت سلم سے مستفیض  
ہوا اور یقینی ہے کچھ چھپی نہیں پس نہ اول میں علمای  
کرام کا ارتباط مدینہ میں سنہ اور انکو اپنے دل  
میں محفوظ کرنا تھا بعد اسکے کتابت تصنیف ہمہ کتب  
قراۃ اور مناوہ اور اجازت اور وجاہت  
جاری ہوئی اور سلسلون کا ارتباط ان سے  
میں صحیح ہے اور صورتوں کے اختلاف کا اثر  
مضاائق نہیں اور ان سب باتوں کی سنت سنہ  
اصل ہے چنانچہ قراۃ کی اصل تو حضرت عبید اللہ  
مسعود اور اعرابی کا مال اور مناوہ کی اصل  
آنحضرت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم کے فرمان کی اطاعت  
بلان میں درناوہ صحیفہ عبید اللہ بن حبش اور اجازت  
اجازت اور وجاہت ان میں ہیں چنانچہ حدیث  
میں بیان ہے عرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے  
بار و خرقہ پہنا دیں چاہے عوامہ خواہ خواص







نیل بہیت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ تخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت مثالیہ افاضہ فرمودند کہ جی کہ جانب اعلیٰ و اسفل او ہر دو پیرین دارد و اعلیٰ آن عریض تر است از اسفل و پیرا اعلیٰ تا اسفل تدریجیت چنانکہ در حجم مخروطی می باشد و آن مثال نسبت خاصہ آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر جہتی مدور مثل طبق مستقر در زمین و وسط آن عود می مرکز است و آن مثال نسبت سالکان است کہ از جذب چندان بہرہ نہیست اندستیم جہتی شبیہ ثمانی الا آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق ہر دو معتد و آن مثال نسبت مجذوبان است کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند و در ضمن نمودن این صورتہای سنگینہ القاضہ فرمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ طبقات مجبوز روحانیہ و مراتب سفلا نیہ جسمانیہ ہمہ بحالات مناسبہ خود متصف باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و وسیع چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او را در عالم نسیمہ خلیفہ و منوف جی بہیت

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا ہے اور وہ پیرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچا ہے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم کہ او سکا اعلیٰ اور اسفل پیرین رکھتا ہے اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے جیسے حجم مخروطی میں .... ہوتی ہے اور وہ مثال (صورت) ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی پیرا ایسا مظلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طبق زمین پر رکھا ہوا اور زمین ایک گڑھی گڑھی ہوئی ہو وہ مثال سالکوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے جذبہ کا چندان حصہ نہ پایا ہو تیسرے ایسی شکل جیسی دوسرے مثالیں وہ اس طرح کہ جیسے گڑھی زمین میں گڑھی ہوئی اور طبق او کے اوپر ہو۔ وہ مثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا چندان حصہ نہیں پایا اور ان تینوں مثالوں کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ جس نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجبوزہ روحانیہ اور مراتب سفلا نیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کے ساتھ متصف ہوں اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جیسا کہ عالم نسیمہ میں خلیفہ اور منوف نہیں ہے۔

مانند آن که محبت ذاتیه را نمونه باشد و آن محبت افعال است و القیاد روح را خلیفه باشد و آن سجده ظاهری و آنانکه این صفت را نیافته اند و قسم اند قسماً مجرب و بانست که تجلیل مراتب روحانیه کرده اند و در درجات و درجات الشان فوق است فقط و قسماً سالکانی که تجلیل مراتب سافیه کرده اند و در درجات و درجات الشان و وسعت کمال الشان درجات تحت است و پس چون این معرفت جلیله بخاطر م جا گرفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بنیم کمال سدا از جیب مراقبه بیرون آوردند و دوست خویش به برداشتند و اشارت فرمودند به بیعت و مصافحه این فقیر بر خاست و زانو برانو متصل ساخته و دوست خود در میان دو دست آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نهاد و بیعت کرد و بعد شراخ از بیعت چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور مبارک چشم بسته متوجع شد انگاه همان نسبت خاصه که سابقاً علم آن داده بودند عطا فرمودند و فاحطت به اعلی و حاشا درین واقعه هیچ کلمه و کلام در میان نبود و افلا ضعه روحانیه بود و با اشارت و فضل و چون این فقیر بر زیارت مدینه منوره

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا اور محبت افعال اور  
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سجدہ طہا ہر  
آدھین کو گونو یہ جامیت نہیں لی ہے وہ وہ  
قسم ہیں ایک قسم تو مجذوب ہیں کہ وہ ہوا کے مراتب  
روحانیہ کی تکمیل کی ہے سو اسی مراتب جمیع کے  
ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور  
دوسری قسم سالک ہیں کہ مراتب سالک کے  
تکمیل کی ہے سو اسی مراتب و حانیہ کے ان کی  
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہو اور حسن  
یہ معرفت جلیلہ میری خاطر ہیں جسے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرائے ہوئے مبارک  
گرمیاں مراقبہ سے اٹھایا اور اپنے دونوں مبارک  
ہاتھ اٹھائی اور اشارہ فرمایا بیعت اور بیعت فرمائی  
یہ فقیر اٹھا اور زانو بزنو متصل بیٹھ کر اپنے دونوں  
ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں  
مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بے ضراغ  
بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی  
مبارک آنکھیں بند کیں اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں  
ان کے حضور مبارک میں بند کیں اور اس وقت آنے  
ہی نسبت خاصہ کیا ہے علم القافر فرمایا تھا عطا  
فرمائی تو میں چٹھ ہو گیا از روی علم کے اور حاشا اللہ  
اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط  
روحانیہ فیض تھا یا اشارہ اور فعل تھا اور  
جب یہ فقیر دینہ منورہ پہنچا۔

تجربہ و مشق

طالع بن محمد

۱۳۳۳

ایمان و ایمان و ایمان  
عالم عالم عالم  
عالم عالم عالم

بطلان

ایمان و ایمان و ایمان  
عالم عالم عالم  
عالم عالم عالم

رسید و مدتی بمقبر مبارک متوجہ شد و مرتب  
جدید سلوک ہمہ ازابت لایا انتہا در نقطہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد و انگاہ  
ابن خیرا بزرگی و حکیم لقب ساختند و طریقہ  
عنایت فرمودند و انہیں در علم مشکلات دہم  
پرسیدیم جواب باصواب اکثر ان چیزها  
در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان  
طریقہ در رسالہ ہجرات میسر شد و یکے ازان  
جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا  
نوشتہ شد این فقیر در جناب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد بوجہ اند  
کلام رو حالی کہ آنحضرت چہ میفرمایند در  
مسند قدس شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی میکنند  
باصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت  
دارند افاضہ فرمودند کہ مذہب این حجت  
باطل است و بطلان مذہب ایشان از نامل  
و تقریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر  
خواہد شد انتہی بعد افاقہ ازان حالت  
معنی امام تامل کردہ شد معلوم گشت  
کہ ایشان میگویند کہ امام مصنوم مغرض  
الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت  
از اتقای حکم الہی بر باطن است بطریق  
اجتہاد یا الہام یا امن از خطا دران مسئلہ  
اورا اثبات می کنند و میگویند اورا خدائی  
الطائی انصیب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک وضع انور میں متوجہ  
سب مراتب جدید سلوک کے ابتدا سے انتہا  
تک طے کیے اسوقت اس فقیر کو القاب زکی  
و حکیم سے لقب فرمایا اور ایک طریقہ عنایت  
فرمایا اور جو جو علم میں مشکلات تھی میں نے جو بھی  
اور اونکا جواب باصواب پایا ان میں سے اکثر  
میں رسالہ فیوض الحرمین کہے ہیں اور طریقہ کا  
بیان رسالہ ہجرات میں میسر ہوا اور ایک دن  
جو ابوین سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں لکھا  
اس میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک نیم  
روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
سلم میں عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کے واسطے کیا ارشاد  
ہے کہ یہ اہلیت کی محبت کا دعوی کرتے ہیں اور  
اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں تو  
افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے  
اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا  
جب غور کرو گے لفظ امام کی تعریف میں جن پہونچ  
مقرر کی ہے انتہی۔ بعد اوس حالت کے فائدہ سے  
میں جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام مصنوم  
مغرض الطاعت ہوتا ہے اور وحی باطنی کہ  
عبارت ہے حکم الہی کے اتقا ہونے سے باطن  
میں یا الہام یا امن خطا سے اوس مسئلہ میں  
ثابت کرتے ہیں بطریق اجتہاد کے اور کہتے  
ہیں کہ اوس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگوں  
کے واسطے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

تا ایشان را احکام الہی رسانند و تحقیق نبوت  
 نبوت بہین خصال مجموع می کنند زیرا کہ  
 بعثت اللہ لتبلیغ الاحکام مصلحت بہین  
 نصب افتراض طاعت است پس حقیقت  
 ایشان قائل بختم نبوت نیستند و اکثرا  
 رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ  
 نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدہ صحیح  
 صحت است و در عالم ہر این فقیر را اجبت  
 بیعت و صحبت و غرقہ در اجازت و تعلق خاطر  
 ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہ  
 ہای طریقت کہ امروز بر روی زمین مشہور  
 یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است الحمد  
 للہ از انجملہ دین رسالہ سند خانوادہ ہا  
 مشہورہ می نویسند بالخصوص طریقت قادریہ مشہور  
 ترین طرق است در عرب و ہندوستان  
 و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر  
 شہرت تمام دارد و در عربین نیز شائع  
 شدہ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور  
 است و شہر و رویہ در نواحی خراسان و کشمیر  
 سند فکریہ در توران و کشمیر و قطاریہ  
 در ہندوستان و شاوکیہ در مغرب مصر و  
 سوادان و مدینہ فی الجملہ در مغرب عمید کتب  
 در حضرت مولا سلسلہ صحبت این فقیر و طریق  
 تہذیب باطن تا حضرت پیر مصلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم مستفیض متسلل یعنی التوحید

کہ او کوا حکام الہی پہنچا دی اور فی الحقیقت نبوت کے  
 معنی میں مصلحتیں ہیں اس واسطے کہ نبی کی تعریف ہی  
 ہے کہ بعثت اللہ لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے  
 او کو بھیجا ہے و اولا احکام پہنچانے کے اسکا جمل  
 یہی مقرر کرنا اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ  
 حقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور اماموں  
 رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں  
 اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدہ سے بھی  
 کوئی اور بدتر عقیدہ ہے اور عالم ظاہر و باطن اس  
 فقیہ کو وجہ بیعت اور صحبت و غرقہ در اجازت اور  
 تعلق خاطر کہ یہ امور یا انہی کے بعض امور اور سلسلہ  
 طریقت سے جو آجکی دن درگزر زمین پر مشہور ہیں یا انہی  
 کے اکثر سے ربط حاصل ہے انہی کو اس سالہ میں مشہور  
 خانوادہ کی مذکور تھا اور حال کلام یہ کہ سب تقویٰ و  
 قادر بر طریقت عرب ہندوستان میں بہت مشہور  
 اور نقشبندیہ ملک ہندوستان اور ماوراء النہر میں بہت  
 مشہور ہے اور عربین میں بھی شائع ہوا ہے اور چشتیہ طریقت  
 ہندوستان میں بہت مشہور ہے اور شہر و رویہ خراسان  
 کشمیر سند کے نواحی میں اور کبر و یہ طریقت توران و  
 کشمیر میں اور قطاریہ ہندوستان میں اور شاوکیہ  
 مغرب مصر اور اسکے نواحی اور مدینہ میں فی الجملہ  
 دین اور عہدہ و سلسلہ طریقت حضرت مولا سلسلہ  
 صحبت تہذیب باطن کے طریق ہیں حضرت مصلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض متسلل یعنی التوحید ہے

نام مقامات مشہورہ



کہ ہر ایک از رجال سلسلہ اپنے شیخ کے ساتھ ..  
 صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کیوں ہیں  
 بے شبہ ہر چند تعین آن آداب و اشغال  
 یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار  
 مدتی صحبت داشت و بصیحت کرد و از  
 آداب طریقیہ طبعیہ عظیمہ آموختہ اشغال  
 طرق مشہورہ اخذ کرد و خرقة صوفیہ دست  
 ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف شد کہ زند  
 و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد  
 و کرامات بسیار بحشم خود دید و واقعات  
 عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان پیشوخ  
 ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت چنانکہ  
 قسم اول از کتابہ الفہرست العارفین بیان کند  
 و در آخر حواشی تالیف و بصیحت و صحبت و  
 توجہ دادند و کہمہ یک ذکر کہ کیدی  
 کر گفتند والحمد للہ علی ذلک حمدا  
 کثیرا صباد کا فیہ وہو صوب  
 نبیوخا کثیرہ منهم السید عبداللہ  
 صاحب الشیخ زادہ البندہ صاحب  
 الشیخ احمد السہبندی صاحب  
 خواجہ محمد باقی صاحب  
 خواجہ امکنی صاحب مولانا  
 د رولیش محمد صاحب مولانا  
 زاہد صاحب خواجہ عبد اللہ  
 الامتہان صاحب نبیوخا کثیرہ منهم

یا علیہ السلام حضرت احمد رضا

کہ ہر ایک از رجال سلسلہ اپنے شیخ کے ساتھ ..  
 صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کیوں ہیں  
 بے شبہ ہر چند تعین ہونا ان آداب و اشغال کا  
 یقینی نہیں ہے پس فقیر ایک مدت حضرت والد  
 بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے اور بصیحت کی ہو  
 اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے طریقیہ  
 اشغال اخذ کیے ہیں اور خرقة صوفیہ کی ہاتھ پہنا  
 ہے اور خلوت میں اس حیف پر بہت توجہ فرمائی  
 ہے اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل  
 کی ہے اور بہت کراماتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں  
 اور واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ جو ان پر اور  
 انکے مشایخ پر واقع ہوئے ہیں یاد کئے ہیں چنانچہ  
 قسم اول کتاب الفہرست العارفین میں بیان کی ہیں  
 اور اخیر عمر میں اجازت تالیف اور بصیحت و صحبت  
 و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کہمہ یک ذکر کہ  
 مکر فرمایا ہے یعنی اسکا ہاتھ مجھے میرا ہاتھ ہے  
 سولحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا طیباً صبار کا  
 فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ  
 سے او میں سے سید عبداللہ بن کہ انہوں نے  
 صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اور انہوں نے  
 شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے خواجہ  
 محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنی سے انہوں  
 نے مولانا د رولیش محمد سے اور انہوں نے مولانا  
 زاہد سے اور انہوں نے خواجہ عبداللہ احرار سے  
 اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں

وہابیہ نقشبندیہ

مولانا یعقوب الیخانی خواجه علاؤ الدین  
 العجیل والی صبحا خواجه نقشبند  
 بلا واسطہ وصحاح اول ایضا خواجه  
 علاؤ الدین الطاهر والی خواجه  
 محمد یار ساوہا من کہاں صبحا خواجه  
 نقشبند صبحا شیوخا کثیر اجاہم  
 خواجه محمد بابا الشماسی خلیفۃ الاولیاء  
 سید کلاہل والنخا خواجه محمد صبحا خواجه  
 علیا البرامیتی صبحا خواجه محمود الخانی  
 فتویٰ صبحا خواجه عارف یوکرہ  
 صبحا خواجه عبد الخالق الخجندی والی  
 صبحا خواجه یوسف الجہانی صبحا  
 علی الفاریدی صبحا شیوخا کثیر اجاہم  
 اثنان احد ہما الامام ابو القاسم نقشبند  
 صبحا ابا علی الدقاق صبحا ابا القاسم  
 النصیری ادا صبحا ابا علی الرودباری  
 وایا یکم الشبلہ ابا بکر الواسطی صبحا سید  
 الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی  
 خواجه ابا القاسم الکرکائی صبحا عثمان  
 المغنی صبحا ابا علی الکاتب صبحا ابا علی  
 الرودباری صبحا جنید البغدادی  
 الجنید البغدادی صبحا خالد السمری  
 السقطی صبحا معروف الکرخ صبحا شیرخان  
 کثیرہ اجاہم اثنان احد ہما الامام  
 علی بن موسیٰ الرضا صبحا ابا الامام

کہ ان میں سے مولانا یعقوب چرخ بن اور خواجہ  
 علاؤ الدین چرخ والی میں یہ دونوں صحبت میں ہوئے  
 نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب چرخ بن خواجہ علاؤ الدین  
 عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤ الدین و  
 خواجہ محمد یار ساوہا کی صحبت میں رہے ہیں اور یہ دونوں صاحب  
 بڑی بڑی اصحاب چرخ نقشبند کی صحبت میں ہی ہیں کہ ان  
 میں بہت بزرگ خواجه محمد بابا سامانی ہیں اور خلیفہ امیر  
 کلال ہیں اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی  
 البیتہ کی صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود خیر غزنی اور خواجہ  
 محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف یوکرہ کی صحبت میں  
 عارف ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق خجندی کے خواجہ  
 عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف الجہانی کے خواجہ  
 میں رہے ہیں ابو علی فاریدی کے اور ابو علی بہت شیوخا  
 میں ہیں کہ ان میں بہت بزرگ ہیں ابوالقاسم  
 قشیری کہہ صحبت میں ہیں ابو علی دقاق کہہ ابو علی دقاق  
 ابوالقاسم نصیری کہہ ابوالقاسم الواسطی کہہ ابو بکر  
 شبلہ اور ابو بکر الشبلہ کہہ جنہوں کی صحبت میں ابی سید الطائفۃ جنید  
 کی اور دوسرے خواجہ ابوالقاسم الکرکائی میں صحبت میں ہیں  
 ابو عثمان غفری کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے اور ابو علی  
 ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری جنید بنی ادوی  
 کے درجنہ بنی ادوی صحبت میں ہیں اپنے ماموں کی  
 سقطی کے اور سقطی سقطی سقطی کے اور معروف کرخی  
 صحبت میں رہے ہیں بہت شیوخ کے کہ ان میں بہت  
 بزرگ ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا اور اپنے

موسیٰ کی اور وہ ابن و والد امام جعفر صادق کچھ روز  
 اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام جعفر  
 کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امام حسین  
 علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ حضرت حسین علیہ السلام  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے ائمہ کے وادو طائی  
 کہ وہ حضرت حسین علیہ السلام کی اور وہ حسن علیہ السلام کی  
 اور وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اور وہ علی بن ابی طالب  
 انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور  
 رسول اللہ کے حافظ ہیں جانتا چاہیے کہ جو طریقہ  
 آج کے دن محفوظ ہے و کائنات جنتی بغدادی ہیں  
 اور فرقہ جو محفوظ ہے وہی ہے جو جنتی بغدادی ہیں  
 سے ہے اور اس سلسلہ سے تہ عبد اللہ حاصل ہے۔  
 اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی ماکہ ہند میں مقتدا  
 صوفیہ کے تھے اور ان کے ارشاد سے کیا عالم منزل  
 مقصود کو پہنچا اور خواجہ اکبر سے خواجہ عبد اللہ تالی کر کے  
 ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک پورنا میں صوفیہ کے  
 مرجع اور طالبوں کے مقتدا و افضل و ارشاد میں شہرہ  
 تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا  
 ہے اور ان کے پیرواں میں ہیں وہ بھی سلسلہ کے ہیں لکھا  
 گیا اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد اکبر  
 لکھا ہے کہ خواجہ محمد اکبر میری اور حضرت خدیجہ  
 خواجہ محمد درویش سے کہتے تھے اور ملا نازک  
 بھی ملی ہیں اور یہ دونوں محبت میں خواجہ عبد اللہ  
 احرار کے رہے ہیں واللہ اعلم اور خواجہ بقیہ  
 طہریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ مل کر

موسیٰ کی اور وہ ابن و والد امام جعفر صادق کچھ روز  
 اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام جعفر  
 کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امام حسین  
 علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ حضرت حسین علیہ السلام  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے ائمہ کے وادو طائی  
 کہ وہ حضرت حسین علیہ السلام کی اور وہ حسن علیہ السلام کی  
 اور وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اور وہ علی بن ابی طالب  
 انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور  
 رسول اللہ کے حافظ ہیں جانتا چاہیے کہ جو طریقہ  
 آج کے دن محفوظ ہے و کائنات جنتی بغدادی ہیں  
 اور فرقہ جو محفوظ ہے وہی ہے جو جنتی بغدادی ہیں  
 سے ہے اور اس سلسلہ سے تہ عبد اللہ حاصل ہے۔  
 اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی ماکہ ہند میں مقتدا  
 صوفیہ کے تھے اور ان کے ارشاد سے کیا عالم منزل  
 مقصود کو پہنچا اور خواجہ اکبر سے خواجہ عبد اللہ تالی کر کے  
 ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک پورنا میں صوفیہ کے  
 مرجع اور طالبوں کے مقتدا و افضل و ارشاد میں شہرہ  
 تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا  
 ہے اور ان کے پیرواں میں ہیں وہ بھی سلسلہ کے ہیں لکھا  
 گیا اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد اکبر  
 لکھا ہے کہ خواجہ محمد اکبر میری اور حضرت خدیجہ  
 خواجہ محمد درویش سے کہتے تھے اور ملا نازک  
 بھی ملی ہیں اور یہ دونوں محبت میں خواجہ عبد اللہ  
 احرار کے رہے ہیں واللہ اعلم اور خواجہ بقیہ  
 طہریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ مل کر

ہر کیفیت سے کر دے واپس طرف از خواہ نقشبند  
نقشبندیہ میگفتند و ایشان گفتا کردند بخفیہ از  
خواجہ یوسف ہمدانی تا چند از راہ ابوالقاسم  
قشیری جامع بودند و رسم ظاہر و باطن و  
محدث بودند و تذکیر میکردند و از راہ  
ابوالقاسم گر گاہی مخصوص بکشف و قانع  
مریدان و طہریق التسلک ایشان اختصار  
ہر یکے بایشان خود و دین سلسلہ از راہ صحبت  
و حشر و تلمیذین یقینی است کہ سلسلہ دران  
در حل نبود باید دانست کہ انجہ درین سلسلہ  
بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و  
عقل و نفس است تا تہذیب لطائف نفسیہ  
و اخوالی کہ بر تہذیب آن متفرع شود از  
قبیل ثمرات و مواہب است از قبیل  
عوارض و باید دانست کہ بتدریج متفرع  
و تشدید ہون بلکہ است از توابع سہرورد  
سہرورد یکسرین ہمد و سکون و افقہ را می ہمد  
بلکہ است عظیمیہ بین لاہور و دہلی در اصل  
نام آن سہرورد یعنی بیشہ نیست و در زبان  
فارسی گویند سہرورد مستعمل شود و گنہ  
نام موضعی است نزدیک شہر شہر از و آنرا  
انجہ نیز گویند و سہرورد بحکم فارسی کہ  
ہمد و آخر آن خامچہ نام سہرورد است از  
توابع غزنین نقشبند نسبت است بحدیث کتاب باقی  
کلیان پذیر ایشان آن مشغول بودند کہ فی ہند لایا

ذکر کرد کہ کرتے تھے اور اس طرف خواہ نقشبند  
طریقہ نقشبندیہ گھلاتا ہے اور انہوں نے زخمیہ  
پر گفتا کیا اور خواجہ یوسف ہمدانی سے چند  
ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے  
علم ظاہر و علم باطن کے اور محشر تھے اور عظم  
کہتے تھے اور ابوالقاسم گر گاہی کے طریق سے  
سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور ان کے  
سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنی شیخ  
سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت و حشر و تلمیذین کے  
یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک نہ ہو کہ داخل نہیں  
چاہتا چاہتا ہے کہ اس سلسلہ میں جو ابوالقاسم  
پایا جاتا ہے وہ تہذیب قلب و عقل و نفس کے ہر  
تہذیب لطائف نفسیہ کے اور جو حال و کی تہذیب  
متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب کی قسم  
سین اور جاتا چاہیے کہ بتدریج متفرع و  
تشدید ہون ایک شہر ہے توابع سہرورد سے اور  
سہرورد یکسرین و سکون و افقہ را می ہمد ایک  
عظیم ہے در میان لاہور و دہلی کے اصل میں  
اس کا نام سہرورد ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی  
گویند کہ زبان پر سہرورد مستعمل ہوا ہے اور گنہ  
ایک موضع کا نام ہے شہر شہر از کے قریب راہ سکون  
انجہ بھی کہتے ہیں اور سہرورد بحکم فارسی کہ  
ہمد و آخر آن خامچہ نام سہرورد است از  
توابع غزنین نقشبند نسبت است بحدیث کتاب باقی  
کلیان پذیر ایشان آن مشغول بودند کہ فی ہند لایا

سہرورد  
بجانب  
شہر



و عجز و ان بطن مجسم سکون و سکون جسم نام وضع  
است از توابع بحار ابدال هو الشبه و کفوی  
در طبقات حقیقه گفته است بطن الخیل المعجزة  
سکون مجسم و ضم الدال المبهمة قرینة علی ستة  
ضراخ من بخار و فی الدال المبهمة  
والله اعلم الخیر فقی بفتح فاء و سکون  
غیر مجرب و ان دیهی است از توابع بخار  
و ریکو کر کسر راء و مبهمة دیهی است از توابع بخار  
راستین بفتح راء و مبهمة کسر میم و سکون یای تحتیه  
و کسر مثناة آخره و ان قصبة لیست از توابع  
بخار استاسی بفتح سین مبهمة و کسر ثانیة  
دیهی است از توابع مشهور طوس که اخر و انرا  
مشهد میگوند و نسبت بان دیهه کامیست  
بفتح سین ثانیة و یاقشیری نسبت است  
به بنی قشیر بضم قاف و ستم شین مجرب لیل  
غرب و قاف بدشید قاف اول و هط  
شهر لیست میان بصره و کوفه و رود بارک  
نسبت بناحیه بنفشائی اصول ایشان بود  
که گمانی بضم کاف اعرابی و تشدید مبهمة  
کاف مجرب دیهی است از دیهه ساسی مشهد  
سری نسبت سین و کسر راء و تشدید یای  
تحتیه در لغت بمعنی جوان مرد و قطی نسبت بسقط  
فروشی و سقط سماع حیر را گویند در بعض شجره  
سری قطی بن الخلس در شد الخلس بضم سیم  
ضرب غین مجرب و تشدید لام و سین مبهمة در لغت

عجز و ان بطن مجسم سکون و سکون جسم ایک وضع  
نام ہے توابع بخار سے یہ ہیں مشہور کہ اور کوفی  
نے طبقات حقیقہ میں کہا ہے کہ بطن غین مجسم سکون  
جسم و ضم وال مبهمة کی گمان ہے بخار سے چہہ فرنگ  
اور لب میں لکھا ہے بفتح وال مبهمة و انرا علم الخیر  
فقی بفتح فاء و سکون غین مجرب و ان ایک گمان  
ہے بخار کے توابع سے اور ریکو کر کسر راء و مبهمة دیهی  
ایک گمان ہے توابع بخار سے راستین بفتح  
رائی مبهمة و کسر سیم و سکون یای تحتیه و کسر مثناة  
آخر و ان ایک قصبة ہے توابع بخار سے استاسی  
بفتح سین مبهمة و کسر سین مبهمة و کسر ثانیہ ایک گمان  
ہے توابع مشہور طوس ہے کہ انجلی و سکون مشہور کہ سوس  
اوس گمان سے نسبت کر کے ساسی کہتے ہیں  
سین مبهمة ثانیہ کی ستم اور دو یای سے قشیری  
نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف و ستم شین  
عرب کی قبیلہ ہے اور قاف بدشید قاف اول و ہط  
ایک شہر ہے در میان بصری اور کوفہ کے اور بارک  
نسبت ہوا کی لطراف کی کا اکی اصول کا نشان ہے  
انکو آبا و اجداد کی پیدائش و ان کے گمان بضم کاف  
عربی و تشدید مبهمة و کاف مجرب ایک گمان ہے مشہور  
گمان سین بضم سیم و کسر راء و تشدید یای  
تحتیه لغت میں بمعنی جوان مرد و قطی نسبت بسقط  
فروشی ہے اور سقط سماع حیر کو کہتے ہیں در بعض  
شجرہ میں سری قطی بن الخلس کہ بر مغلس بضم میم  
غین مجرب و تشدید لام و سین مبهمة ساکن لغت میں

بمعنی منسا از صبح را و رسیا ہی شب گزارد  
 سلسلہ صوفیہ علماء سلسلہ بشارت بابر نوشت  
 اما طریقہ قادریہ را شعبہ بار بار است  
 و اولیٰ آن نزد یک اہل حدیث شعبہ  
 اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین بزرگوار  
 العربی اشہر آن در خواص شعبہ چہارانیہ  
 از جہت سادات جمیلانیہ و اشہر آن  
 در زمین شعبہ سہروردیہ است بابلکہ ابن فقیر  
 بکثران این شعبہ ارتباط محکم و انصاف  
 پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و  
 صحبت و خدمت و تلقین و اجازت با والد  
 بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط  
 از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت  
 با سید محمد اللہ است عن النبیخ آدم  
 المتوفی عن الشیخ اسماعیل السہروردی  
 عن ابیہ النبیخ عبد الواحد عن شاکہ  
 کمال عن السید فضیل عن سید گل  
 حسن عن السید شمس الدین عارف  
 عن السید گل حسن بن سید ابی  
 الحسن عن شمس الدین الصحرانی  
 عن السید عقیل عن سید بھاء والد  
 عن سید عبد الوہاب عن السید  
 شرف الدین القتال عن السید  
 عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ  
 ابی النبیخ عبد القادر جیلانی

اد سے کہتے ہیں جو صبح کی نمازات کی تاریکی میں  
 سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت لکھتا چاہیے  
 اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت  
 مضمین و اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ ہے  
 شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور  
 بہت مشہور شعبہ جمیلانیہ ہے خواص میں  
 سادات جمیلانیہ کی جہت سے اور زمین میں  
 بہت مشہور شعبہ سہروردیہ ہے الفریق اس فقیر کو  
 اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔  
 پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور  
 خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد  
 بزرگوار سے ہے اور ان کو خرقہ و تلقین اور  
 صحبت و اجازت کی رو سے سید محمد اللہ سے  
 ہے انکو شیخ آدم بنوری سے اور انکو شیخ آدم  
 سہروردی سے اور انکو اپنے والد شیخ عبد الواحد  
 انکو شاکہ کمال سے اور انکو سید فضیل سے اور انکو  
 سید گل حسن سے۔ اور انکو سید گل حسن بن سید  
 عارف سے اور انکو سید گل حسن بن سید  
 ابوالحسن سے۔ اور انکو شمس الدین صحرانی  
 سے اور انکو سید عقیل سے۔ اور انکو  
 سید بھاء والدین سے۔ اور انکو سید  
 عبد الوہاب سے۔ اور انکو سید  
 شرف الدین قتال سے اور انکو  
 سید عبد الرزاق سے۔ اور انکو اپنے  
 والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

والله اعلم  
باشیخ عقلت الله اکبر آردی است عن  
ابیه عن جده عن النبی عبد الغنی  
عن السید ابی اہیم الدین عن النبی  
نہا و الدین القادری عن المسد النبی  
سید الشاداف ابی الیاس بن احمد بن حسن  
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن  
ابن نصر بن ابی صالح بن عبد الزرق بن  
القطب ابی محمد علی الدین عبد القادر  
جیلانی عن ابیه عن جده و ہلم جری  
و این فقیر را ارتباط از جہت خرقہ باشیخ  
ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع ہوا  
و قد لبسہا من ابیہ و قد لبسہا ابیہ عن  
یہ شیخنا امام احمد بن محمد بن علی بن  
القادر دینہ طرقہا انہ لبسہا من یہ شیخ  
افشیخ احمد بن الشناوی بلباسہا من یہ  
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ  
لہا من یہ ابیہ عبد القدوس بلباسہ  
لہا عن یہ شیخ عبد الوہاب الشعراوی  
لباسہ لہا من یہ الحافظ جلال الدین  
السیوطی و فی بعضہ مص لباسہ لہا من  
یہ شیخ کمال الدین محمد بن المعروف بابن  
امام الکاملیہ نجاء الکعبیہ الشرفیہ بلباسہ  
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد بن الجوزی  
لباسہ لیا من عمر بن الحسن بن المیلہ المرائی

اور اون کو حشرہ کی جہت سے شیخ  
عظمت اللہ اکبر آردی سے ہی ہے او کو  
ابو اللہ اور انکو ابو داؤد شیخ عبد الغنی سیما و ن کو سید  
ابراہیم لہر جی سے او کو شیخ بہا و الدین  
قادری سے اون کو حبیب النبی سید  
السادات ابو العباس احمد بن حسن بن موسی  
بن علی بن محمد بن حسن بن ابی نصر بن ابی صالح  
بن عبد الزرق بن قطب ابو محمد جی الدین بن  
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ او کو اپنے  
والد سے او کو ان کے دادا سے اسی طور  
او پر تک درس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت  
سے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی  
سے ہے اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد  
سے اور اون کے والد نے پہنا اپنے سے اپنے  
شیخ احمد بن الشناوی کے او کو خرقہ قادریہ بنی طریقہ میں  
ایک اور شیخ یہ ہو کہ انہوں نے پہنا خرقہ شیخ احمد بن  
کے ساتھ اوس لباس کے جو انہوں نے اپنے  
والد علی بن القدوس سے پہنا تھا اور علی بن القدوس  
نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے او انہوں  
بچہ کمال الدین سیوطی سے او انہوں نے خرقہ نصیریہ شیخ  
کمال الدین محمد بن معروف امام الکاملیہ سے رو برو  
کعبہ شریف کے او انہوں نے شمس الدین  
محمد بن محمد جزری سے انہوں  
نے عمر بن حسن بن امیلہ  
المرائی سے۔

یہاں پر  
نہیں

بلیاسہ لھامن العزاحمد بن ابراہیم الفاروق  
بلیاسہ لھامن الامام محی الدین شہد بن  
علی بن العربی قدس سرہ واسرارہم  
اجمعین ویرحمنا بھم بلیاسہ لھامن ید  
جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات  
الھاشمی العباسی یمکۃ المعظۃ تھاجہ الرکن  
الیمانی بالسجود الحرام بلیاسہ لھامن ید  
شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی ومنہا انہ  
اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسہا من ید  
والدہ وشیخہ الشیخ محمد المدنی عن الشیخ  
الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین  
عمر جبریل عن الشیخ عبد القادر الجندی  
البشرع عن ابیہ الجندی بن احمد عن ابیہ  
احمد بن موسی المسرع الیمنی عن الشیخ  
اسماعیل بن الصدیق الجبرقی عن الشیخ محمد  
المنجاہی عن الشیخ اسماعیل بن ابراہیم  
الجبرقی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی  
بکر بن محمد السلامی عن التبیہ فی الدین احمد  
بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن یوسف الاسدی  
عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نعیم  
عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ  
بن یوسف الاسدی عن والدہ ابی محمد احمد  
بن عبد اللہ الاسدی عن والدہ الشیخ  
عبد اللہ بن یوسف الاسدی عن شیخہ  
عبد اللہ بن قاسم بن زمریہ عن الشیخ

اوتھوں نے عزاحمد بن ابراہیم فاروقی سے  
اوتھوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی  
سے قدس سرہ واسرارہم اجمعین ویرحمنا بھم اور  
محی الدین عربی سے ہنا جمال الدین یونس بن یحیی  
بن ابوالبرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں  
سامعہ یمن یمانی کی مسجد الحرام میں اور اوتھوں نے  
ہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک  
اُن طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی  
نے ہنا یا تھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ محمد مدنی  
سے۔ اوتھوں نے شیخ امین بن صدیق سے۔  
اوتھوں نے شیخ سراج الدین عمر جبریل سے۔  
اوتھوں نے شیخ عبد القادر جندی مسرع سے۔  
اوتھوں نے اپنے والد جندی بن احمد سے۔  
اوتھوں نے اپنے والد احمد بن موسی مسرع  
یمنی سے اوتھوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جبرقی  
سے اوتھوں نے شیخ محمد منجاہی سے اوتھوں  
نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرقی یمنی سے اوتھوں  
نے شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد اسدی سے  
اوتھوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن  
نعیم سے اوتھوں نے شیخ ابوالاحمد محمد بن  
احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے  
اوتھوں نے اپنے والد شیخ عبد اللہ  
بن یوسف اسدی سے اوتھوں نے  
اپنے باپ شیخ عبد اللہ بن قاسم بن زمریہ  
سے اور اوتھوں نے شیخ



ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سوانہوں  
 قطب غوث الفرد الجا مع محی الدین ابو محمد القادر  
 بن ابی صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ شیخ  
 ابو محمد عبد القادر الجیلانی بصرہ صمد الشیخ  
 ابو سعید المبارک بن علی بن الحسین بن  
 بتل زالبغدادی الخلیفہ مکمل اللہ المشرق  
 منسوب الخرم حلقہ بغدادی شرفہا انزلہا  
 بعض لدیزید بن الخرم فنسبت الیہ ذکر  
 المتذری کما فی الطبقات الحافظین  
 رجب الخلیفہ لبنا لہا من باب الفخر محمد بن عبد  
 الطریق بن لبنا لہا من باب الفضل عبد الوہاب  
 عبد العزیز بن الحارث التیمی لبنا لہا من باب  
 عبد العزیز بن الحارث التیمی لبنا لہا من باب  
 استاذہ ابی حسن محمد بن علی بن علی بن  
 محمد بن محمد بن لبنا لہا من باب  
 الطائفۃ الاستاذۃ لعلہم الخلیفہ ابو محمد

وہابی واسرارہم ورجنا ہم الخلیفہ  
 المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ الان الصوفیہ  
 الفقہاء علی ان الحسن البصری اخذ  
 عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ وجمعی از  
 شجرہ نویسان درین موضع سلسلہ نسب  
 اثبات کنند و فی نظر زیراکہ تشریح قائم  
 نشدہ است بر آنکہ تربیت باطنی باین  
 سلسلہ بربودہ باشد و اللہ اعلم و آن  
 سلسلہ ابن اسماعیل الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سوانہوں  
 قطب غوث الفرد الجا مع محی الدین ابو محمد القادر  
 بن ابی صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ شیخ  
 ابو محمد عبد القادر الجیلانی بصرہ صمد الشیخ  
 ابو سعید المبارک بن علی بن الحسین بن  
 بتل زالبغدادی الخلیفہ مکمل اللہ المشرق  
 منسوب الخرم حلقہ بغدادی شرفہا انزلہا  
 بعض لدیزید بن الخرم فنسبت الیہ ذکر  
 المتذری کما فی الطبقات الحافظین  
 رجب الخلیفہ لبنا لہا من باب الفخر محمد بن عبد  
 الطریق بن لبنا لہا من باب الفضل عبد الوہاب  
 عبد العزیز بن الحارث التیمی لبنا لہا من باب  
 عبد العزیز بن الحارث التیمی لبنا لہا من باب  
 استاذہ ابی حسن محمد بن علی بن علی بن  
 محمد بن محمد بن لبنا لہا من باب  
 الطائفۃ الاستاذۃ لعلہم الخلیفہ ابو محمد

ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ  
 اسرار ہم ورجنا ہم پر آگے وہی سند مذکور ہے  
 سلسلہ صحبت کے گزیر فیوض الفائق ہے اس امر  
 پر کہ جن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 سے اور اکابر گروہ شجرہ کہنو والوں کے انتظام  
 سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں  
 گفتگو ہے اس واسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا  
 جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو  
 واللہ اعلم آردہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبد القادر الجیلانی بخدا الطریقہ عن  
 امیہ البصالح موسیٰ چنگی و ست عن  
 امیہ السید عبد اللہ عن امیہ السید  
 یحییٰ زاہد عن امیہ السید محمد رومی  
 عن امیہ السید داؤد امیر محمد اکبر  
 عن امیہ موسیٰ ثانی عن امیہ السید  
 عبد اللہ عن امیہ السید موسیٰ الحن  
 عن امیہ السید عبد اللہ المحض عن  
 امیہ السید حسن المثنیٰ عن امیہ الامام  
 محسن المجتبیٰ عن امیہ وامہ سید نا علی  
 المرتضیٰ سیدنا فاطمہ الزہراء علیہما  
 عن البیہ فی اللہ علیہ والہ وسلم  
 و کتاب غنیۃ الطالبین و فتح الغیب  
 و مجاہدین کہ ملفوظ حضرت غوث  
 است و اصل سیرۃ الشان در انہا  
 مفصل است این فقیر خذ کرد و اجازت  
 از شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی  
 عن امیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن  
 بن عبد القادر بن عبد الغزیز بن فہد  
 المہشی العلوی المکی عن عبد جبار اللہ بن  
 عبد الغزیز بن فہد المکی عن ابی الفضل  
 جلال الدین سیوطی قال انبا ابی الشیخ  
 جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق  
 التوخی عن ابی الصباس الجازی عن ابی بن  
 یعقوب المارستانی عن قطر الطریقہ

محمد عبد القادر جیلانی نے اخذ  
 کیا اپنے والد ابو صالح موسیٰ  
 چنگی دوست سے اوہون نے  
 اپنے والد سید عبد اللہ سے اوہون  
 نے اپنے والد سید یحییٰ زاہد سے اوہون نے اپنے  
 والد سید محمد رومی سے اوہون نے اپنے والد  
 سید داؤد سے اوہون نے امیر محمد اکبر سے  
 اوہون نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے اوہون نے  
 اپنے والد سید عبد اللہ سے اوہون نے اپنے  
 والد سید موسیٰ چنگی اوہون نے ابنو والد سید علیہ  
 سے اوہون نے اپنے والد سید حسن شہی سے  
 اوہون نے ابنو والد امام حسن مجتبیٰ سے اوہون نے والد  
 اور والدہ سیدنا علی المرتضیٰ و سیدنا فاطمہ الزہراء  
 سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے و کتاب  
 غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب مجالس میں کچھ  
 ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا  
 آئین مفصل ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ  
 ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے اوہون نے اپنے  
 والد سے اوہون نے قشاشی سے اوہون نے شناساوی  
 سے اوہون نے عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد الغزیز  
 بن فہد مہشی علوی مکی سے اوہون نے اپنے چچا جبار  
 بن عبد الغزیز بن فہد مکی سے اوہون نے ابی الفضل  
 جلال الدین سیوطی سے اوہون نے کہا مجھ کو دی  
 شیخ جلال الدین بن ملقن نے اوہون نے کہا مجھے خبر  
 دی ابو اسحاق توخی نے اوہون نے ابی الصباس جبار

اور ابو اسحاق توخی نے اوہون نے ابی الصباس جبار

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی  
 قال انما ناسیخنا ابو طاهر قال خبرنا بالشیخ  
 محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم  
 المدنی فی رسال ایقاظ الهمم بالادوارد  
 والاذا کار لتعرض نفحات العزیز الخفاد عن  
 العارف بالله الشیخ ابراهیم الکردی قال  
 واما ناسیخنا ابو طاهر عن ابیه الشیخ ابراهیم  
 الکردی قال خبرنا بالشیخنا الشیخ احمد بن  
 محمد النقاشی المدنی ان کیفیة ذکر الطریقة  
 العلیة القادریة ان یجلس مرعبا وتضم  
 کفیک علی فخذیک مبسوطین وتضمض  
 علیک وتبدا بالذکر من جانبک الایسر  
 وتقصدا عند اخذ ماسوی الله من قلبک  
 وهو تحت یدیک الایسر بقولک لا و  
 ثم ها الی ان تطرح آله وهو المنفی  
 فوق کفک الایمن وتثبت بقولک آلا  
 من فوق کفک الایمن الله فی قلبک  
 الذی فی القیت ماسوے الله تعالی  
 عنه یضرب شدید لیتاثر قلبک و  
 یتحرک فیہ نور الذکر انھی وبه  
 الشیخ ابراهیم الکردی انه قال فی ایقاظ  
 القوایل ینبغی بطالب الحق سبحانه ان  
 یسأل بعد اداء ما افترض علیه طریق  
 التقرب یا لتمام ما یطیقه من مندوبات  
 الاقوال والافعال بخالص العبودیة

طریق ذکر و درود

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی سے اور خبر  
 دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاهر سے انکو شیخ محمد  
 سعید بن حسن قرشی کو کئی غم المدنی نے اپنے  
 رسالہ میں حکایت نامہ ہر ایقاظ الهمم بالادوارد والاذا کار  
 لتعرض نفحات العزیز الخفاد عن العارف بالله الشیخ  
 ابراهیم الکردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے  
 شیخ ابو طاهر سے اپنے والد الشیخ ابراهیم الکردی  
 سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد  
 نقاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقة علیہ قادریہ کا اس  
 طور پر ہو کہ مرتب بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو  
 دونوں زونوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند  
 کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے اور  
 ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکلتا ہو اللہ کے سوا  
 کو اور دل کا مقام بائیں پتان کے نیچے ہوا ہے شروع  
 کرے اور پچھنے اسکو یہاں تک کہ ڈالے آگہ کو حالت  
 نفی میں اپرواہے مونڈھے کے اور اثبات کرے  
 ساتھ لفظ الا کے واپسے مونڈھے کے اُپر سے اللہ  
 کو چچ دل کے جس سے ماسوے اللہ کو نکال لڑا لا  
 تھا بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں  
 اثر ہو جائے اور انہیں ذکر کا نور قرار کرے  
 اتنی اور اسی سند سے ہر شیخ ابراهیم الکردی سے  
 کہ انھوں نے کہا ہر شیخ ایقاظ القوایل کے حق  
 سبحانہ تعالیٰ کے طالب کو چاہیے بعد ادائیگی  
 سوال کرے طریقت کے تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے  
 اس وظیفہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو فعال اقوال مستحب

فانشأتم الحياة الالهية النسخة لما قال  
صل الله عليه وآله وسلم فيما يرويه عن  
ربه تبارك وتعالى وما تقرب الى عبدي  
بشيء احب الي مما افترضت عليه وما يزال  
عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبه  
فكنت سمعه الذي يسمع به وبصره  
الذي يبصر به ويده التي يبطش بها  
ورجله التي يمشي بها زاد في غير ما واية  
البحار والوفاء الذي يعقل به ولسانه  
الذي يتكلم به فمن اراد العمل على ذلك  
فعليه بالذكر بالغدو والاصال وان لا يكون  
من الغافلين فيما بين ذلك عند قلبانه  
في الاشتغال وفضل الذكر لا اله الا الله  
فان كان متغيرا عن الاسباب  
فليقطع بالذكر وان كان من اهل  
الاسباب فليجعل منه وردا بحسب الفراغ  
ومن الوسط ان يقول لا اله الا الله  
الفاعد كل من الصبح والعشاء  
والجمعة وعند الغد ياخذ بالميسر  
والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات  
الثلاثة ويعمل بمضمون حديث  
استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم  
سبعاً وعشرين كان من الذين يستجاب  
لهم ويرزق بهم اهل الارض  
ويكون ذلك بعد الصبح ويعمل

کہ اسکا نتیجہ محبت الہی ہے نتیجہ دینے والے اس  
سے کاجو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
قدسی میں بسے نہیں نزدیک کی طرف میری بندہ میرے  
نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے  
اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قریب چاہتا ہے ساتھ نوافل  
کے یہاں تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے تو میں ہوتا  
ہوں اس کے کان جسے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں  
جسے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ جسے وہ پکڑتا ہے اور  
اس کے پاؤں جسے وہ چلتا ہے اور بخاری کی اس  
روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت  
کیا ہے کہ اور اس کا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی  
زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے اتنی تو جو شخص اس پر  
عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور غافل  
میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل  
الذكر لا اله الا الله ہے پس اگر مجبور ہو کسی طرح کا کھیرا  
نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے  
کاروبار میں گھرا ہوا ہو اپنی فراغت کے موافق  
ورد و وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہو کہ لا اله  
الا الله ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی  
نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جس قدر  
آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار اور تین سو  
نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے  
کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے اسے  
مومنوں اور مومنات کے ہر روز تائیس دفعہ وہ ہو  
اتیس سے جگہ دعا قبول ہوتی ہے اور جسے سبب اہل

نوکر و ملائکہ خاندان قادر ہے

نہیں داری پائے میں اور یہ بعد صبح کی نماز ہے ۱۲



بمضمون حدیث من استغفر الله  
 در كل صلوة ثلاث مرات فقال استغفر  
 الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه  
 غفرت له ذنوبه وان كان قد فرغ من  
 فيقول بعد الصبح كل يوم لا اله الا الله  
 وحده لا شريك له له الملك والحمد  
 يحكي يميت بيد الخبز وهو على كل شيء  
 قدس عشر مرات وان تيسر بعد كل  
 فرضة فهو ولي يقول بعد كل من الصبح  
 والعصر اللهم صل على سيدنا محمد و  
 على آله واصحابه عده خلقات بركة  
 عشره ويقول بعد العاشرة وعلى جميع  
 الانبياء والرسلى وعلى الامم وطهريهم  
 والتابعين وعلى اهل عالمك اجمعين  
 من اهل السموات واهل الارضين علينا  
 معهم برحمتك يا ارحم الراحمين عده  
 خلقات ورضا نفسك وزنة عرشك و  
 ملاك كلماتك اذكره المذكر  
 وغفل عن ذكر اسماء الفلوت وان جعل  
 بعد كل فرضة عشره فهو اركب ويقدر  
 الا خلاص بعد كل فرضة عشره  
 بعد ركعة الضحى تسع ريتما والشمس  
 وضحتها والضحى يقول سبحان الله  
 والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر  
 ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

اور اس حدیث شریف کے مضمن پر عمل کرو کر یعنی  
جو شخص حضرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ  
اور کہے **اَشْفِ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اِنِّیْ  
اَلِیْہِ تَوَکَّلْتُ** گناہ بخش جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد کے  
بجھا گا ہو پس کہے **صَبَّحَ کَ ہر روز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ**  
**وَحْدَہُ لَا شَرِکَ لَہُ الْمَلِکُ لَہُ الْحَمْدُ الْحَمْدُ** یہ  
الغیر وہو علی کل شیءٍ قدیر دس مرتبہ اور جو نماز  
کے بعد کہے تو اولے اپنے اور ہر صبح اور عصر کے بعد  
دس دفعہ یہ پڑھے **اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَعَلٰی  
آلِہٖ وَاصْحَابِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَارِکَ اور دسویں**  
**دفعہ یہ پڑھ لیوے** **وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ**  
**وَعَلٰی اَللّٰہُمَّ وَجْہِہُمُ الْتَّالِعِیْنَ عَلٰی اَہْلِ طَاعَتِکَ** نیز  
**مِنْ اَہْلِ السَّمٰوٰتِ وَ اَہْلِ الْاَرْضِیْنَ وَعَلٰیہُمْ**  
**بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ عَدَدَ خَلْقِکَ رِضًا**  
**نَفْسِکَ وَرِزْقَہُ عَرَشِکَ وَبَادِیَہِکَ اَلْکَلَمَۃُ اَلْکَرِکَ**  
**اَلَّذِکْرُوْنَ عَفْثَلْ عَنِ ذِکْرِکَ الْخَافِلُوْنَ اور**  
**جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرے**  
**تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے**  
**بعد دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور**  
**بعد در کھٹون چاشت کے سو تین اَشْفِ اللہَ**  
**پڑھے** اسکے بعد یوں کہے **سُبْحَانَ اللہِ**  
**وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ**  
**وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** ۛ ۛ ۛ

IF IF IF IF IF IF IF IF IF IF IF IF

IIIPPIIY IIPPIY IIPPIY IIPPIY IIPPIY

عدو خلق بتبديوام اللہ۔ و تس مرتبہ اور تس اور  
تبارک ہر جسم و شام پڑھے اور مغرب کو  
بعد نماز کے سورہ الم سجیدہ پڑھے اور جوگز  
پڑھے کا وقت نہائے رات کو تو الم سجیدہ  
اور تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب  
کے چھ رکعتیں نقل او این اور بعد مغرب کو و کثرت  
کے یہ کہے مرجا بلائک اللیل مرجا بالملکین اگر عین  
الکاشین اکتبا فی صحیفتی اشہدان لا الہ الا اللہ  
وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ  
اشہدان الجنۃ حق و النار حق و الموت حق و  
القبر حق و السؤال حق و الحشر حق و الحساب حق و  
الشفاعۃ حق و الصراط حق و المیزان حق و  
الشہدان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا و ان الشہد  
یبعث من فی القبور اللہم فی اودعک ہذہ  
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احط بہا  
وزیری و اغفرہا ذنبی و نقل بہا میرانی  
و اوجب لی بہا امانی و تحب وزیرہا عنی  
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو  
رکعت مغرب کے نہایت کرے دو رکعتوں  
حفظ الایمان کی او این کے ساتھ اور بعد نماز  
کے یہ کہے۔ اللہم سد فی بالایمان  
واحفظہ علی فی حیاتی و عند وفاتی  
وبعد ماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ  
محمی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات  
ملکیہ باب الوصایا میں یوں منہ مایا ہے

عدو خلق بتبديوام اللہ و قام اللہ عشر فیہ  
و تبارک کل صباح و مساء و یزید فی  
المساء بعد المغرب سورۃ الم السجود و  
ان ضاق الوقت عنہ فی الدلیل فالمر  
السجود و تبارک و یصلی ست رکعات  
من الاوابین بعد المغرب و یقول بعد  
رکعتی المغرب مرجا بلائک اللیل مرجا  
بالمملکین اگر عین الکاشین اکتبا فی صحیفتی  
اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک  
لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ و اشہد  
ان الجنۃ حق و النار حق و الموت حق و  
القبر حق و السؤال حق و الحشر حق و الحساب  
حق و الشفاعۃ حق و الصراط حق و المیزان  
حق و اشہدان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا  
وان اللہ یمیت من فی القبور اللہم  
افردت ہاتھ ہذا الشہادۃ لیوم حاجتی  
الیہا اللہم احط بہا وزیری و اغفرہا  
ذنبی و نقل بہا میرانی و اوجب لی بہا امانی  
و تحب وزیرہا عنی برحمتک یا ارحم الراحمین  
و یؤدی رکعتی المغرب و رکعتین منہما  
حفظ الایمان مع الاوابین و یقول بعد  
السلام اللہم سد فی بالایمان و احفظہ  
علی فی حیاتی و عند وفاتی و بعد ماتی  
کما وصیہ الشیخ محی الدین قدس اللہ سرہ  
فی باب الوصایا من الفتوحات الملکیہ قال

بقراءتی کل رکعة فیہا الاخلاص سنا  
والعوذتین ہرۃ ہرۃ رکعتین بعد ما بینہ  
الادابین مع الاستخارۃ ای المطلقۃ الی  
یعلمہا اهل اللہ کل یوم لا اعمال اللیل و  
والنہار قال الشیخ محی الدین قدس سرہ بحرینا  
ذلک فوجدنا فیہ کل خیر و دعاء  
الاستخارۃ ہو ما سبق و یقول بعد  
کل فریضۃ استغفر اللہ العظیم الذی  
لا الہ الا هو الھی القیوم و اتوب الیہ  
اللہم انت السلام و منک السلام و الیک  
یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و  
ادخلنا دار السلام تبارک ربنا و  
تعالیت یا ذا الجلال و الاکرام ثم یقول  
الفتحۃ الی آخرہا ثم و الہکم اللہ واحد  
لا الہ الا هو الرحمن الرحیم ثم یقول  
اللہم انی اقدم الیک بین یدی ذلک  
کلہ اللہ لا الہ الا هو الھی القیوم الی قولہ  
العلی العظیم ثم امن الرسول الی آخر السورۃ  
ثم شہد اللہ انہ لا الہ الا هو الی قولہ  
ان الذین عند اللہ الاسلام فیقول  
بصدہ و انا شہید بما شہد اللہ  
بہ و استودع اللہ ہذہ الشہادۃ و ہی  
لی عند اللہ و دقیقہ ثم یقول قل اللهم  
مالک الملك الی قولہ بغیر حساب ثم  
یقول اللهم یا رحمن الدنیا و الآخرۃ

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ خلاص  
پچھتہ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل  
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے  
بعد دو رکعتیں او امین کی نیت سے ساتھ  
استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیاء اللہ پر صفا  
کرتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کے واسطے  
شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے  
تجربہ کیا ہے تو اس میں سراسر بہتری پائی ہے اور  
دعا استخارہ کی وہی ہے جو پہلے گزری اور ہر  
فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی  
لا الہ الا هو الھی القیوم و اتوب الیہ اللہم انت  
السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام  
حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تبارک ربنا  
و تعالیت یا ذا الجلال و الاکرام پھر الحمد للہ کی  
سورت پھر الہکم اللہ واحد لا الہ الا هو الرحمن  
الرحیم پھر کہے اللهم انی اقدم الیک بین یدی  
ذلک کلہ اللہ لا الہ الا هو الھی القیوم  
و هو العلی العظیم تک پھر امن  
للرسول آخر سورہ تک پھر شہد اللہ انہ  
لا الہ الا هو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے و انا  
اشہد بما شہد اللہ یا استودع اللہ ہذہ الشہادۃ  
و ہی ل عند اللہ و دقیقہ پھر کہے قل  
اللہم مالک الملك سے بغیر حساب تک  
پھر کہے اللهم یا رحمن الدنیا  
و الآخرۃ

در جہم ہمارا جانی انت ترجمہ فارسی ہر حمتہ  
 من عندک تعیننی بجاہن مرحمتہ من سوات  
 ثم الاخلاص والمعوذتین ثم لیقول سبحان  
 اللہ ثلاثا وثلاثین مرة والحمد لله ثلاثا  
 وثلاثین مرة والہ اکبر اربعا وثلاثین  
 مرة ثم لا الہ الا اللہ وحده لا شریک  
 لہ الملائک ولہ الحمد یحییٰ ومیت بید  
 الحیو وهو علی کل شیء قذیر اللهم  
 لا ما نفع لما اعطیت ولا معط لما منعت  
 ولا مراد لما قضیت ولا ینفع ذ الجہد  
 منات الجہد ولا حول ولا قوۃ الا  
 باللہ العلیٰ العظیم ان اللہ ومن لکنہ  
 الایہ ثم یصلیٰ علی النبی صلی اللہ علیہ  
 والہ وسلم ثم یدعو بما احب ثم  
 یتختم سبحان ربک رب العزۃ عما  
 یصفون الایہ ثم لا الہ الا اللہ  
 عشر مرات هذا بعد کل فریضۃ  
 ویقول کل یوم بعد الصبح یا اللہ  
 یا واحد یا احد یا احواد تفہن منات  
 تبصرتہ بحیث انت علی کل ما تشاء  
 فذیرا احد عشر مرة ھو ھو ھو ھو ھو  
 من یوم الحنیس بعد قرات الفاتحۃ لغوث  
 النفلین قدس سرہ و مشایخ السلسلہ من  
 الصابقین والاحقین کہ شرطہ المشایخ ویقول  
 یا غیر زکل یوم بعد احواد یعنی ذی الالہ الذی

در جہم ہمارا جانی انت ترجمہ فارسی ہر حمتہ  
 بوحۃ من عندک تعیننی بجاہن رحمتہ  
 من سوات ہر سورہ اخلاص اور قل  
 اعوذ بر رب القلق اور قل اعوذ بر رب الناس  
 پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد  
 للہ تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ  
 لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ  
 لہ الملائک ولہ الحمد یحییٰ ومیت بید  
 الحیو وهو علی کل شیء قذیر۔ اللہ  
 ما نفع لما اعطیت ولا معط لما منعت  
 ولا مراد لما قضیت ولا ینفع ذ الجہد منات  
 الجہد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم  
 ان اللہ ومن لکنہ یصلون علی النبی الف  
 آخر آیتہ تک پھر رو و پڑھتے اخفرت صلی اللہ علیہ  
 والہ وسلم پڑھو غلاتی جو چاہے پھر کہے سبحان ربک  
 رب العزۃ عما یصفون : آخر آیتہ تک پھر  
 لا الہ الا اللہ ومن مرتبہ یہ پھر ہر فرض نماز کے  
 اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے یا اللہ واحد  
 یا احد یا احواد تفہن منات یعنی  
 ما تشاء تدریک : گیارہ دفعہ اور  
 اسکو شرو و کر کہیے بنی سے اسطور کہ پہلے حضرت  
 غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ  
 پہلے پہلے کی فاتحہ دیتے تھے اس کو شرط کیا ہے  
 شایخ نے اور کہے یا غفرین ہر روز بعد صبح  
 کے کہتا میں مرتبہ اور یا اللہ لا الہ الا اللہ الرفیع

نخستہ عشرہ صرۃ ویا قیوم فلا یفوت شیخ  
 شیخ من علم ولا یندہ وعشرین مرق و  
 ان وسع الوقت قال سبحان و سبحان  
 سبحان اللہ العظیم مائتہ مرتبہ و یوم ثلثہ ایام  
 مکیل شہر و من نزل ذرۃ اللہ فان جلد  
 من نفسہ قوۃ فلیصم من شیئ علی سائرین  
 ذی الحجۃ التسع الاول و شیعنا  
 اکامام کان یا مراضیابہ باحیاء  
 ہذہ الیالی العشر بقراءۃ القرآن کل  
 لیلۃ عشرۃ اجزاء بالمدارستہ فنی  
 کل ثلاث لیلۃ ختمۃ ولیلۃ العید  
 ختمۃ کاملۃ بالتقسیم ہذا ومن  
 الایام الفاضلۃ یوم عاشوراء و یوم  
 النصف من شعبان و ورد فی الفضائل  
 رجب احادیث باسانید ضعیفۃ لا یاس  
 بالعمل بہا فان وجہ من نفسہ قوۃ فلیعمل  
 بحجاء فضل اللہ تعالیٰ فمنہا  
 صوم الاول رجب کفارۃ ثلاث سنین  
 والثانی کفارۃ سنین والثالث کفارۃ  
 سنۃ ثم کل یوم شہرہ و منہا فی  
 رجب یوم ولیلۃ من صام ذلک  
 الیوم وقام ثلاث لیلۃ کان کما صام  
 الاطہر مائۃ سنۃ

• • • • •  
 • • • • •  
 • • • • •

پندرہ و قیوم یا قیوم فلا یفوت شیخ  
 من علم ولا یندہ سترائیں مرتبہ و وقت  
 میں گنجائش ہو تو کہے سبحان اللہ و سبحان  
 سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر چھینے  
 میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ  
 زیادہ کرے اور سکوا اور چاہے نفس میں قوت  
 پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور پھر عید کے  
 نو روزے اول تاریخ سے نوین تک اور ہمارے  
 شیخ امام ابو اصبہا کو امر کرتے تھے کہ ان میں  
 راتوں کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑھے  
 ہر رات کو دس بار سے تو تین رات میں ختم  
 کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے اس  
 تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشوراء اور  
 پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل  
 وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ اوپر  
 عمل کرنا مسلمانقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت  
 دیکھو اون پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید  
 اون میں سے ایک روزہ پہلے رجب کا ہے جبکہ  
 ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا  
 روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ  
 ایک برس کا کفارہ ہے بعد اسکے پھر ہر روزہ  
 ایک ایک چھینے کا کفارہ ہے اور ایک اون میں سے  
 ہے کہ ماہ رجب میں ایک روز اور ایک شوال  
 ہے کہ جو اوس دن روزہ رکھے اور اوس دن  
 کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو



قبول ثلاث یقین من رجب  
ومنها مصام سبعة ایام غفلت  
عنه سبعة ابواب جحتم ومن  
صام ثمانية ایام فتمت له ثمانية  
ابواب الجنة ومن وجد قوة  
صریفة فقد ورد افضل الصبم  
صوم اخی ما ودر کان یصوم  
یوما ویفطر یوما ولا یضرا اذا  
لا فی رواة الترمذی غیره عن  
ابن عمر بن الخطاب عن النبی  
الشیخ حسن العجمی عن عبد  
الاستطاعة بن زید عن ابي  
قراة سورة الاحزاب  
مراة والصلاة علی النبی صلی  
الله علیہ وآلہ وسلم الف مرة  
ویقول فی کل یوم الف مرة  
لا اله الا الله وحده لا شریک له  
له المملک والحمد لله وحده  
قدیر وان یقول فی صبح کل یوم الف مرة  
سبحان الله وبحمده انتک  
نقشبند یہ را شب بیا است در دیار هندو  
از دو جهت شایع شده است یک جهت  
خواجہ محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلی و در بار  
ماوراء النہر نیز جهت محمد و ام اعظم مولانا خواجہ  
شایع است و شہر ثعلبان بحسب سائل تصوف

برس روزے رکھے پس وہ واسطے تیسرے  
کے بنے اور بعض انہیں سے یہ ہے کہ جو شہر  
روزے رکھے اور سہرات دروازہ دروازہ  
کے پتہ ہوتے ہیں اور جو آٹھ روزہ رکھے  
آٹھوں دروازہ جنت کے اس کے واسطے  
کھلیا ہوں گے اور جو اپنے نفس میں قوت  
پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل  
روزہ میرے بھائی داؤد بن خیر کا ہے کہ  
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک  
روز افطار کرتے تھے اسکو روایت کیا ہے  
ترمذی وغیرہ نے واسطے شیخ سعید کو کئی  
کے اور کہا شیخ حسن عجمی کی نقل اور مقدمہ  
تو زیادہ کرے اسپر سورہ اخلاص ایک ہزار  
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور  
ہر روز ہزار بار پڑھے لا اله الا الله  
وحده لا شریک له له المملک والحمد  
لہ و ہر علی کل شے قلید اور ہر روز صبح  
پڑھے ایک ہزار بار سبحان الله بحمده  
لیکن طریقت نقشبندیہ کے بہت شیعہ ہیں  
ملک ہندوستان میں دو جہت سے شاعر  
ہیں ایک تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے  
اور دوسرا امیر ابو العلی کی جہت سے اور انکا  
ماوراء النہر میں محمد و ام اعظم مولانا خواجہ کی  
جہت سے مشہور ہے اور ان سب میں بہت  
مشہور بموجب تصوف کے رسلوں کے

خواجہ محمد باقی

و بیان اشغال قوم شعبہ جانیہ ست و باز  
 حجت خواجہ محمد باقی راجع بہ بسیار است  
 اشہر انہا دو شعبہ ست شعبہ شیخ محمد معصوم  
 و شعبہ شیخ آدم بنوری و ہر یکے ازین دو اشغال  
 دار و غیر اشغال این طریقہ و این فقیر را ہر  
 یکے ازین شعبہ ہا ارتباط صحیح واقع شدہ است  
 پس ارتباط این فقیر از حجت بیعت و صحبت  
 و تلقین اشغال و اجازت و خر قہ با دالہ  
 خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ  
 و حضرت ایشان را با چار کس از مشائخ  
 این طریق ارتباط واقع ہست نخست باید عبد  
 دوم با میر ابو القاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خور  
 و نہ خواجہ محمد باقی چہارم با میر نور علی خلیفہ میر ابو العلی  
 فالسید و عبد اللہ عن الشیخہ ادا مہ النوری  
 عن الشیخہ احمد الدہلوی عن خواجہ محمد  
 باقی و خواجہ خور و عن الشیخہ محمد السہیل  
 و عن خواجہ حسام الدین و شیخ الطحا  
 کریم عن خواجہ شینہ بانہ بالسند الخلد کو  
 فی سلسلہ الصیغۃ و میر ابو القاسم الاکبر  
 آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا علی محمد  
 الاکبر آبادی عن الایمہ ابو العلی عن عبد الایمہ  
 عبد اللہ عن شالہ خواجہ عبد الحی عن خواجہ  
 شیخ بن ابیہ خواجہ عبد اللہ الاسہار و از میر نور علی  
 خر قہ بیان رسید عن الایمہ ابو العلی الاکبر آبادی  
 اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد و علی گیلانی

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جانیہ و ابیہ  
 خواجہ محمد باقی کی حجت بہت شعبہ بن اوین  
 دو شعبہ بہت شہور بن ایک شعبہ شیخ محمد معصوم  
 کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں  
 سے مشغول ہیں سو اشغال طریقہ کے اور اس فقیر کو  
 ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط  
 اس فقیر کو حجت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و  
 اجازت و خر قہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم  
 قدس سرہ سے ہے اور او کو چار مشائخ سے اس  
 طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ  
 دوم امیر ابوالقاسم اکبر آبادی سے شیخ خواجہ خور و نہ  
 خواجہ محمد باقی سے چوتھے امیر نور علی خلیفہ امیر  
 ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری  
 سے او کو شیخ احمد سہروردی سے او کو خواجہ  
 محمد باقی سے اور خواجہ خور و نہ کو شیخ احمد سہروردی  
 سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ  
 الہداد اور او کو سیکو خواجہ محمد باقی سے  
 اوسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت  
 بن اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو  
 ملا علی محمد اکبر آبادی سے او کو امیر ابو العلی سے  
 او کو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے او کو اپنے  
 مامون خواجہ عبد الحی سے او کو خواجہ شیخ  
 اور او کو اپنے والد خواجہ عبد اللہ اسہار سے اور  
 امیر نور علی سے او کو خر قہ پنجا او کو والد امیر  
 اکبر آبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد و علی گیلانی

افندہ عن شیخہ میر موسیٰ بقی کوئی عن  
 الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد  
 النسہمندی واین فقیر آخرتہ نقشبندیہ  
 از شیخ ابوطاہر مدنی رسیدہ و ایشان برادر  
 سہ کس والد بزرگوار ایشان شیخ  
 ابراہیم کردی و شیخ احمد ثقلی و شیخ  
 عبد اللہ بصری یکی و شیخ ابراہیم را ارتباط  
 با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقة  
 عن ابی المواہب احمد الشناوی عن ابی  
 محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیدی عن  
 مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی عن  
 مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاء الدین  
 محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا  
 سعد الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین  
 خاموش عن خواجہ علاء الدین العطاس  
 عن خواجہ بجاو الدین نقشبند و شیخ احمد  
 ثقلی اشغال ابن طریقہ افندہ از سید میر کلال بلخی  
 عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا اکہ الشیخ  
 عن ملا خوزد عمریزان عن محمد و  
 الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد  
 قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحمر  
 و الشیخ عبد اللہ البصری لیس  
 الخرقة عن ید الشیخ عبد اللہ  
 باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین  
 النسہمندی نزیل مکہ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ بقی کوئی  
 سے انہوں نے شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے  
 والد شیخ احمد سہمندی سے اور اس فقیر کو خرقة نقشبندیہ  
 شیخ ابوطاہر مدنی سے اور انکو تین مشائخوں سے  
 اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی اور  
 شیخ احمد ثقلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری یکی  
 سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط سے شیخ احمد  
 قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقة کے ابو  
 المواہب شیخ احمد شنودی سے انکو شیخ محمد  
 بن محمد بن عبد الرحمن تہنیدی سے انکو مولانا  
 محمد امین ملا جامی کے بہائے سے انکو مولانا شیخ  
 غیاث الدین احمد سے انکو مولانا علاء الدین  
 محمد سے انکو مولانا عبد الرحمن جامی سے  
 ان کو مولانا سعد الدین کاشغری سے انکو  
 مولانا نظام الدین خاموش سے انکو خواجہ  
 علاء الدین عطاس سے انکو خواجہ بجاو الدین  
 نقشبند سے اور شیخ احمد ثقلی نے اشغال اس  
 طریق کے حاصل کیے سید میر کلال بلخی سے  
 انہوں نے ملا اکہ شیرخانی سے انہوں نے ملا  
 خوزد عمریزان سے انہوں نے محمد و  
 الاعظم ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا محمد  
 قاضی سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احمر سے  
 اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقة پہنا ہاتھ  
 سے شیخ عبد اللہ باقشیر یکی کے انکو پہنایا  
 تاج الدین سنہلی زمیل مکہ نے ان کو خواجہ

خواجہ محمد باقی ہندہ المذکور تم الخ  
 نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبداللہ النان  
 العجل والی عن خواجہ محمد باقی السماسی  
 وعن خلیفۃ الامیر سید کلل وخواجہ  
 محمد باقی السماسی عن خواجہ عزیزان بن  
 ما ذکرنا فی السلسلۃ الصحبۃ الامان  
 ہر ہما شکتہ آخری ننبہ علیہا فاشیخ  
 ابو علی الفارسی اخذ ایضاً عن خواجہ  
 ابو الحسن الحرزانی عن الشیخ ابوبکر بن  
 البسطامی عن طہر بن الباطن لا طہر بن  
 الظاہر فان وفات الشیخ ابوبکر بن  
 قبل ولاجۃ خواجہ ابوالحسن بعدت  
 مدیدۃ والشیخ ابوبکر بن سیدنا  
 الامام جعفر الصادق مد ظہرین  
 الباطن لا الظاہر لان ولادۃ الشیخ  
 ابوبکر بن بعد وفات الامام جعفر  
 الصادق بملۃ مدیدۃ والامام جعفر  
 الصادق اخذ من جہتین الاولیۃ لہجۃ  
 ابابکر رضی اللہ عنہم وقد ذکرناہ والیفاً  
 انہ اخذ الطریقۃ عن ابی القاسم  
 بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم  
 اخذہا عن سلمان الفارسی عن سیدنا  
 ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم قلت واخذ للقام  
 عن سلمان لا یکن ان یکون الا

مور باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ  
 نقشبند سے حاصل کی خواجہ عبداللہ محمد و  
 کی روح سے اور خواجہ محمد باقی السماسی اور سید  
 امیر سید کلل سے اور خواجہ محمد باقی السماسی  
 سے خواجہ عزیزان سے جیسا ہے سلسلہ  
 میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک درختہ سے  
 اوس سے آگاہ ہو بس شیخ ابو علی فارسی  
 نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابوالحسن حرزانی  
 سے اور ہونے لے شیخ ابویزید بطنامی سے  
 باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ وہ  
 شیخ ابویزید کی خواجہ ابوالحسن کی ولادت  
 سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ  
 ابویزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے  
 باطن کے طریق سے ظاہر کی طریق سے نہیں  
 اس واسطے کہ ولادت شیخ ابویزید کے بہت  
 مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر  
 صادق سے اور امام جعفر صادق سے  
 حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا  
 رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر  
 کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم  
 بن محمد بن ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قاسم نے  
 حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہوں نے  
 سیدنا ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم  
 کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں کیا میں

من حجة الباطن بظهوره لك من تتبع اسماء  
الرجال والله اعلم والحسن البصري بنسب  
المسندنا على رضي الله تعالى عنهم عند  
اهل السلوك قاطبة وان كان اهل  
الحديث لا يثبتون ذلك وقد  
انصر الشيخ احمد الفتاشي لا اهل  
السلوك الكلام واف وشاف في  
الكتاب العقل الفريد في سلاسل اهل  
التوحيد والله اعلم - بايد دانست كه  
كه گلياني بفتح كاف فارسي و ك و تشديد  
نسبت به قبيله زافا غنه كميان و ابديشا و  
سكونت دارند و با قوم يوسف زني بنو عمام  
مي شوند هي كوت بتاين هندیين قريه  
من مضافات جلال آباد و جلال آباد  
بين كابل و پشاور بيني بفتح موحده النون  
و مملكت به مجيها بالقصر بلده بصعيد مصر  
الا و كنه - ملا كه بفتح الالف و  
تشديد الكاف العربية و ملك فارسيه  
ابن بين تخلص كند - و او را ديوانه  
است مشهور - چيرغان بضم فارسيه  
مضمومه و با موحده مضمومه و را و مملكت  
و غني چير بلده است بر دو مرجه ان بلخ -  
شيرغان بغير اوست و معني چيرغان  
بلفظ تركي چيريكه بجهدي و گيري در طول امتد  
قطار بوده باشد عزيزان لفظ تعظيم مثل

چيريكه لسه ظاهري هوتی ہے اسماء الرجال  
كه متبع سے واللہ اعلم - اور حسن بصری بنسب  
کی گئی ہے مسندنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ  
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور  
تحقیق بہت نامید کی ہے شیخ احمد فتاشی  
نے اہل سلوک کے کلام وافی و شافی سے  
اپنی کتاب عقد الفريد في سلاسل اہل التوحيد  
میں واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ گلياني بفتح  
کاف فارسيہ و ك و تشديد دوم يانست  
کی ہے قبيلہ افغانوں میں سے ہے جو پشاور  
کے دو ایہ میں رہتے ہیں اور قوم يوسف زنی  
کے چچا زادوں میں ہیں ہی کوت و دونوں نام  
ہندیہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد  
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل  
اور پشاور کے بھگتی بفتح موحده النون اور  
سین مہلہ بالقصر وریانست کی ایک شہر ہے مجيها  
ادنیٰ میں ملا آہتہ بفتح الف و تشديد کاف غلی  
و نامی فارسی ابن بین تخلص کرتے ہیں اور انکا  
دیوان مشہور ہے چیرغان بضم فارسی مضمومہ  
اور با موحده و را و مملکت ساکن اور غنی چیر  
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شیرغان کی  
تقریب ہے اور چیرغان لفظ ترکی میں اسے  
کہتے ہیں جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول  
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے



و میرا آن و سیرا و غیر آن و باقی سیرا بلقیثین  
 حرف نسبت است کہ اول کلمہ حی آید مانند  
 یا نسبت کہ در آخر کلمہ حی آید پس قبل بیائے  
 ہند یہ کہ اشام یا وار و بلکہ است و را  
 نہر جہا و گنگا نزد یک جبال شرقی دارالخلافہ  
 کاتب حروف گوید کہ حضرت والدہ قدس سرہ  
 امی فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابوالقاسم  
 مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ انشا  
 نمی باشد دو صایا نمی نویسد و در طریق  
 کتاب فقرات ست آنرا از شاہ خود غن  
 اخذ کردہ ایم و شاہ ما بحفظ و عمل بان ویت  
 میکرد شاہ آنرا از نسخہ من بنویسد پس  
 حضرت ایشان آنرا بہ نسخا کردند و اجازت  
 حضرت ایشان ابن فقیر شامل شد کتاب  
 فقرات را و بعضی موافق اشکال در ان  
 کتاب از حضرت ایشان استفسار نمود  
 و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک  
 تلقی نمود و الحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ  
 تاج الدین سیہلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد مانی  
 در باب اشغال نقشبندیہ سالہ از خدمت اہل کرام  
 آنرا بغایت حمی پسند و آنرا بخط خود از نزدیک  
 بعضی اصحاب شیخ تاج الدین نسخا کردہ بودند  
 و طالبان را بہمان اسلوب ارشاد فرمودند این  
 فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بجا و درایتہ  
 خواندہ است

میرا آن و سیرا و غیرہ کے باقی سیرا بلقیث  
 میں میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ حی اول آہر  
 جیسے یا نسبت کی آخر میں آتی ہے سندھیل بار  
 ہند یہ کہ اشامل ایک تمہرے لگا جہا کے  
 او طرف قریب جبال شرقی دارالخلافہ کے  
 کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ  
 ابوالقاسم نے مجھے اجازت دی فرمایا کہ  
 ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور  
 وصیتیں نہیں کہتے ہمارے طریق میں  
 عمدہ کتاب فقرات ہے وہ غنہ ہی مشائخ  
 سے بطریق غن کے حاصل کی ہے اور ہمارے  
 مشائخ اس کے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت  
 کرتے آئیے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو  
 پس حضرت والدہ نے وہ نقل کر لی اور ان کی  
 اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اس میں بعض مقام  
 مشکل اس فقیر نے اولیہ دریافت کئے اور  
 اس کے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے والدہ  
 کاتب حرف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سیہلی  
 خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے  
 مختصر اشغال نقشبندیہ میں والدہ بزرگوار  
 اس کو بہت پسند فرماتے تھے اور اسے شیخ  
 تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر لیے  
 ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسے بطور طالبان کو  
 ارشاد فرماتے تھے اس فقیر نے وہ رسالہ  
 ان سے بجا و درایتہ پڑھا ہے۔

خواتم کہ انرا بعینہ نقل کنم وباللہ التوفیق  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام  
 علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ  
 اجمعین اعلم وفقک الله تعالی ان  
 معتقد السادة النقشبندية قدس  
 الله تعالی اسرارهم هو معتقد  
 اهل السنة والجماعة وطریقہم دوام  
 العبودیۃ الی لا یتصور بخیر اداء  
 العبادۃ وہی عبارة عن دوام مع الحق  
 سبحانہ بلا مزاجۃ شعور بالغیر مع  
 الذہول عن صفۃ الحضور بوجود الحق  
 سبحانہ ولا یتحصل هذه السعادة العظيمة  
 بغیر تصرف الجذبة الالهية ولا سبب  
 فی طریق احدیۃ اقوی من صحبة الشیخ  
 الذہل سلو کہ بطریق الجذبة قال الشیخ  
 ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ الشیخ الی  
 تنبت بنفسہا لا تشرط وان کان لها  
 ثمر لیکون بغير لذت و تسنة الله تعالی جائیۃ  
 علی بہ لا بد من السبب فکما ان التوالد  
 والبتناسل الصور لا یمحصل بغير اللذات  
 والولد ذکک لتک التوالد المعنوی حصولہ  
 بغير المرشد معتقد قال فی رسالۃ المکیۃ  
 من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ و  
 هذا الطریقة العلیۃ النقشبندیۃ اخذھا

بیٹے چاہا کہ اسکو بعینہ نقل کردوں اور توفیق  
 اللہ کی طرف سے ہے  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین  
 جان تو جھکاؤ توفیق عطا کرے اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ  
 حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ  
 ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے  
 اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے  
 عبادت کے تصور نہیں اور وہ عبارت ہے  
 اس کے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شعور  
 بالغیر اداس کے مزاج نہ ہو ساقط فراموشی کے  
 صفت حضور بوجہ و الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور  
 یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الہی کے نہیں حاصل  
 ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب  
 نہیں ہوا ہے صحبت ایسے شخص کے جسکا سلو  
 بطریق جذبہ کے ہوشیاری و تاق قدس سرہ  
 نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود داغ و گناہ ہے اسکا  
 ثمر نہیں ہوتا اور جو اویس پھل لگا بھی تو اس  
 میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الہی جاری ہے  
 اس پر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد و بتناسل  
 ہے مادہ بابت کے نہیں حاصل ہوتا اسی  
 طرح توالد معنوی کا حاصل ہو نا بغیر مرشد کے  
 مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لا شیخ لہ فالشیطان  
 شیخہ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان  
 پیر ہے اور اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کو حاصل

نقل رسالہ شیخ تاج الدین بن علی در باب اشغال نقشبندیہ

الحقیۃ الفقیر والنقصان والعاجز  
فی معرفۃ الرحمن تاج الدین البطل  
عن مہدی الزمان الخواجه محمد المناق  
وهو اخذها عن المولى خواجہ محمد  
وهو اخذها عن المولى درویش محمد  
وهو عن المولى محمد زاهد وهو عن الغوث  
الاعظم الخواجه عبد اللہ ....  
احرار وهو عن الشيخ الشيخ يعقوب  
البحرخی وهو من حضرة الخواجه الکبیر الخواجه  
بهاء الحق والدي المعروف بنفشيد وهو عن  
السيد كلال وهو عن الخواجه محمد بن الحسين  
وهو عن حضرة الغر زان الخواجه علي الزيني  
وهو عن الخواجه محمد بن الحسين الفغوري وهو عن  
الخواجه حارث الديلمي وهو عن الخواجه عبد  
الغفار وهو عن الفقيه يوسف بن يعقوب  
بن ابوبكر الداني وهو عن ابي علي الفارابي  
وهو عن ابي الحسن قاضي الفقيه ابو علي السبتي  
النجدي والصفي والاسفاضة بالشيخ  
ابو القاسم الكركاني ايضا وحيث عند  
المحققين ان الشيخ ثلاثة شيخ الخرقه و  
شيخ الذكر شيخ الصلح وشيخ الصلح و  
اتم وكل في الارتباط وهو الشيخ الحفيقي  
البحراني ورد تائيد الشيخ ابو القاسم الذي  
انتهى بها السلوك الشيخ ابي علي وبين الشيخ  
ابو القاسم والافام علي بن موسى الصلي

الخواجه

کیا ہے اس لیے فقیر نے جو نقصان میں مل  
ہے اور معرفت رحمن میں عاجز ہے تاج الدین  
سنبلی کہ یہ حاصل کیا ہے مہدی زمانہ  
خواجہ محمد باقی سے اور ان سے نہ ملا خواجہ  
الکلی سے اوہوں نے ملا درویش محمد سے  
اور اوہوں نے ملا محمد زاہد سے اوہوں نے ملا  
خواجہ عبد اللہ احرار سے اوہوں نے ملا شیخ  
یعقوب بحرخی سے اوہوں نے حضرت خواجہ  
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدين معروف بنفشيد  
اوہوں نے ملا سيد کلال سے اوہوں نے خواجہ  
محمد بابا سامی سے اوہوں نے حضرت علی  
زینی سے اوہوں نے خواجہ علی راہتی سے اوہوں  
خواجہ محمود بن فغوری سے اوہوں نے خواجہ  
ریوگری سے اوہوں نے خواجہ عبد الحامد بن  
سے اوہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ابوبکر  
دانی سے اوہوں نے ابو علی فارابی سے اوہوں  
ابو الحسن قاضی الفیہ ابو علی السبتي  
جذبہ صحبت اور استفادہ کے ہے شیخ ابو القاسم  
کراکانی سے بھی اور اس سبب محققین کے نزدیک  
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک  
شیخ ذکر اور ایک شیخ صلح اور شیخ صحبت اور ایک  
میں کمال اور اتم ہے اور وہ ہی شیخ حقیقی ہے  
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم  
کہ وہ ان جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور  
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک

و سائط شیخ ابو عثمان المغربي ابو علی  
الکاتب ابو علی الروادری سید لطائفه  
الجنید بغدادی والسری الشیخ ومصر  
الکثر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وللمصر وقلاس  
سره شنبہ آخری متصل بہا اربا و اربا  
عزیز العجمی الحسن البصری قدس اللہ بہ  
اسرارہم و شنبہ مشرق الاربابینہ اعلم  
مصر و مشرقہم انما الان ارجع الی  
الکلام فاعلم ان الشیخ الحسن قاضی خان  
عزیز و حایۃ ابی بنیاد البسطا کنبہ اوس  
قدس اللہ سرہ من منبع الانوار علیہ فضل  
الصلوٰۃ و اکمل التیمات و ہذا الشنبہ  
سلطان العارفین الروحانیہ متحقق  
الصداق و المعرفہ مرقدہ و محبتہ غیر  
صحیح و الا فمحقق الصداق و وجود  
انوار وراثۃ ابائہ الکرام متصل بحجۃ  
الامت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق  
رضو اللہ تعالیٰ عنہم و ہو من فقہ السبۃ  
و التابعین کان من اکملہم و علما الظاہر و  
الباطن و ہو منسوب الی سلیمان الفارسی  
رضو اللہ تعالیٰ عنہ و سلمان مع شہرت و محبتہ  
الشیخ علیہ السلام و سلیمان الخلیف  
عن الصمد یوسف رضی اللہ تعالیٰ  
عنه و ہو عن الشیخ علیہ السلام و سلیمان  
و الطاهر الیخوی الامام جعفر با عرجی

در میان بین واسطی بین شیخ ابو عثمان مغربی  
..... اور ابو علی کاتبی و ابو علی روادری ابو  
الشیخ جنید بغدادی اور سری الشیخ و مصر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مصر و قلاس  
ایک و نسبت بہ جو ابو داؤد طائی کو جالقی  
بہ حبیب عجمی سے او کو حسن البصری سے قدس اللہ  
اسرارہم اور مصر و کربن کی نسبت حضرت بابینہ  
علم یعنی علی تاک مرد و مشہور اور شیخان  
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے +  
پس جاننا چاہیے کہ شیخ ابو الحسن مغرقانی نے  
حاصل کیا ابو یزید کبطانی کی روح سے جیسے حضرت  
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت  
بہ روحانیت امام جعفر صادق اور وہ جو مشہور  
خدمت و محبت ہے وہ صحیح نہیں ہو اور امام جعفر  
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار  
کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنہم سے حاصل کیا اور سالین فقہا سے بینہ  
تابعین میں علم ظاہر و علم باطن دونوں میں کامل اور  
ان کو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالیٰ  
عنه اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف و محبت  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت  
صدیق رضی اللہ عنہ سے اور ان کو نبی صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم سے اور دوسر طریقہ امام جعفر کو بابینہ  
سے وہ مشہور ہے دروازہ شہر علم یعنی حضرت

ال باب مدينة العلم معرفة ۴

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ۴

## فصل

## فصل

طریق الوصول الى الله تعالى على طريق  
السادة النقشبندية اما الطريق الاول  
الذکر بحضرة الصبية او بالذکر او  
بالمرافقة وطریق ذکر هذه السلسلة  
ان تذكر الكلمة الطيبة اعني لا اله الا الله  
عجل رسول الله بحبس النفس وتراعى العدد  
الوتر واذ اجاؤنى العدد واحد عشرين  
مرة ولم يظهر للذکر اثر فهذا دليل  
على عدم قبوله فتشرع في ابتداء الذکر  
من اصله واثرا الذکر هو انك في زمان  
النفي مستغنى عنك وجود البشرية وفي  
الاثبات يظهر فيك اثر من آثار تصرفات  
الحذبات الالهية والاثرت متفاوت  
بحسب الاستعداد فبعضهم اول ما تحصل  
للغيبية عا سوي الحق وبعضهم اول ما  
يحصل له الشكر والغيبية وبعد ذلك  
يتحقق له وجود العدم وبعد ذلك  
يتشرف بالقضاء كما قال الشيخ عبد الله  
الانصاري في تفسير هذه الآية واذكر ربك  
اذ نسيت اذ نسيت غيره ثم نسيت  
ذکرک ثم نسيت في ذکر الحق اياک اكمل ذکرک

طریق وصول الى الله بطريق تحفيزات نقشبندیہ کے  
یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے  
اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے  
کلمہ طیبہ کا یعنی لا اله الا الله محمد رسول الله جس  
نفس سے اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت  
رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ سے گذر جائے اور  
اوسکا کچھ اثر ظاہر نہ ہو تو یہ دلیل ہو اوس کے  
قبول نمونے کے پھر سترہ سے ذکر شروع  
کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا اله الا الله  
تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے لا اله  
تو ظاہر ہوں انا تصرفات جذبہ الہیہ کے اور اثر  
اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعض  
ایسے ہوتے ہیں کہ اوکو پہلے غیبت ماسوائے  
حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعض ایسے ہوتے  
ہیں کہ اوکو پہلے مکر اور غیبت اور اس کے  
بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے  
بعد فنا جیسے شیخ عبد الله انصاری نے اس  
آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا  
نسیت کہ جب بھول جائے تو ماسوائے حق کے  
بھول جائے تو اپنے ذکر کو بھول جائے تو حق  
کے ذکر میں اپنے نہیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

(اول طریقہ حضرت سید نقشبند)



واعلى الدراجا وامنهما الفتاة اعنى لا يلقى  
 للسالك خبر عما سوا الله وكيفية الذكر ان  
 تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق  
 الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و  
 تحبس النفس وتشرح كلمة لا مبتدئا بها  
 من السرة وتضع يديها الى جانب الاربع  
 فاذا وصلت الى الدماغ ملت باله الى  
 جانب الكف اليمين الا الله الى جانب  
 اليسار فزميت بها على القلب الصوري  
 بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها في سائر  
 الجسد وتنبيل محمد رسول الله من  
 اليسار الى جانب اليمين اي تاتي بها  
 بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا  
 الهى انت مقصودى ورضاك مطلوبى  
 يعنى من هذا الذكركم توجه القلب على  
 وجه يظهر اثره في القلب ويتاثر منه  
 يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره  
 حد كذا ولا يشعر به من كان يقربه و  
 تحبس نفسه بذكر مرة او ثلاثا عارفا  
 للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره  
 فى معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه  
 نقى الالهة الطبيعية والا لله  
 اثبات المعبود محمد رسول الله  
 معناه انت ادخلت نفسك  
 فى مقام فاسبعونى بالحق

اور اعلى اور اتم درجہ ذکر کا فہم ہے یعنی مہری  
 زبان کو خبر ہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت  
 ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تانوسے لگا سکے اور  
 لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے  
 اور جس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ  
 لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور  
 جب دماغ کو پہنچے تو کہے اللہ کو دانتوں سے  
 کی طرف الا اللہ کو بائیں موڑھے کی طرف پھر او  
 قلب صوری پر مارے ایسے زور سے کہ اونکا  
 اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو  
 اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے دماغی  
 طرف کو یعنی اون کے درمیان اور اس کے  
 بعد دل سے یوں کہے الهی انت مقصودى و  
 رضاك مطلوبى یعنی اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود  
 ہے اور میری ہی رضا میرے مطلوب ہے قلب  
 کے توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو  
 اور دل اوس کے متاثر ہوا اور یہ سب اس طرح سے  
 ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پکس  
 دیکھا ہو وہ بھی تجا نے اور جس نفس کرے  
 ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی برکت  
 کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے  
 کلمہ طیبہ کے متنیوں فرمائے ہیں لا اله  
 نقى ہے انہوں کی طبیعت سے اور لا اله اثبات  
 ہے مہبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنی میں کہ  
 تو نے اپنے نہیں داخل کیا مقام فاسبعونى بالحق نہیں

اختلاف در فی کلمہ و فی عبارت و فی کلام و فی علم

وبعضا کابر هذه السلسلة قال في  
معنى الكلمة الطيبة المبتدئ تصورها  
فلا اله الا معبود والمتوسط يلاحظ  
لا مقصود والمنتهى لا موجود الا الله  
انكون ملاحظة وقال الاكابر المبتدئ  
السيل الى الله وبوضع القدم في السيل في الله  
تكون ملاحظة لا موجود الا الله كقوله  
قبل معناها لا متصور في الملك والمملوك  
الا الله وينبغي الاجتهاد في ملاحظة ذلك  
لا تترك في حال ولا وقت لا في قيامك  
ولا قعودك ولا في حديثك ولا  
في نيتك وان حصل لك في ذلك  
في محال التيقن كيفية فافرضها كالخط  
المستقيم فان يخل هذا المعنى وشغل  
الخيال بالمرء اجملا سما للتحقق وقال  
بعض الاكابر اذا تغيرت متغيرة  
من بدلت بواسطة الخيال تاثيره  
ينبغي ان تتبع تلك الشعرة حتى  
يحصل لك التقطيل كما قال بعض الكابر  
الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل  
هو الشغل وقال المولى سعد الدين  
رحمة الله عليه الشئ عبد الكبرياء  
سألتني وقال ما الذكر فقلت له لا  
الا الله فقال ما هذا ذكر هذا

• • • • • عبادت • • • • •

اور اس سلسلہ کے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ  
معنی کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدی تصور کرے  
لا اله الا یعنی لامعبود اور جو متوسط ہوں خیال  
کرے لا مقصود اور منتهی سمجھے کہ لا موجود الا  
کا لفظ ہو کہ اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جب  
منتهی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے سیر  
فی اللہ کے اور لفظ کرے لا موجود الا اللہ کا تو  
یہ کفر ہے اور بعضوں نے اس کے معنی کہ میں  
فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور سب سے  
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور  
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ  
بائیں کرتے نہ سوتے اور جو ذکر میں یا شیخ  
کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو فراموش  
کرے کہ جیسے ایک خط مستقیم  
اور جیسا یہ معنی خیال بندہ جاوین اور خیال  
اسی ایک امر میں مشغول ہو جائی تو جمیع  
وسطی بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگوں نے  
کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے تنہ  
ہو جائی خیال کے واسطے سے اور اثر معلوم ہونے  
چاہیے کہ اسکو چھوڑے نہ کہ یہاں تک کہ حاصل  
ہو جائے تقطیل جیسے بعض بزرگوں نے کہا  
کہ الشغل ہو عدم الشغل وعدم الشغل ہو الشغل  
اور علامہ سعد الدین کا شری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ  
کہ شیخ عبد کبیر مین نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر  
میں نے کہا لا اله الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہی ذکر



حق تعالیٰ عیب الکلفة من الیمن و یصیر  
 هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض  
 الاکابر من النقشبندیة ان المعنى  
 المقصود ان غشی علیک فتحمله بصوت  
 نور بسیط عظیم یجمع الموجودات العلیة  
 والنهیة واجمله فی مقابلة البصيرة  
 ومع حفظ ذلك تتوجه الى القلب  
 الصنوبری بجمع القوى و تدارك الى  
 ان تقوى البصيرة و تذهب الصورة  
 و یرتب علی ذلك ظهور المعنى المقصود  
 قال حضرة الخواجه عبيد الله الاخرار  
 ان المراقبة من المفاعلة فلا بد من  
 التراقب من الجانبین مع هذا الابد  
 المراقب ان یکون مرابطا لاطلعه علی  
 اطلاع الحق سبحانه علی احواله و  
 یداو مه علی ذلك او یکون مراقبا  
 لاطلعه علی موجوده بلا فتور  
 و تشتت خاطر

و الطريق الاخر ان یکون مراقبا بقلب  
 الصنوبری ولا یتروک الخواطر متعل  
 قبه حتی تیسر له الربط بقلبه الحقیقی  
 من غیر ملاحظة معنی المفاعلة و  
 الطريق المراقبة اعلى من طریق الترقی

+++ والاثبات +++

+++

یہاں تک کہ کلمات و رمیان سے جانی رہے اور  
 اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں  
 نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ مئے مقصود کے  
 یہ ہیں کہ بخودی ہو جائے پھر خیال کرے ایک  
 ایک نور بسیط کے صورت میں جو احاطہ کلی  
 ہوئی ہے سب موجودات علیہ و خدیہ کو اور  
 اوں کو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود  
 اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ  
 ہو اپنے تمام قواسم اور رذاک کرے اس  
 امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت  
 جانی رہے اور مرتب ہو اس امر پر ظہور مئے  
 مقصود کا حضرت خواجہ عبيد الله الاخرار نے  
 فرمایا ہے کہ مراقبہ باسب مفاعله ہے تو  
 ضرور ہی تراقب دونوں طرف سے تو میں شہر  
 کرنے والے کو ضرور چاہیے۔ یہ کہ ہو مراقب  
 اپنی اطلاع کا حق پچان کے مطلع ہونے سے  
 اوں کے حال پر اور اس کی مداومت کرے اور  
 یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجود پر  
 بلا فتور اور پریشان خاطر کی اور ایک  
 اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا  
 مراقب ہو اور اوں میں کوئی خطرہ نہ آنے دے  
 یہاں تک کہ اوں کو اپنے قلب حقیقی سے ربط  
 آسان ہو جائے بدون ملاحظہ مئے مفاعله  
 کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے  
 نفی اثبات کے طریق سے اور بہت





غیبی خیاں تخت صورتہ فی الخیال و توفیق القلب  
الصنوبری حتی تحصل الغیبة والفناء عن النفس  
لأن وقت علی التوفیق فی خیاں من یحصل صورته الشیم  
علی کتفان لا یمن و یعتن من کتفان لا یمن  
قلبک امر متلا و تالی الشیم علی ذلک علی  
المتلا و یجعل فی قلبک فانی یجوزک الی  
حصن الغیبة والفناء \*

## فصل

فی الکلمات لقد سئل الما توفیق حضرت الخیر  
عبدالخال خجندی وانی و هی احد عشر کلمة  
بی طریق السادة النفسانية علیها و هی  
یاد کرد - بازگشت - نگاہداشت  
یادداشت - ہویش و دم - سفر  
دروطن - نظر بر قدم - خجرت  
دلچسپ - وقوف قلبی و قوف  
زمانی - وقوف علی دم - وحیث  
کان حضرت الخیر - عبدالخال خجندی  
حلقه هناء الطائفة لتمام بی القاطه  
المصطلح علیها فلنفر حامق مملین  
بین لاجال و التفصیل و ضلانا انما  
وقد ملت -

یاد کرد - و هو عبارة عن ذکر المسائل  
والقلب یعنی کن اماناً فی فکر الانا لذلک

تو چاہیے کہ او کی صورت خیال میں رکھے  
اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تاکہ  
حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر  
وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہیے کہ صورت  
شیخ کی اپنے دامنوں پر رکھے کی طرف خیال کرے  
اور اپنے قلب کو ایک امر ممتاز اعتبار کرے  
دائیں موندھے تک و شیخ کو اس امر میں  
کے ساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے  
اس سے حضور غیبت اور فنا کے

## فصل

حضرت خواجہ عبدالخال خجندی کے کلمات  
قد سئل الما توفیق حضرت الخیر  
عبدالخال خجندی وانی و هی احد عشر کلمة  
بی طریق السادة النفسانية علیها و هی  
یاد کرد - بازگشت - نگاہداشت  
یادداشت - ہویش و دم - سفر  
دروطن - نظر بر قدم - خجرت  
دلچسپ - وقوف قلبی و قوف  
زمانی - وقوف علی دم - وحیث  
کان حضرت الخیر - عبدالخال خجندی  
حلقه هناء الطائفة لتمام بی القاطه  
المصطلح علیها فلنفر حامق مملین  
بین لاجال و التفصیل و ضلانا انما  
وقد ملت -

یاد کرد - کہتے ہیں ذکر زبان - یا ذکر قلب  
یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔

(پیرایہ فصل حضرت خجندی کے کلمات و طریق السادة النفسانية علیها)

الذکر المستقدرة من الشيخ الزکری  
 يحصل ثلاث حصص الحق وطريقة  
 تعليم الذکر ان الشيخ يذكرها ولا  
 يقبل الكلمة الطيبة والمريد يتحضر قلبه  
 ومقابلة قلب الشيخ ويقف عينية  
 ويطبق فيه كما في بيانه قال حضرت  
 الخواجه بهاء الدين قدس سره :  
 ان المقصود من الذکر ان يكون  
 القلب مأخوذاً مع الحق بوصف  
 المحبة والتعظيم لان الذکر  
 طهر الغفلة :

بازگشت - یعنی ان الذکر کما ذکر  
 يقبل الكلمة الطيبة قال عفيها بذلك  
 الانسان الذي انت مقصودى  
 ورضائك مطلوب بعينه من هذا  
 الذکر ان هذه الكلمة تفيد في  
 كل ما طر عن مليم وقيل حتى يخالط الذکر  
 ويتفرغ السر عما سوى الخلق واذا  
 لم يجد الذکر له اخلاصاً فهذا الكلام  
 قال على سبيل التقليد من المحدثين  
 فانه يحصل له بركة ذلالت الاخلاص  
 ان شاء الله تعالى :

نگاہداشت - وهو عبق عن  
 مراقبه الخواطر هي اذا ذكر الكلمة  
 ونفسه يراعى ان لا يخطر بباله

جوشنم سے بتایا ہے تاکہ حضور حق محال  
 ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ  
 آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے  
 قلب، لوح کے قلب کے مقابل کرے۔ اور  
 اعلیٰ رکھی دونوں آنکھیں اپنی اور دہن بند  
 کر لے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ حضرت خواجہ  
 بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصد  
 ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو  
 محبت اور تعظیم کے ساتھ۔ اس لہجہ کے ذکر غفلت  
 کو دفع کرتا ہے۔

بازگشت - یعنی ذاکر جب قلب ذکر کری  
 کلمہ طیبہ کا اس کے بعد زبان سے کہے۔ الہی  
 انت مقصودی و رضاک مطلوبی۔ یعنی  
 اس ذکر سے الہی تو کی میرا مقصود ہو اور  
 تیری ہی رضامطلوب ہے۔ اس واسطے  
 کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھا و  
 بُرے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے  
 اور سر فارغ ہو جائے ماسوائے حق سے  
 اور جو ذاکر اخلاص نہائے اس کلام  
 میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس  
 کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا  
 ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نگاہداشت - اور یہ عبارت ہے خدوہ کے  
 مراقبہ کا یعنی جب دل میں کوئی فکر نہ کرے تو  
 اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

حاضر و مجتہدان لا یحضر لہ خاطر  
الغیر فی ساعۃ او ساعتین فان  
ذات مہم عند الکاہر و بعض کل  
الاولیاء احیاء انتم لہم ہذا المفعول  
یا وداشت ہو عبادۃ عن دوام  
الحضور مع الحق سبحانہ علی  
سبیل الذوق و بعض الکاہر قال  
فی شرح ہذا الکلمات الاربع ہکذا  
یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر بانگشت  
یعنی رجوع الی الحق سبحانہ علی وجہ  
الاکسار نگاہداشت یعنی حافظ علی ہذا  
رجوع یادداشت یعنی سفر سہرا چو شمس  
وروم یعنی ان بناء الاما هذا الطریق  
علی النفس فیبتغی ان یجتہد علی حفظہا  
للفسین فی الطبیعیۃ حتی لا یدخل بغفلۃ  
ولا یخرج بغفلۃ سفر در وطن یعنی ان سفر  
السالت یکون فی الطبیعیۃ البشریۃ یعنی  
لیتقل من الصفات الذمیمۃ الی الصفات  
الحمیدۃ کا قال بعض الکاہر ان  
الشخص اذا انتقل الی امحل لا  
تفارقہ الصفات الخبیثۃ ما لم یشغل  
عنہ و قل رویتہ الغیب فی الشہادۃ  
نظر بر قدم یعنی ان السالت یعنی ان  
یکون نظرہ علی قدمہ فی مشیتہ  
فی البلد والصحرۃ حتی لا یتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اس کے  
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک عبت  
یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرور ہے  
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیاء کو کہی  
کہی یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ یادداشت دوم  
حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض  
بزرگوں نے ان چار کلموں کی یوں شرح کی  
ہے۔ یاد کر یعنی ذکر میں تکلف۔  
بانگشت۔ یعنی اللہ سے رجوع از راہ عجز کے  
نگاہداشت۔ یعنی اس رجوع کی حفاظت  
یادداشت۔ یعنی سفر کو راسخ کرے  
تجوش دروم۔ یعنی اس طریقہ کی بنا  
اس امر پر ہے اس کی حفاظت کرے  
در میان دونوں نفسوں کے کہ یہ غفلت سے  
داخل ہو کہ یہی نفس نہ نکلے غفلت سے  
کوئی سانس۔ سفر در وطن۔ یعنی سالک کا  
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنی بری صفتوں کو  
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے  
بعض بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان  
کو جائے اسکی صفتیں بری اوسکے ساتھ  
ہوتی ہیں جن تک اوسے نہ نقل کرے اور  
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھ شہادت میں  
نظر قریم۔ یعنی سالک کو چاہئے کہ اسکی  
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پہرے یا جنگل میں  
اسلئے کہ اسکی نظر متفرق نہ ہو جاوے نہ کھینچا

نظرہ و مبصر ما لا ينبغي فليصرف عليه  
 قلبه ويكن ان يكون المراد بالنظر الى  
 قدام ان يكون نظرا للسالك في اول  
 دهره الى نهايته السلوك يعني الى  
 حضرت الذات فقط كما قال فاراس  
 بن عيسى البغدادي سالت الحلبي  
 فقلت له من المراد فقال هو الراعي  
 باول قصده الى الله فلا يعرج على  
 شيء حتى يصل ويخجل ان يكون هذا المعنى  
 هو الذي قاله السفياني في روى  
 المسافر ان لا يجاوز همة قدمه وخلو  
 وراعيه يعني ينبغي للسالك ان يكون  
 ظاهره مع الخلق وباطنه مع الحق  
 اليه بالتسلل والقلب بالحق وما احسن  
 ما قيل في ذلك شخص فمن داخل كن صاحب  
 غافل ومن خارج خالط بعض الاجانب  
 قال الكاظمي ان في هذه الطريقة  
 الجمعية في الملاء والتفرقة في الخلوة  
**وقوف زمانی یعنی بحاسب**  
 اوقات نفسك هل مرت باعمال الخير  
 ونشكرا و باعمال الشر فتستغفر على  
 ما ابراهم فان حسنات الا برار شيئا  
 المقربين -

**وقوف عبادی**  
 هو عبارۃ عن

اوسے ندیکھے اور اوسکا قلب متفرق ہو جائے  
 اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر  
 اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو  
 یعنی فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فاراس  
 بن عیسیٰ البغدادی کا قول ہے کہ میں  
 نے علاج سے سوال کیا تو میں نے کہا  
 مرید کون ہے تو انہوں نے کہا ہوا راہی  
 باول قصده الى الله فلا يعرج على شيء حتى  
 يصل - اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ  
 معنی جو شیخ رویم نے فرمایا ہے - ادب المسافر  
 ان لا يجاوز همة قدمه يعني سافر کا ادب یہ  
 کہ اسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے - خلوت در  
 الختم یعنی سالک چاہے کہ بظاہر خلقت کیساتھ  
 اور باطن میں خالق کیساتھ باتہ کام میں اور دل  
 حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر -  
 فمن داخل كن صاحبا غير غافل ومن خارج  
 خالط بعض الاجانب - بعض بزرگوں نے کہا ہے  
 کہ اس طریق میں کہ جمعیت مجلس میں اور تفرقہ خلوت میں  
 وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے اگر  
 اعمال خیر میں گزرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال  
 بد میں گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے  
 موافق کیونکہ ان حسنات الا برار سیئات المقربين  
 یعنی تمکین ابراہیم مقربین کے برائیاں ہیں  
 وقوف عددی - یعنی رعایت عدد کے

۴۵

رعاية الجلاء في الذكر القلبي  
الحواطر المتفرقة ÷

وقوت قلبی۔ ہر عبارتہ من  
القطعة ونفس من القلب مع جبا  
انہی سبب انہ علی وجہ کیا کیوں للقلب  
غیر الخی و قالوا ایضاً فی مضاعف  
ان الذکر من حیث ان یکون واقفاً  
تنبہ یعنی فی ثناء الذکر من حیث انہ  
القلب من حیث الذکر یقال لہ قلباً  
وهو الجانب الاویس مما ذبا للذکر  
ویجملہ مشقلاً بالذکر ولا یترک فی  
حرف الذکر ولا مفہومہ وحضر الخ  
و نقشبند لم یجعل حبس النفس  
رعاية العباد لازماً فی الذکر اما  
وقوت القلبی فہو لازم عندہ فی  
ثناء الذکر والرابطة او غیر ہما و  
المقصود من الذکر الوقوف القلبی  
وما احسن ما قيل في ذلك  
على بعض قلوب کن کا نام طائر  
من ذلک الاحوال فیک لوالد ÷

ذکر قوی بن جنیت کے ساتھ کہ متفرق خطر سے  
نہ آئیں۔

وقوت قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب  
اللہ جلانہ کے ساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب  
غیر حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے  
کہ ذکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے  
درمیان قلب منور کی طرف متوجہ ہو جس کو  
مجاہز قلب کہتے ہیں وہ بائیں طرف ہے پس ان  
مقابل او سکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے  
غافل ہونے سے اور اس کے سامنے سے اور حضرت  
خواجہ نقشبند نے جس دم نہیں لازم کیا اور نہ رشتہ  
عدد کی ذکر ہیں لیکن وقوت قلبی اون کے نزدیک  
لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیر ہما میں انھوں نے  
ذکر سے وقوت قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے  
یہ شعر اس سامنے میں ÷

نقشبند

على بعض قلوب کن کا نام طائر  
فمن ذلک الاحوال فیک لوالد  
یعنی اپنے دل کے بغیر پرہ ایسا جیسا پرندہ  
اس امر سے تجربہ میں حال پیدا ہوں گے

فصل

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تشدد  
یا دوسرا۔ یا بعض معلوم ہوتا ہے

اذا وقع لك فرائد الذکر والاشغال  
تفرقة او وسوسة او قبض فنبذ

نقشبند

ان تغسل بالماء البارد وان لم تغسل  
على ذلك لعدم مسألة المزاج بقا  
النار وبعد ذلك تدخل الحارة ليصل  
الركبتين ومع التضرع والاستكانة  
تستغفر وترجى لئلا يهلك وقتك  
وان لم تغسل وقتك واستمرت  
التفرقة معك فاحضن فخالص صلو  
تتبعها المراتك فانه يوجب لك بدل  
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة  
ايضا فقل يا فتال بالشدة وان لم  
يرفع التفرقة بذلك فقل ان هذا  
التفرقة منه تعالى وافق في ذلك المرفق  
فيه فقص في عين الجمع جنيد و  
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة  
وحيث كانت الملاحظة متعلقة بما  
لاعمال كمثل الميل المشرف من نحو  
بما هو باع قدر عاقلية ودر فتمله  
او غيرهما من قلبه حتى تنالك  
الخطاة لعلك تدور به ذل جهده  
وقد فعلت ثلثة خصال لازمة على  
المراقبة الخطرة النفسية والميتانية  
والمملكية ونيت الخصال الحقائق  
منه فانه الخاطر وقينها عسير  
لغير البعض بيان فان حصول خاطر  
النفس من ارض لقلب تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کرو اسلئے اور جو پانی  
پانی پر قدرت نہ کرے اپنے مزاج کے سبب تو  
گرم پانی سے نہاؤ اسلئے اسکے بعد غلو نہ کریں  
داخل ہو اور وہ نہ کریں پانی اور بہت گرمی  
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے  
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو  
اپنا وقت نہائے اور وہی تفرقہ رہے تو  
تضرع ربانہ اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو  
پیر امربی ہے۔ کیونکہ امید ہے کہ اس کی  
برکت سے تفرقہ جاتا رہے اور جمعیت حاصل  
اور جو اس پر بھی تفرقہ بخائی تو کہے یا فعال  
تشریک کے ساتھ اور جو اس سے تفرقہ بخائی  
کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اس سے  
موافقت کرو تو آپس میں جمعیت میں ہو جائے  
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی  
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال  
سے ہے جیسے رعیت اگر طے خریدنے کی  
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام  
کرے یا اس کے اپنے قلب سے نکال دے  
یہاں تک کہ اس خطرہ کو خوش جانے۔ اور  
کوشش کرو کہ اس کو دفع کی اور تین خطروں کی فکر  
کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ  
شیطانہ و خطرہ کلانیہ اور خطرہ خطائی کو قائم  
رکھے اور خطرہ کو پہچانے اور تیز کرنا بہت مشکل ہے  
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی انہیں

یہاں تک کہ اس خطرہ کو خوش جانے۔ اور کوشش کرو کہ اس کو دفع کی اور تین خطروں کی فکر کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ شیطانہ و خطرہ کلانیہ اور خطرہ خطائی کو قائم رکھے اور خطرہ کو پہچانے اور تیز کرنا بہت مشکل ہے اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی انہیں

یہاں تک کہ اس خطرہ کو خوش جانے۔ اور کوشش کرو کہ اس کو دفع کی اور تین خطروں کی فکر کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ شیطانہ و خطرہ کلانیہ اور خطرہ خطائی کو قائم رکھے اور خطرہ کو پہچانے اور تیز کرنا بہت مشکل ہے اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی انہیں



من يسار القلب والذى من الملك  
 يكون من يمن القلب والذى من  
 الحق يكون من فوق القلب وهذا  
 معرفة لمن يتجلى بالقوى والزهد و  
 الورع والكل الحلال الطيب وكان  
 دایما مراقب خواطر لا یتزلزل  
 میری بالہ والمقصود ان يكون مراعى  
 لوقت فليس شئ اخر من الوقت فان الوقت يسيف  
 قاطع اذا فات الوقت لا يستدرك ويكن حفظ الوقت  
 بالذكر والمراقبة والصلوة والتلاوة  
 واكابر النقشبندية اختاروا من  
 جملة وظيفه تلاوة القرآن في الليل  
 الفاتحة وقل يا ايها الكافرون وسورة  
 الاخلاص والمعوذتين وخاتمة سورة  
 الحشر وخاتمة سورة البقر ومن جملة  
 وظيفه تلاوة القرآن في النهار سورة  
 يس وقال حضرت الخواجه على الرازي  
 اذا انقضت ثلاثة قلوب على امر حصل  
 مراد العبد المؤمن بذات قلب القرآن  
 وقلب العبد وقلب الليل يعني اذا قرأ  
 يس التي هي قلب القرآن في التمجيد  
 حصل ذات المعنى ومن جملة  
 وظائف صلوة النواقل التمجيد  
 والاشراق والاستخارة و  
 الضمى والتبديد

اور خطرہ شیطان قلب کے بائیں طرف سے  
 اور خطرہ ملک قلب کے دائیں طرف سے  
 اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے  
 یعنی اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اس سے وہ  
 جان لیتا ہے جو صاحب تقویٰ اور زائد اور بزرگوار  
 اور حلال طیب کہتا ہو اور ہمیشہ خطرہ کی نگہبانی  
 کرتا ہو اپنے دامن خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود  
 یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے  
 وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت سیف قائم  
 ہے جب وقت گیا تو پھر پاتہ نہیں آتا اور ممکن ہے  
 اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت  
 قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے سب وظيفتوں  
 تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو  
 الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو احمد اور  
 قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس  
 اور سورہ حشر کا فاتمہ اور سورہ بقرہ کا فاتمہ اور  
 کا وظيفه تلاوت قرآن شریف کا سورہ یس اور حضرت  
 خواجہ علی رامینی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب  
 کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ  
 مومن بندہ کے مراد حاصل کرنے کو کافی ہیں  
 قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن مجید  
 کا یعنی تہجد کی نماز میں سورہ یس کو افلاص دلی سے  
 پڑھنا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں سے  
 ایک تہجد اور نماز اشراق اور  
 نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد

وظائف حضرت نقشبندیہ

اتنا عشر رکعة فان امكن قرائتي كل ركعة  
 تسن والا اتمها في ثانی برکعات علی هذا  
 الترتیب فی الركعة الاولى فاجزاکریم و  
 فی الركعة الثانية الى وهم محسنون فی الركعة الثالثة  
 جميعا بما تحضرون فی الركعة الرابعة اطلب سبحون في السجدة  
 الى ولا الى اهلهم يرجون وفي السادسة  
 الى هذا صراط مستقیم وفي السابعة  
 الى فم لها ما لكون وفي الثامنة الى آخر  
 السورة وفيه بقية بقية في كل ركعة بعد  
 الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا وان لم  
 يحفظ سورة ليس بضر في كل صلوة بعد  
 الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ولا يصلي  
 المنيح بعد التمجيد اقل من اربع ركعات  
 ووقت التمجيد الثالث الاخير  
 كما قال الله تعالى فم الليل الا  
 قليلا نصفه او النقص منه قليلا  
 او زاد عليه وقال صاحب قوت  
 القلوب قال الله تعالى فتمجد به  
 نافلة انت و قال تعالى كانوا قليلا  
 من الليل ما يهجعون والجموع  
 النومة والتمجيد القيام فلا  
 يكون التمجيد الا بعد النومة  
 في كتاب الشريعة لا يكون  
 التمجيد الا بعد النومة والتمجيد  
 صلوة النومة

بارہ رکعتیں ہیں اگر ممکن ہو ہر رکعت میں  
 سورہ یٰسین پڑھے اور نہین تو سورہ  
 یٰسین کو آٹھ رکعتوں میں اس  
 ترتیب سے پورا کرے کہ پہلے رکعت  
 میں واجر کریم تک اور دوسری  
 میں وہم جندون تک اور تیسری  
 میں سبح لربنا محضون تک اور چوتھی  
 میں فلک سبحون تک اور پانچویں میں  
 ولا الہم يرجون تک اور چھٹی میں بنا  
 صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فم لها  
 ما لكون تک اور آٹھویں میں سورہ کے  
 آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے  
 سورہ اخلاص میں تین مرتبہ اور جو سورہ  
 یٰسین حفظ نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری  
 نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور  
 نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور تہجد کا  
 وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
 قم الليل الا قليلا نصفه او النقص منه قليلا  
 او زاد عليه اور صاحب قوت القلوب کہتا ہے  
 کہ خدا فرماتا ہے فتمجد به نافلة لك اور فرمایا ہے  
 كانوا قليلا من الليل ما يهجعون اور جمعہ نیند کو کتنی  
 میں اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہین جائز  
 نہین اور کتاب میں بھی ہے کہ تہجد نہین ہوتی  
 مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوة ہے  
 النومة ہے

وقد روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
سلم قدم من الليل قدر حلبة شاة وإذا  
صل صلاة المذكرة جلس للتشهد وصحبا  
للتبليغ إلى الصبح ويستغل في توجعته بمراقبة  
أو ذكره وإن غلب النوم نام لكنه يقو قبل  
الصبح ويوضأ ثم يصل سنة الصبح في بيته  
ويستغل بالاستغفار بطريق الخفية كما هو  
خبر عن هذه السلسلة وذهب السجدة مستغفرا  
في طريقه وإذا صلى الصبح مع الجماعة جليل  
في موضع مستغفرا بوظيفة الباطنة أن وجد  
الجمعة ولا أتى بيته واستغل بوظيفة إلى  
أن تطلع الشمس وبعد ذلك يصلي ركعتين  
بنية الإشراف وقرأته في كل ركعة بعد  
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم بعد  
ذلك ركعتين بنية الاستخارة ثم يأتى  
بدعاء الاستخارة وهو هذا اللهم  
خيرني واصرفني ولا تخلفني إلى اختيارى اللهم  
اجعل الخيرة في كل قول وعمل أريد  
في هذه اليوم واليلة اللهم وفقني  
لما تحب وترضى من القول والعمل  
في عافية ويسر وإذا كان له بعد  
ذلك مهم ديني أو دنيوي كاسباب معيشة  
ترجع إليه مع حضور اليقظة وقهر  
هذا الدعاء اللهم كن وجمعتي في كل  
وجه ومقصدي في كل قصد وغايتي

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
تم من اللیل قدر حلبة شاة۔ اور جب نماز مذکور  
پڑھنے سے توجہ سے جلسہ الخیات کا قبلہ رو ہو کر  
صبح تک اور مشغول رہے تو جمع میں مراقبہ  
میں یا ذکر میں اور جو نیند علیہ کرے۔ تو سوئے  
بگر صبح سے پہلے اوتھ کھڑا ہو اور وضو کرے  
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں  
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق  
خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور  
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رہے میں  
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھنے کے وقت  
جائے میں عجا رب مشغول وظیفہ باطن میں جو  
جمیعت پائی اور نہیں تو اپنے گھر آجائے اور  
مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب  
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق  
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد  
سورہ اخلاص تین بار پڑھے اسکے بعد دو رکعت نماز  
استخارہ پھر اسکے بعد دعائی استخارہ سو وہ مشہور  
ہو اور اسکے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا  
کا ہو جیسے معاش کے لئے اس کے لئے جائے  
حضور اور بیماری کے اور یہ دعا پڑھے اللہ  
کن وجمعتی فی کل چیز و مقصدی فی  
کل قصد وغایتی فی کل سعی ومجاہد ومعاہد  
فی کل قصد وقسم وقہد کئی فی کل امر  
تو لینی تو لینی غیبیہ وعینایہ ہے

فی کل سنی و ملجای و ملاذی فی کل قضاء  
وظم و کسلی فی کل امر و قولی قولی محبة  
و عنایة فی کل حال و یکون دائماً متوجهاً  
للقلب الصغیری کا قال تعالیٰ رجال لا  
تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و  
اذا فرغ من نعمات الدنیویة ترضوا وضوءاً  
احد بید و دخل خلوتہ و اولیٰ مجلس یستحضر  
روحہ شیعہ ثم یثقل بوظیفہ من المراقبہ  
اولیٰ کروا مصلوۃ الضعیفی فاشی عشر  
رکعة یقر فی کل رکعة بعد الفاتحة  
سورة الاخلاص ثلاثاً و لا یصلیہا اقل  
من رکعتین و لا ینبغی ان یصلیہا فی اول  
وقت الضعیفی بل یؤخرها الی ان یمضی ربع  
النهار کما جاء فی مشکوٰۃ عن زید بن ارقم  
انہ رای قوما یصلون الضعیفی فقاموا لعلوا  
بن الصلوۃ فی غیر هذا الساعۃ افضل  
ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال  
صلوۃ الاوابین حین ترمض الفصال  
رواۃ المسام و معنی الرمض شدۃ حر لا یض  
من وقع الشمس علی الرمل و غیرہ احوال  
و بعد الفصیل حر الشمس و الفصیل ولد  
الابل و بعد صلوۃ اذا حضر الطعام تناول  
فان اکله مع الاصحاب کان احسن لا فم  
اہلہ و اولادہ و لا یاکل وحده یقدر  
الامکان و بعد ذلک یقبل ثم یجھض المستبد

کل حال ... اور ہمیشہ قلب صغیری سے متوجہ  
رہے جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے رجال  
لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله  
اور حبیب دنیاوی کاموں سے فارغ ہو جو غلو  
کرتے تازہ اور خلوت میں داخل ہوا و پہلے  
جب بیٹھے اپنے شیخ کی روبرو حاضر کرے  
پھر مشغول ہوا اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے  
یا ذکر سے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں  
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار  
سورہ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھتے  
اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ  
تاخیر کرے اتنی کہ پھر پھر دن چڑھ جائے اس  
ولے کہ مشکوٰۃ مشرف میں زید بن ارقم سے  
تحقیق دیکھا انھوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت  
پڑھتے تھے پس کہا لور لوگوں نے جانتا ہے کہ  
تحقیق نماز اس وقت میں اس سے بہتر ہے اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز افراہ  
جو وقت گرہم ہو فصال پڑھنی چاہو ایت کی سلم نے  
اور رمضان کے مہینے میں شریعت گرمی کی تاب آفتاب  
سے ریت و غیرہ پڑھنے جو وقت پائے فصیل گرمی  
آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد  
نماز کے جو وقت موجود ہو کھانا کھاوے جو یا رسول  
صلواتہ علیہ کھائے تو بہت پچھا ہے اور نہیں اپنے گھر  
والوں کے ساتھ کھائے بیوی بچوں کے ساتھ اور  
حق المقدور اکیلا نہ کھائے پھر اس کے بعد قبلہ کر کے بیٹھو

اول وقت ایضا لصلاة العصر  
 یجلس بعد صلاة العصر فی مکانہ  
 ویستقل بوظیفۃ الباطنیۃ ولا یضع  
 هذا الوقت بعد الامکان و  
 یحاسب نفسه فیہ وحفظ ما بین  
 العشاءین عند هم من اہم المہمات  
 وبعد صلاة العشاء یقرأ فی خراشہ  
 قل یا ایہا الکافرون وسورة الا  
 خلاص والمعوذتین والاکھف سورة  
 الحشر واخر سورة البقرہ مع الحنفی  
 وینام مشتغلا بالذکر ویقول قبل  
 نومہ هذا الاستغفار ثلاثا استغفر  
 اللہ الذی لا الہ الا هو الحق الیقوم  
 والوب الیہ وهذا احوال صوفی  
 ذی الشغل لا الصوفی الصانع  
 البال فان ذلک ینشی لہ ان یکون  
 فی لیلہ وینامہ مستغفر قاصدا  
 فی الحق سبحانه لما قال الشیم الو العباس  
 القصاب عندی لا مسماء ولا حبیب  
 فان باطنہ غارق فی لجة الغشال  
 وظاہرہ حاضر لما یرصد من اکوار  
 والافعال اہل الفناء والبقاء بعد الطلح المحاص  
 نشرق بالمولد طائفتہ الوحیدۃ والسمی الخ  
 وھم فی غیر المذبح عن الماد بفراد ودر اللہ  
 والکثر جہاد بعد منظر القلب من علی خطی واد

اول وقت اور عصر کو پہی اول وقت حاضر ہو  
 مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنی مکان میں بیٹھ  
 اور شغل کری وظیفۃ باطنی کا اور حتی الامکان  
 اس وقت کو ضائع نہ کرے اور اس میں اپنی نفس  
 سے محاسبہ کرے اور مغرب و عشا کے درمیان  
 کے وقت کے حفاظت اولیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ  
 ضروری اور عشا کے بعد اپنے بستر میں بیٹھ ہے۔  
 قل یا ایہا الکفرون اور سورہ اخلاص اور  
 معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقرہ کا  
 حضور کے اور سورہ شغل کرنا ہوا ذکر کرنا اور سب  
 سے پہلے یہ استغفار تین بار پڑھے استغفر اللہ  
 الذی لا الہ الا هو الحق الیقوم والوب الیہ اور  
 یہ حال ہو لیے صوفی کا جو کاروبار میں رہتا ہو  
 اس صوفی کا نہیں جو فانی بالہال ہو کر اس کو چاہئے  
 کہ وہ رات دن مستغرق و متہلک حق میں ہو جیسا  
 کہا ہے شیخ البرالباس قصاب کا میری نزدیک شام  
 ہے نہ صبح ہے کہ اس کا باطن غرق ہوتا ہے دریا فنا  
 میں اور اس کا ظاہر حاضر ہی واسطے صادر ہونے  
 احوال و افعال کے اور اہل فنا و بقا بعد طلب مجاہد  
 کے مشرق میں وصول ہو طائفتہ ال اور سرور اور  
 مشاہدہ اور وہ اپنی عین مراد میں ہیں اور مراد سے  
 پہلے کہ میں نہیں مراد کے اور انہوں نے مقامات  
 کرامات کو حجاب سمجھا ہے اور اپنی شرب قلب کو بہت  
 دور کر دیا ہے تمام حظ جسمانی اور روحانی سے اور  
 فنا کا حصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے

و الوصول الى مرتبة الفناء علا متة الوصول  
الى حقيقة محبة الذات ومقام الفناء  
موهبة مختصة واختصاص الهی ولسنة  
الالهية جارية على ان العطاء المحض لله  
هو حقيقة الموهبة لا يكون عاريت  
فلذلك كان لا يرجوع فيه ولذا قالوا  
الغائي لا يرد الى اوصافه وقال ذو النون  
المعنى قدس سره ما رجع من رجح الامن  
الطريق وما وصل اليه احد فراجع عنه

### فصل في الفناء والبقاء

سأول حضرت الخواجه نقشبند قدس سره  
الفناء على كد وجه فقال على وجهين وان  
قال الا كبرانه اكثر من ذلك لكن مرجع الکی  
الى هذا الوجهين الاول الفناء من وجود الظلمة  
الطبيعي الثاني الفناء من الوجود النوراني  
الروحی والحدیث النبوی باطنی بعد من  
الوجهين ان لله سبعين الف حجاب من نورانية  
فالفناء الاول هو انه بواسطة ظمیر الکی سبحانه  
الذی یدھب الفناء ایضا ای لا یبقی للوجود  
الروحی شعور ان الشعور من صفات الوجود الروحی  
ولانه فاذا ذهب شعور بالشعور لزم ان یدھب  
الوجود الکی فی هذا المقام کیون التبرہ ذکر  
والقلب ساجد او محبة السموات فی هذا  
المقام صحیح اما ترتیبه وطلبه للمرید فی  
صحیحہ و ذکر القلب ید

وصول کے اور مقام فنا محض بخشش اور اختصار  
الہی میں اور سنت الہی اس طرح جاری ہے  
کہ عطا و محض کہ بخشش کے حقیقت دو ہی ہوتی  
نہیں ہوتی تو ایسے سبب سے اس میں رجوع  
نہیں ہے اور اس پر اسطے کہا ہے او یار نے کہ  
الغائی لا یرد الی اوصافہ اور کہ ہے ذوالنون  
مصری قدس سرہ نے مارجع من رجح الامن  
الطریق وما وصل اليه احد فراجع عنه

### فصل فنا اور بقا میں

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا کہ  
فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ  
بزرگوں نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہ ہوتی  
ہے لیکن سب کا مرجع ان دو وجہوں پر ہے اول  
تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا  
وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی  
ان دو وجہوں پر مطلق ہے کہ ان لله سبعین الف  
حجاب من نور و ظلمتہ پس فنا پہلے تو بواستط  
ظہور حق سبحانہ ہے اور دوسری یہ کہ فنا ہی حقیقی  
یعنی باقی نہ رہی وجود نورانی کے لکھ کر شعور اس کے شعور  
روحانی کے صفو نہیں رہے اور اس کو لازم ہے کہ  
جو وقت شعور کا شعور جائے گا تو لازم آیا و جوڑ جائے  
کا جانا اس مقام میں روح ذکر ہو اور قلب  
ساجد ہے اور اس مقام میں سالک کے صحبت  
صحیح ہے لیکن اس کے ترتیب اور مرید کو اس کے  
طلب صحیح نہیں ہے اول ذکر قلب ید

فصل فنا اور بقا میں





الشرعية من الأمر والنهي وهو دليل على  
احصاه حال الفناء والبقاء قال الشيخ  
ابن سعيد الشرازي في هذا المعنى كل باطن  
يبلغه الظهور فهو باطل وبعد التحقق  
بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير  
الى الله الذي هو بعد الفناء ويتحقق السير  
الى الله وبالله الذي هو مقام النزول الى مبلغ  
مغفلة الخلق لا تنوهم الى الحق وهذا مقام  
الخواص من الانبياء والمرسلين وفي مقام  
النزول هذا يرجعون في كل امر الى الحق متصرفين  
مستغفرين والاولياء في هذا المقام هم  
من متابعي الانبياء نصيب كما قال الله  
تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة  
انا ومن اتبعني لان الشيخ كالنبي  
في فهمه وفي هذا المقام طلب المريد و  
الزنية هي شرط اجازة الشيخ وفي هذا  
الامر كل تصرف بقطعه وان كان منسوبا  
اليه لكنه ليس منه لانه غير ان تصرفا  
الشرعية بالوكالة ومارميت اذ رميت  
ولكن الله وحده يمكن ان يكون بهذا المعنى

شرعیہ امور و عہد کے تجاوزت سے اور یہ دلیل ہے  
صحت حال قیام بقا کی شیخ ابو سعید خراز  
نے کہا جو اسی معنی میں کل باطن میں لفظ الظہیر  
فیہ باطل اور بعد تحقیق قیام بقا کے یعنی سیر الی اللہ  
و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہی محقق ہوتی ہے  
سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہی  
خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرنے  
میں حق کی طرف، اور یہ مقام ہے خواص انبیاء  
اور مرسلین کا وہ مقام تنزل میں یہ رجوع ہوئے  
ہیں ہر امر میں حق کی طرف، زاری اور استغفار  
کرتے ہوئے اور اولیاء کو اس مقام میں انبیاء کی  
مجاہد میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے  
قل ھذا سبیلی استعوالی اللہ علی بصیرۃ انام  
من ابغضہ اسوائے کہ شیخ ایسا جو تپا ہے۔  
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب  
اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور  
اس مقام میں ہر تصرف اس کے فعل کا اگرچہ اُس کی  
حرف مشورہ ہے لیکن وہ اس کا نہیں اسوائے کہ وہ  
صرفات بشریہ سے بالکل محروم ہو و ماریت اذ  
میت و لکن اللہ دفعی ممکن ہے کہ اسی معنی

فصل

و طريق التصرف في باطن المريء  
ودفع المرض الدخول في جمل السليم عن الناس

فصل

مرید کے باطن میں تصرف کرنے کی طریق  
میں اور دفع مرض میں

عالم میں اور  
جہاد باطل ہے  
ظالم کے خلاف  
اللہ عظیم

میں نے واسطے اور  
بلجئے ہیں کہ  
انہی طرف  
میں نے اس پر

پیشکش کنندہ

لكن الله تعالى  
يعلم

مجلس کے اہلینِ حق کے اوج میں ہیں

له طریقان فالطریق الاول انه اذا وقع  
 شخص مرض او ابتلى بمعضیة فلیتو صناد  
 یصلی رکعتین یتوجه بالتقریر ولا نکسا  
 الی الله تعالى ولیطلب فیہ ان یتطهر الشخص المذکور  
 یتبتم المذکور ما عرض له ویزیل عنه والثانی ان  
 یجعل صاحب المرض والمعضیة نفسه یتبها  
 مقام صاحب العارض المذکور ویشغل خاطر  
 هذا المقدار یتوجه عنه الی رفع ذلک قبل  
 نزول حضرت غزالی فانہ بعد نزوله رجوعه  
 خالیاً بحال کلا بدن بدل فشد ذلک بشت  
 المرض مکان اعضائه یتوجه بجملة والمذکور  
 فی المرض الواسع الاول ان یتوجه بجملة الی رفع  
 ذلک المرض ودفعه عنه الثانی ان یتجمل ذلک  
 عنه فی نفسه الثالث ان یتوجه فی دفع الحواظ  
 المتفرقة عنه من غیر ان یتعرض لدفع المرض  
 لما فیہ من رفع الدراجات لان المرض  
 موجب للتقیة والتصفیة القویة  
 الدماغیة فاذا انتقی الدماغ صار متعلق  
 هذه القوة الدماغیة ذلک النور المطلق  
 البسیط المحیط بجملة الموجودات الذی هو  
 مقصود جمیع المكونات والحواظ بالغة  
 لحصول هذا المعنی والتصرف فی الطاب  
 الحقیقی هكذا ایضاً ان یجلسه مقابلته و  
 یقول له فرغ نفسك من کل خاطر ثم یتوجه  
 بجملة لرفع الحجاب الظلمانی

اوسکے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جو وقت  
 کسی کو بیماری ہو یا کسی گنہ میں مبتلا ہو جائے  
 تو وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور اسے  
 سے بہت عجز و انکسار کے ساتھ رجوع ہو اور  
 اوس میں طلب کری اس سے کہ اوس شخص کو  
 پاگل کر دے اوس سے جو اسے عارض ہوئی  
 ہے اور دور کر دے اوس سے اور دوسرا  
 طریق یہ ہے کہ اپنے تئیں صاحب مرض و معصیہ  
 بنائے اور اوسکی جگہ آپ ہو اور شغل ہو  
 اور متوجہ ہو اوس سے اوسکے دفع کا پہلے نزول  
 حضرت غزالی کے کیونکہ جب وہ نازل ہو  
 تو انکا خالی جانا محال ہی اور ضرور یہ بدل اور  
 اسوقت نہ رخصت ثابت کر کے عضا کی جگہ اور متوجہ  
 ہمت کے ساتھ اور بیماری میں مدد بہت طرح ہی اول  
 یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیا تہہ واسطے اوس بیمار کو نازل  
 ہونیکو دوسری طرح یہ کہ اوٹھائی ہو اوس سے بیماری  
 اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطر کو دفع کر نیکو  
 اور مرض کو دفع کر کچھ متعرض نہو اسلئے کہ بیماریں  
 درجہ بلند ہونے میں واسطے کہ بیماری سبب تقیہ اور  
 تصفیہ کا قوا کو دماغیہ اور جو وقت پاگل صاف ہو گیا  
 دماغ تو اس وقت دماغیہ مطلق ہو گا اور مطلق بسیط  
 جمیع موجودات الی کہ وہی مقصود تمام کائنات کا خطر کو  
 مانع ہیں اس کو خطر کو اور تصرف کو طالب حقیقی میں اسلئے  
 ایضاً اوس کو اپنے تئیں اوار کو کہو کہ کل خطروں کو  
 خالی کر لو یہ متوجہ ہو ہمت کیا تہہ واسطے اوٹھانے اور

بشر فی الحجاب النورانی واذا حصلت له  
الغیبة لا یتوجه له الا ان حصلت له  
عقدۃ فی قلبها والذی ینسب الی شخص  
من الاحوال الایة ہوانہ اذا حضر اجنبی  
وہو فی الخاطر لا یم من الایمان او صلوة  
او صومہ او تحصیل علمہ دینی یقولون  
حصل منہ نسبتہ الاصلام والدیانہ والعلم  
والحاصل انہ ظہر بسبب هذا الوصول  
هذا المعنی وكان وجودہ فی الخاطر مقتضیاً  
انفاسہ وان ظہر من وصولہ الحجۃ  
والعقۃ یقولون ظہر منہ نسبتہ المجدۃ  
فی معرفۃ احوال المیت یجلس محاذی القبر  
و یقرأ آیتہ الکرسی مرۃ وسورۃ الاخلاص  
انما عشر مرۃ وتحتل نفسہ من کل خاطر  
فکل ما لاجلہ بعد ذات فلو منہ واذا  
وقع من المرید سوء ادب فلا ینبغی  
للمتبحر ان ینبغی فی سلب حالہ لکن یتوجہ  
بہتمہ علی الطریق المعمود فی دفع الظلمۃ  
والکدورۃ عنہ او یامرہ بذکر النبی و  
الانبات فترفع عنہ ثلاث الظلمۃ بهذا  
الطریق بان ینکح فی جانب النبی  
حسبہ المحدثات بنظر انشاء و  
فی جانب الانبات بمقصور ذات  
المعمود بالحق بالبقاء و

فصل

پہر حجاب نورانی کے۔ اور جب آئینہ غیبت  
حاصل ہو جائے تو اس کے واسطے توجہ نہ کرے  
مگر جو کوئی گرہ پڑ جائے تو اس سے کہول ہے  
اور وہ نسبت کی جاتی ہے کسی شخص کی طرف  
احوال آنے واسطے سے وہ یہ ہے کہ جو قوت  
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر میں حاصل ہو ایک  
جگہ ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم و دین کی  
تو کہتے ہیں اس سے نسبت اسلام اور دین  
و علم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر  
ہو البیعت اس کی معنی اور جو وجود اس کا  
خاطر میں اس کے انفس کی مقتضیات سے اور جو  
اس کے فتنے سے محبت و عشق ظاہر ہو کہتے ہیں نسبت  
جذبہ اس ظاہر ہوئی اور نسبت کے حال کی معرفت  
کے واسطے یوں ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور آیتہ الکرسی  
ایک بار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے اور اپنے نفس کو  
سب خطر و فتنے خالی کرے تو پھر جو کچھ دل میں چلے گا تو وہ  
اوسی سے ہے اور جب یہ یاد ہو کوئی بے ادبی ہو جائے  
تو شیخ کہ نہیں مناسب کہ اس کے سلب حال کے واسطے  
کوشش کرے لیکن توجہ ہو اپنی ہمت سے طریق معلوم  
کے موافق دفع کریمین اس کی ظلمت اور کدورت کے یا  
اس کو امر کرے کہ نفی اثبات کا ذکر کرے تو اس سے  
اس کی ظلمت جاتی رہی اس طرح سے کہ ملاحظہ کریں جانب نفی میں  
تمام محذرات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات میں  
تصور کریں ذات معبود حق کو ساتھ بقا کے

فصل

محقق احوال میت

سلب ملکات مرید

فصل اول اثبات

فی الآداب الآداب الظاہریۃ مع الحق سبحانہ ہی ان یکون قائما بالا وامرو النواہی الشرعیۃ ویکون دائما علی الطہارۃ مستغفرا محمدا طافی جمیع الامور ویکون متبعاً لا تار السلف الصالح عاملاً بها وادب الباطن هو ان تحفظ قلبک من خطور الاختیار سواء کان خیرا وشرافا فانهما فی الحجاب سواء وادب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی هذا القیاس وادب الاولیاء ہی انک فی مجالسهم تحفظ خواطرتک ولا تتکلم فی حضورهم بصوت عال ولا تشغل فی حضورهم بصلوۃ التوافل وان صلیت معهم فحسن ولا تتکلم فی أثناء کلامهم بل لا تتکلم معهم من غیر ان یسئلوک وکل ما یرکونہ اجعلہ مکر وھک ولا تنظر فی بیتهم الی اسبابہم وھو انھم ولا یخطر ببالک رواحۃ الشیخ الاخر وخذک منہ بل اعتقد ان شیخک هذا هو موصیلتک الی مولاک ولا تلتق قلبک بسواء فان ذلک موجب لتفردک والحاصل ان کل ما یرکھ الضمیر الانسانی فارقہ وتجنبہ فان سوء الآداب مع الشافح خاصیۃ تقتضی سدا الطریقۃ وعد موصول فیض

آداب میں آداب ظاہرہ حق سبحانہ کے ساتھ یہ ہیں — کہ قائم ہوئی امر و نہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پر رہے اور سب امور میں احتیاط کرنا رہے اور آراستہ صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اوپر عمل کرے اور باطن کا ادب یہ ہو کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اوس میں غیر کا خطرہ نہ آئے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب ہونے میں وہ تو برابر ہیں اور ادب بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیاء کا ادب یہ ہے کہ کوئی مجلس میں اپنے خظرون کی حفاظت نہ کرے اور اس کے حضور میں میں بلند آواز سے نہ بولے اور اون کے حضور میں نماز نوافل نہ پڑھے اور اون کے ساتھ اگر پڑھے تو بہت احتیاط اور اون کے کلام کے درمیان بول نہ اوسکے بلکہ جب تک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے اور جب کہ وہ مکر وہ جانیں اوسے آپ بھی مکر وہ سمجھے اور اوسکے گھر میں اس کے اسباب اور اخراجوں کی طرف نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لاو کہ اوس شیخ کی خدمت میں جاوے اور اوس سے فیض حاصل کرے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ میرا یہ بھگوان پوتا ہے کا تیرے مولا کے پاس اپنی پیروی کے سوا اور سے تعلیق نہ کرے کہ تیرے تعلق کا ہوگا الحاصل یہ ہو کہ جس کے کوطبعت انسانی مکر وہ جانے اوس سے الگ ہو اور بچے اوس سے کیونکہ بے ادبی مخصوصا مشائخ کی راہ خدا کی مان ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا

وَيَبْنِي لَكَ اَنْ لَا يَكُونَ فِي قَلْبِكَ وَنَظَرِكَ  
عَدُوًّا لِحَقِّ وَاسْمِهِ وَكُنْ دَائِمًا مَعَ الْحَقِّ لَا تَخْذَلْ  
الْعَقْلَةَ الْبَيْتَ سَبِيلًا وَمَا لِحَقِّ مَا قِيلَ

ترجمہ

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا  
فانت في الكفر لكن بحقيقة  
فان دمت في ذی الحال صاحب غفلة  
فانت للاسلام سبب بحقيقة

وخطر الاعیاء من روية الالوان و  
الاشكال المختلفة وکیون ایضا من مطالعة  
الکتاب ومن الصلحة المفرقة فیبنی السالك  
ان يكون ایا ما بنیر ملاحظة الاعیاء  
فی حصة صاحب دولة تمت له السعادة  
الجمعية لتصل له بركة ملكة المحضو  
الجمعية من ملكة المحضو يحصل الرضاء  
والسليم اللذان هما نهاية العبودية  
والعبادة وكمال الاسلام فی التسليم  
النفویض فان صاحب التسليم لو طوق  
فی رفته طوق واللغة كابلین فكان  
راضی به حيث انه قضاء الحق وتقديره كمثل  
رضاء بایمانه واسلامه لان الطالب الصادق  
راض بقضه الله وقدره ولا يفعل نفسه واذا  
وقع الطالب مكره حصل التفاوت عنده  
فهو عبد لنفسه فان لم يحصل عنده تفاوت  
كان عبده اصل كل امر واساسة

اور تجھے چاہیے کہ تیرے دل میں اور نظر میں حق  
اور اس کے نام کی ہوا اور جوش رہے یہاں کہ  
غفلت راہ پائے اور کیا خوب کہا ہے شدت  
اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا  
فانت في الكفر لكن بحقيقة  
فان دمت في ذی الحال صاحب غفلة  
فانت للاسلام سبب بحقيقة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے بین رنگ اور  
سکلیں مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ  
سے اور ایسی صحت سے جو تفرقہ دالے تو مالک  
کو چاہیے کہ کچھ دنوں سے خطہ اختیار کرے کسی  
ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جہو پوری پور  
سعادت ہو جمعیت کی کہ اس کی برکت سے مالک  
کو ملے حضور اور حقیقت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور  
حاصل ہو تا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے  
میں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہی اور  
تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لغت  
کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راہ  
ہوگا اس سے اس حقیقت سے کہ وہ قضا ہی حق کی  
اور تقدیر الہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے  
راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے تقاضا  
قدر سے اس کا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکر  
یہوئے اور اس کو تفاوت ہو تو وہ اپنے  
نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اس  
کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

صفت کہ تیرے  
دل میں اور نظر میں  
حق اور اس کے نام کی  
ہوا اور جوش رہے یہاں کہ  
غفلت راہ پائے اور کیا  
خوب کہا ہے شدت اذا كنت  
في الوقت عن الحق غافلا  
فانت في الكفر لكن بحقيقة  
فان دمت في ذی الحال  
صاحب غفلة فانت للاسلام  
سبب بحقيقة



هذا فليتي لك ايها العالم ان تكون  
 دائما عبدا كما انه تعالى دائما ربا و اذا  
 كان في مدح و ذم تفاوت فزايد  
 اصنا محبتك جملة سائر الخواص التوام  
 قد ذكر والله الموفق الحمد لله رب  
 العالمين والصلاة والسلام على سيد  
 محمد سيد الاولين والاخرين وعلى اله  
 واصحابه والتابعين بهم باحسان  
 الى يوم الدين انتهى كاتب الحروف  
 گوید کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید  
 بن شیخ احمد السهروردی را در بیان اشغال  
 طریقه احمدیہ مکاتیب ست بنایت متین  
 از انجمله مکاتیب کہ ایشان آنها را نوید نمایند  
 بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاده  
 بودند و در آخر آنها بخط خود این عبارت را  
 نوشتم کہ مخدوم عرفان پنا یا ہر سہ مکتوب  
 این خاکسار را بمطالعہ گرامی مشرف سازند  
 و اما فقیر عبد الاحد مخفی الدرعہ درین رسالہ  
 بعینہا نقل کرده می شود۔

بسم الله الرحمن الرحيم - الحمد لله على كل حال  
 بمشيرة غزيرة خاسر است از لطائف  
 انسانی پر سیدہ بودند معلوم نمایند کہ لطائف  
 چنگانہ انسانی کہ قلب و سر و  
 مخفی و مخفی باشد از عالم امرند مقام  
 آنها فوق العرش است کہ بلاسکانیت

(مکتوب اول از شیخ عبد الاحد صاحب)

یہ ہے۔ تو اسے سالک سمجھ چاہئے کہ ہمیشہ  
 بندہ ہو اور سکا جیسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ رب ہے  
 اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہو تو عباد  
 اپنے دل کے بتوں کی گرتا ہر سب سر خواص و  
 عوام کا ذکر کر دیا گیا اور اللہ توفیق و نیوالا ہے  
 الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام  
 على سيدنا محمد سيد الاولين والاخرين  
 وعلى اله واصحابه والتابعين لهم باحسان  
 الى يوم الدين انھي كاتب حروف کہتا ہے  
 کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ  
 احمد سهروردی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال  
 کے بہت عمدہ مکتوب ہیں ان میں سے  
 تین مکتوب خواہند ہوں نے لکھو اگر حضرت والد  
 بزرگوار کو بھیجے۔ اور ان کے آخر  
 ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی کہ مخدوم  
 عرفان پنا یا اس خاکسار کے تینوں مکتوب  
 اپنے مرطالعہ سے مشرف کرنا۔

راقم فقیر عبد الاحد مخفی الدرعہ  
 وہ مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کئے  
 جاتے ہیں۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔

الحمد لله على كل حال - بمشيرة غزيرة خاسر است  
 نے لطیفہ انسانی پوچھتے۔ سو معلوم  
 کریں کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و سر و  
 و سر و مخفی و مخفی ہیں عالم امر سے ہیں ان کا  
 مقام فوق العرش ہے۔ جسے لامکان کہتے ہیں

موصوف و عالم ارواح نیز انرا گویند حق جل و علا کمال قدرت خویش آن لطائف تشتی و تعلق بدن انسانی دادہ از انجا فرو آورده ہر یکے را بموضع خاص از بدن کہ مناسب آن بود جا دادہ است قلب را جانب چپ از سینہ بہ پستان جا دادہ است روح را کہ لطیف تر از قلب است و مقابل آن بجانب راست او۔ اخفی کہ لطیف و حسن لطائف است در میان حقیقی سینہ و بتر را در میان قلب و اخفی و غنی را در میان روح و اخفی و ولایت ہر یکے ازین لطائف زیر قدم پیغمبر اولہ العزم است چنانچہ ولایت قلب زیر قدم آدم است علی نبینا و علیہ السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت ابراہیم است علی نبینا و علیہ السلام و ولایت سر زیر قدم حضرت مرے علی نبینا و علیہ السلام و ولایت اخفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام و ولایت اخفی زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء و علیہ و علیہم الصلوٰت و التسلیمات۔

باید دانست کہ تفاوت اقدام اولیا از راہ حقین لطائف است پس ہر کہ زیر قدم حضرت آدم است علیہ السلام و ولایت وی ولایت قلب است و وحی صاحب استعداد یک درجہ ولایت است ۴

اور عالم ارواح ہی او سے کہتے ہیں حق جل و علا نے کمال قدرت سے اپنے او کو لطائف کو بدن انسان سے تشق اور تعلق دیکر وہاں سے نیچے اتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ میں انسان کے بدن میں جو اس کے مناسب تھا جائے دی ہے قلب کو سینہ کے بائیں طرف لپٹائیں جائے دی ہے روح کو جو قلب زیادہ لطیف ہو اور مقابل دائیں بائیں اخفی کہ لطیف اور حسن لطائف ہو درمیان حقیقی سینہ کے سر کو درمیان قلب اور اخفی کے۔

خفی کو درمیان روح اور اخفی کے

اور ولایت اس میں سے ہر ایک لطیف کے زیر قدم ایک اولو العزم پیغمبر کے ہی چنانچہ قلب کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور سر کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی کی ولایت حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء و علیہ و علیہم الصلوٰت و التسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جانتا چاہیے کہ اولیاء کے قدموں کی تفاوت انہیں لطیف و کورہ سے ہے تو جو زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اس کی ولایت ولایت قلب ہے۔ اور وہ صاحب استعداد ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

روح اخفی و قلبی (حقین لطائف انسانی)

از درجات خمسہ و کسی کو زیر قدم حضرت ابراہیم  
ست ولایت وی ولایت روحی ست و وی را  
استعداد و درجہ است از درجات خمسہ و کسی  
کو زیر قدم حضرت موسی است ولایت و  
ولایت سرست و وی خداوند سے درجہ  
است از درجات مذکور و کسی کو زیر قدم  
حضرت عیسی ست ولایت وی ولایت خفی  
ست و وی مستعد چار درجہ است از ان  
درجات و کسی کو زیر قدم حضرت سرور عالم  
کائنات است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیم  
ولایت وی ولایت اخفی است کہ اعظم و علی  
واحسن درجات ست و صاحب این ولایت  
را قابلیت ہر پنج درجہ ولایت ست۔ باید  
دانست کہ تفاوت اقدام انبیاء علیہم السلام  
بینہم ازین راہ نیست بلکہ از راہ نبوت ست  
پس ہر کہ ازین بزرگواران درین راہ پیش قدم  
باشد همان از دیگران افضل خواہد بود چنانچہ  
حضرت موسی از حضرت عیسی در مقام نبوت  
پیش قدم ست بنا بر ان از حضرت عیسی  
افضل آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت  
عیسی از حضرت موسی غالب ست چنانچہ  
بالا تنہوم گفت دیگر باید دانست کہ اگر مرشد  
و مرولی طالب صداق المشرب باشد می تواند  
کہ وی را براسے کہ خود قطع منازل نمودہ ولیکن  
فرماید و کمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجہ میں سے۔ اور جہ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اوس کی ولایت  
ولایت روحی ہے اور اوس کو دو درجہ کی ولایت  
کی استعداد ہے پانچوں درجہ میں سے۔ اور جہ  
زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے ہے اور کسی کو ولایت  
ولایت سر ہے وہ ولایت کے تین درجہ کی  
استعداد رکھتا ہے درجہ خمسہ سے۔ اور جہ زیر قدم  
حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے اور کسی ولایت ولایت  
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے  
اون درجہ میں سے اور جہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم کے زیر قدم ہے اور کسی ولایت ولایت اخفی  
اعظم و اعلیٰ اور احسن سب درجہ کی اور اس ولایت کے  
صاحب کو قابلیت پانچوں درجہ کی ولایت ہے۔ اور جہ  
چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت اور کسی  
اوس میں اس راہ سے نہیں ہو بلکہ نبوت کے راہ سے  
ہو جس جوان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم  
ہوگا وہ ہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت  
موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے مقام  
نبوت میں پیش قدم میں ایسے حضرت عیسی سے  
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسی حضرت  
موسی سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا۔ دو تہرے  
برابر جانا چاہئے کہ اگر مرشد و مرولی طالب کا صداق  
المشرب ہوگا تو اوس سے ہو سکتا ہے کہ جس سے  
آپ قطع منازل کئے ہیں اوسی راہ طالب کو بھی جیسا  
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہنچائے

اور ان میں اگرچہ خود استعداد فروزین استعداد  
داشتہ باشد ایجا سخن از حد زیادہ عرض و طول  
دارد و بعد و درازند و ہر وقت دیگر موقوف  
فرمایند و اگر از آلو ان و انوار لطایف پر سید و  
بودند معلوم نمایند کہ ہر کس مدافعی کشف و  
دید خود چیز سے گفتہ و نوشتہ است و بران  
شیان تباہ تبخیر و قانع و تنفسیر معاملات  
منوہ اما انجامہ از حضرت عالی درجات خود معلوم  
منوہ و در منصب شری آرد باید دانست کہ نقول  
نور ز دست و نور از روح نور سرخ است و نور  
سرخ و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز ظاہر  
و حقیقت و ماہیت نفس پر سیدہ بود و معلوم  
شریف باد کہ نفس خدیشہ است از عالم خلق و محل می  
و باع است بالذات بشرارت و جمالت متصف  
است و خود را در رنگ لطایف لطیفہ نفیسہ  
و المنوہ است و دعوی ریاست و کیا است  
کردہ بر تمامی اجزا و لطائف تصرفات فاسد  
منوہ و باخواہی ملہیں پر تبلیس علیہ اللعنتہ سائر  
لطایف و اجزا با اوصاف و نمیمہ خود متصف  
ساختہ است و از توجہ بخیاب قدس خداوندی  
محروم دانستہ بختارت ابدی و مباحثت سر  
رسانیدہ ہر کرا غایت ازلی و سنگیری و نہونی  
منوہ بشرارت و جمالت وی اطلاع یافتہ  
از ملکات و مفاہدوی ردی تافستہ متوجہ  
از گاہ قدس گنہ بسادست ابدی پیوستہ

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کم رکھتا ہو  
یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد سے  
زیادہ ہے مندر رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف  
فرمائیں اور انوار و لطایف کے رنگ پر چسے تھے  
معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے  
موافقی کچھ کہا اور رکھتا ہے اور اسکے اوپر بنا تبخیر  
و قانع اور نقیصہ معاملات کی رکھی ہے مگر میں اب جو  
حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے۔ لکھتا ہوں۔  
جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے۔ اور روح  
کا نور سرخ ہے اور سرکہ کا نور سفید ہے اور  
خفی کا نور سیاہ و اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت  
و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو  
کہ نفس خدیشہ ہے عالم خلق سے اور اوس کا محصل  
و باغ ہے بالذات شرارت و جمالت سے متصف  
ہے اور اپنے تناسل لطایف کی طرح لطیفہ نفیسہ  
کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعوی کر کے تمام  
اجزا و لطایف پر تصرفات فاسد کر کے شیطاں  
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزا کو  
اپنے اوصاف و نمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور  
درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے  
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے غایت  
ازلی سے جس کی دستگیری و نہنمانی کی اوس نے  
اوس کی شرارت و جمالت پر اطلاع پائی اور اوس کے  
فریبوں اور مفاہدوں سے موخہ پھیر کر متوجہ اس رنگا  
پاک کا ہوا اور مساوت ابدی کو پہونچایا۔

رہبان رنگین لطایف

رہبان حقیقت و ماہیت نفس

و چون نفس منکی تو مظهر گرد و دوازده اوصاف و  
 رذائل خود با کل بیرون آید پیرائینه بفضل  
 سبحانه بر مرتبه عظیم از ولایت و قرب و مشاہدہ  
 و بمقام رضا مشرف می شود و از جمیع لطایف  
 انسانی بالا دست میگردد و سیر و می از ہم بلند  
 میرود و می را بعد حصول برکت حد را جلا  
 میفرماید و ریاست و کیاست لطایف و سے  
 را می بخشند عجیب صبر است اجتناب الاشیاء  
 بعد از تطہیر و تنویر اشرف الاشیاء می گردد  
 اولیک بیدار الله سیدانہ حسنات قابل  
 علیہ السلام و خیار کہ فی الجاہلیۃ خیار کہ فی الاسلام  
 فقہ و الاسلام عن من یقیمہ الحمد  
 بسم الله الرحمن الرحیم  
 و سلامه عنی عبادہ الذین اصطفی اما  
 بعد چون سالک از حجاب هستی و خویشین پرستی  
 بیرون شود و ویدہ باطنش کجیل الجواهر معرفتہ  
 کمتل گردد لا محالہ آیات و کرامات کہ در نفس  
 و می حکم و فی نفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم ای  
 عظیمہ افلا تبصرون مبصر البصیرۃ موعود است  
 مشاہدہ نماید بعد از ان بمقتضی من عرف نفسه فقد  
 عرف ربه بار و بار گاہ قدس یا بد برنے از  
 حقایق و آیات کہ در قالب انسانی تعبیه نموده  
 مذکور میگردد و بگوشت و پوست استماع نمایند  
 بدانند کہ انسان کہ عالم صغیر عبارت از ان است  
 مرکب از اجزاء عشرہ است کہ اصول آنها

او جب نفس پاک و مظهر ہو جاتا ہے اور اپنے  
 سبب صف رذائل بالکل چھوڑ دیتا اور البتہ انہ  
 سبحانہ کو فضل و کرم سے مرتبہ و ولایت کے اور قرب  
 اور مشاہدہ اور مقام رضا کو مشرف ہوتا ہے اور سب  
 لطائف انسانی سے بالا دست ہو جاتا ہے اور اسکی  
 سیرت بلند ہوتی ہے اور اسکو حصول برکت بعد تحت حد  
 پر اجلاس فرماتے ہیں اور ریاست کیاست سب  
 لطائف کی اسکو ملتی ہے عجیب بصیرت کہ جو سب سے  
 خبیث زیادہ ہے بعد پاک اور منور ہونے کے اشرف  
 سب سے ہو جاتا ہے اور انکے پہلے اللہ سیدانہ حسنات  
 فرمایا ہے علیہ السلام و اسلام نے خیار کہ فی الجاہلیۃ  
 خیار کہ فی الاسلام انفقہوا و الاسلام علی من اتبع  
 الہدی - بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و سلام  
 علی عبادہ الذین اصطفی - اس کے بعد جانا  
 چاہئے کہ جب سالک اپنی رستی اور خود پرستی سے  
 نکل آتا ہے اور اسکو باطن کی آنکھ معرفت کو کھل جاتا  
 ہے سرمد سا ہو جاتی ہے تو خیر و رشتین اور کرامتین  
 جو اسکو نفس میں چشم بصیرت میں امانت رکھی  
 ہوئی ہے وہ بموجب فی انفسکم فلا تبصرون ای فی انفسکم  
 آیات عظیمہ افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہے اسکی  
 بعد بقضائے من عرف نفسه فقد عرف ربه بارگاہ  
 قدس میں داخل پاتا ہے قالب انسانی میں جو حقایق  
 اور آیتیں تعبیر میں کچھ اور نہیں سے مذکور ہیں مگر  
 ہوش سنو جان لو کہ انسان کہ اسکو عالم صغیر  
 کہتے ہیں اس اجزاء سے مرکب ہے جنکی اصلین

مشاہدہ و دور  
 رذائل کہ بدلتا ہے  
 اسے شایستگی  
 پہنچون کہ بیرون  
 سے  
 و اسلام  
 بسم الله الرحمن الرحیم  
 و سلامه عنی عبادہ الذین اصطفی  
 اما بعد

بسم الله الرحمن الرحیم  
 و سلامه عنی عبادہ الذین اصطفی  
 اما بعد

دور عالم کبریاست عالم کبر عبارت از مجموعہ کائنات  
 ہے یہ خلق پر امر و نہی از ان از عالم خلق است  
 کہ نفس و عناصر از اجزاء است یعنی از ان از عالم امر  
 باشد چنانچہ اصول عناصر از اجزاء در عالم خلق  
 موجود است چنانچہ اصول لطائف خمسہ مذکورہ  
 در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است  
 بلا شکایت معروف و مستحق است و فوق عرش  
 مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا  
 قلب را بر رزخ و ربیان عالم خلق و امر  
 و مودہ اندر چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید  
 است و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم  
 خلق است و روبرو با مردار و دوسے را نیز بر رزخ  
 گفته اند و فوق اصل قلب اصل روح است  
 و فوق آن اصل سر و فوق آن اصل خفی و  
 فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علا  
 خواست کہ انسان را بقضائے حکمت بالغہ  
 باین نوع ترکیب و تدبیر از تسویہ قالب  
 ہر یک ازین لطائف خمسہ را لقی و تعقی  
 باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش و دو  
 آورده ببقایم خاص کہ ہر یک بآبان مقام نسبت  
 بر زمین ساختہ لطیفہ قلب را درین  
 مضغہ کہ در تہ پستان چپ است و قلب  
 صنوبری کہ خوانند جادادند و صنوبری  
 نقشب برائے آن کنند کہ دسے مانند کمر  
 صنوبر مقلد است و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبریاست ہے اور عالم کبر مجموعہ کائنات  
 ہے خلق ہو خواہ امر و نہی دس میں پانچ  
 عالم خلق سے میں ایک تو نفس اور چار عنصر اور پانچ  
 پانچ عالم امر سے میں چھ طور چار عناصر کے اصلین  
 عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ مذکورہ  
 اصلین عالم امر میں جو عرش کے اوپر بلا شک  
 مشہور ہے مستحق ہیں اور فوق عرش مجید  
 اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی  
 سبب قلب کو بر رزخ و ربیان عالم خلق و عالم امر  
 کے فرمایا ہے اس واسطے کہ عالم خلق کے انتہا عرش  
 مجید ہے اور اس وجہ کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا  
 منتهی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اور یہ بھی  
 بر رزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح  
 اور اس کے فوق اصل سر اور اس کی فوق اصل خفی اور  
 اس کی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ  
 انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضائے اس نوع  
 سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان  
 لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے  
 تعلقی اور تعقی دیگر فوق العرش سے اور تاکہ  
 مقام خاص میں جس کو جس مقام سے مناسب تھا  
 ممکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو رزخ  
 پستان چپ ہے اور اس سے قلب صنوبری  
 کہتے ہیں جائے دی اور اس سے صنوبری اس واسطے  
 کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پل کے ہے جو کمال  
 ہوا ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کے



صفت اصنافی حق است کہ عبارت از فعل و  
 کمون است کمال این آنست کہ در فعل حق جل  
 و علا فانی و متہنک گردد و بہمان فعل بقایا بلین  
 زمان ساک خود را سلوب الفضل خواہ یافت و  
 افعال خود را درست منسوب بحاصل و علا خواہد یافت  
 فنا قلب و تجلی فعلی گنایہ از حین است و نشان آن  
 آنست کہ تعلق علمی وحی بشیر حق نماید یعنی قلب با سوس  
 را مطلقا فراموش سازد بحدیکہ اگر سالہا تکلف  
 نماید یک لحظہ یاد اسوای نتواند کرد درین  
 هنگام چنانچہ علم اشیا از وی زائل شدہ محبت  
 اشیا از وی ازل شدہ محبت اشیا بطریق اولی  
 رخت بر بستہ باشد و چون ساک بقا و  
 قلب مشرف شد و دل جماعت اولیا گشت  
 و این فنا قلب بل قطع تمام دائرہ امکان کہ  
 عبارت از مرکز فرش تا عرض تا قاعدا  
 عالم امر باشد و بی قطع مراتب عشرہ یعنی  
 زبدہ - مشرب - توکل - رضا - تسلیم - قناعت - یاس  
 از ناس - فقر - فراغ - ریاضت - کہ صوفیہ علیہ  
 بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بند و نو  
 قلب را نور زد فرمودہ اند ولایت این  
 لطیفہ زیر قدم آدم است علی شینا و علیہ  
 الصلوٰۃ و السلام و ہر کہ آدمی المشرب  
 ست وصول دس بجانب قدس از را  
 ہمیں لطیفہ خواہد بود و گزشتہ و کشش  
 پیر کامل و صاحب این مشرب را

صفت اصنافی حق کی ہے کہ اوسے فعل اور  
 کمون کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے حق جل و علا  
 کے فعل میں فانی و نہیت ہو جائے اور اسی فعل  
 سے بقا پائے اسوقت را کہ اپنے تئیں سلوب  
 الفضل پا لگے اور اپنے افعال حق علی علا سے درست  
 نسبت کر لگے فنا قلب تجلی فعلی اسی سے کہنا ہے اور  
 نشان یہ ہے کہ علمی وحی تعلق اور نہ غیر حق سے ہوگا  
 یعنی قلب سو کو بالکل فراموش کر دیگا یہ ہاں تک کہ  
 اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ ماسوا کو یاد  
 کر لگا اور سوقت جیسا علم اشیا دوس سے زایل ہوگا  
 ہو۔ محبت اشیا بطریق اولی جاتی رہے گی اور جب  
 ساک فنا قلب سے مشرف ہوا۔ اولیا کی  
 جماعت میں داخل ہوگا۔ اور یہ فنا قلب بل  
 طے کرنے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش  
 سے عرض تک اور عرض سے تمام عالم امر  
 تک ہے اور بغیر طے کرنے مراتب عشرہ کے  
 یعنی زبدہ - مشرب - توکل - رضا - تسلیم - قناعت -  
 یاس لوگوں سے فقر - فراغ - ریاضت جو  
 صوفیہ علیہ نے لکھا بیان کیا ہے حاصل نہیں ہوتا  
 اور نور قلب کو نور ز فرمایا ہے اس لطیفہ  
 کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ  
 و السلام کے زیر قدم ہے

اور جو آدمی المشرب ہے۔ اسکا وصول درگاہ  
 قدس کی طرف اسی لطیفہ کے راہ سے ہوگا  
 کہ زبردستی و کشش پیر کامل سے اور اس مشرب کا

استعداد حصول ایک درجہ از درجہ تہیجکا نہ ولایت  
خواہد بود و مگر بقدر قاسمہ لطیفہ روح چون  
الطیف است از قلب مناسبت بر آستان زیادہ  
بودنایران ویرانجانب راست از سینہ دودہ  
زیر پتان جادادہ اند و اصل الاصل ابن لطیفہ  
صفات ثبوتیہ حق است و یک گام بحضرت  
ذات از فعل نزدیکتر است مالک بعد از  
حصول قنار ابن لطیفہ کہ مربوط بجملی صفاتی صفات  
خود را از خود سلب خواہد یافت بلکہ منسوب  
بجناب قدس خواہد دانست و نور این لطیفہ را  
نور سرخ فرمودہ اند ولایت این لطیفہ زیر  
قدم حضرت ابراہیم است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ  
و السلام و ہر کہ ابراہیمی الشرب باشد سیر و  
محافل قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود و بعد از  
قطع مراتب قلب و صاحب این مشرب را  
استعداد حصول دو درجہ از درجہ تہیجکا نہ ولایت  
تہیجکا نہ است الا بقدر من القاسمہ و لطیفہ سر  
کہ الطیف از روح است وی را نزدیک وسط  
سینہ جانب قلب جادادہ و اصل الاصل  
وی این شیونات ذاتیہ است کہ کامی از صفات  
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول قنار  
این لطیفہ مربوط بتجلی شیونات است و  
ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسی  
است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام و ہر کہ  
موسی الشرب باشد وصول او بجناب

صاحب کو استعداد حصول ایک درجہ کی پانچواں  
درجوں ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زبردستی  
کے کسی زبردست کے اور لطیفہ روح جو  
بہت لطیف ہو قلب کے او کو مناسبت راستوں کے  
زیادہ تھی اس واسطے او کو سینہ کے راستہ کی طرف  
زیر پتان جادی اور اصل الاصل اس لطیفہ کی صفات  
ثبوتیہ حق ہے۔ اور ایک قدم حضرت ذات کی  
طرف فعل سے نزدیکتر ہے۔ مالک بعد حصول  
قنار اس لطیفہ کے مانتہ تجلی و صفاتی کے اپنی صفات  
کو اپنے سے سلب پائے گا۔ بلکہ جناب قدس  
سے منسوب جائے گا۔ اور اس لطیفہ کا نور سرخ  
فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت  
ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زیر  
قدم ہے اور جو کوئی ابراہیم مشرب ہوگا وہ  
اس کی سیر جناب قدس کی طرف اسی لطیفہ سے  
ہوگی بعد از قطع مراتب قلب کے اور اس مشرب  
وائے کو استعداد حصول دو درجہ کی تہیجکا نہ مراتب  
ولایت سے ہوگی مگر زبردستی سے کسی زبردست کا اور  
کالطیفہ کہ روح کے لطیفہ سے بہت لطیف تھا او کو  
کو نزدیک وسط سینہ کے قلب کے جانب جگہ ہو اور اصل  
الاصول شیونات ذاتیہ ہو کہ ایک تہیجکا نہ صفات حضرت  
ذات کی طرف نزدیک ہو اور حاصل ہونا اس لطیفہ کی قنار  
کا شیونات کی تجلی سے ربط رکھتا ہو اور اس لطیفہ کی  
ولایت حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کے  
زیر قدم ہو اور جو موسی مشرب ہوگا اور اس کا وصول جناب

لطیفہ روح

لطیفہ روح

قدس از رابعین لطیف خواهد بود و اما بعد قطع  
لطف الله سابق و صاحب این مرتبہ را استعدا  
حصول شد مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت  
الالبقر من القاسر و نور این لطیف را پسید  
تقین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سرالطف  
ست باین روح و وسط جادو اند و اصل لایزال  
این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ نور  
شیونات ذاتیہ اند و حصول قنار این لطیفہ  
و حصول بہان صفت است نور این لطیفہ را  
نور سیاہ تقین فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ  
زیر قدم حضرت عیسیٰ است علی نبیا و علیہ السلام  
و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است راہ و کجیاب  
قدس از رابعین لطیفہ خواهد بود و بعد از قطع  
لطف الله سابق الالبقر من القاسر و صاحب  
این مشرب را استعدا و حصول چار مرتبہ  
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ  
اخفی کہ لطف و احسن و اجل لطائف  
عالم امرست و اقرب است بحضرت اطلاق  
ویرا در وسط حقیقی سینہ کہ مرکزست  
و مناسبت تمام دار و بحضرت اجمال  
جادو اند و اصل الاصل این لطیفہ مرتبہ  
است کہ کالبرزخست در میان مرتبہ  
شترہیمہ و در میان اہدیت مجرودہ و قنار  
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحت بہان مرتبہ مقدسہ  
است و نور این لطیفہ نقیبہ را

(لطیفہ خفی)

(لطیفہ اخفی)

قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد  
قطع پہلے لطیفہ کے اور اس مرتبہ والیکو مستعد  
تین مرتبہ کے ہو کے مراتب پنجگانہ ولایت میں  
الالبقر قاسر اور اس لطیفہ کا نور سفید تقین  
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف  
ہے در میان روح اور وسط کے جاوہی ہے  
اور اصل الماصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ  
کہ شیونات اتیہ کہ فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کا  
کا اسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور  
سیاہ تقین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت  
حضرت عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے  
اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے اس کو راہ و کجیاب  
قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطف  
الله سابق کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے  
صاحب کو استعدا و حصول چار مرتبہ کے ہے  
پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ  
اخفی کہ بہت لطیف اور احسن اور اجل است  
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق  
اس کو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکزست  
اور بہت مناسبت کہتا ہے حضرت اجمال سے  
جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا ایک  
مرتبہ ہے مثل برزخ کے در میان شترہیمہ  
اور در میان اہدیت مجرودہ کے اور اس  
لطیفہ کے قناری مربوط اسی مرتبہ مقدسہ کے  
تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے نقیبہ کا

نور سبزیان فرمودہ اند و ولایت این  
 معنیہ زیر قدم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ السلام و صاحبان مرتبہ عالیہ ابالذات  
 استعدا و حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت است  
 از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب  
 شہید م حضرت مجدد الف ثانی روزیہ جلیز  
 گوہر فشانند کہ اورائے صلوة صوم و روزه و غلیر  
 ستر نثار اخصی است باید دانست کہ خروج  
 لطایف خمس عالم انداد اثرہ اولی ولایت کبر  
 است کہ تتضمن سہ دائرہ و یک قوس است  
 خواہ بود چون از ان دائرہ معاملہ بالارز  
 و در دائرہ اصل اصل الاصل سیر افتد  
 معاملہ بالنفس خواہد افتاد و نفس بحصول فناء  
 اتم و بقا اکمل و بشر صدر و اسلام حقیقی  
 و بہ حصول و اطمینان و بار تقاب مقام  
 رضا مشرف خواہد شد بعد از ان کہ سیر در  
 ولایت علیا افتد مقابلہ با سہ عنصر یعنی  
 ناری۔ آبی۔ و ہوائی خواہد افتاد و اگر  
 از انجا بفضل اللہ ترقی واقع شود در کمالات  
 نبوت سیر واقع بود و معاملہ با جزا و ارضی خواہد  
 افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہد  
 در کمالات رسالت خواہد در حقایق ثلثہ یعنی  
 حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت  
 صلوة معاملہ با نبوت و جدائی کہ از مجموع اجزا  
 عشرہ عالم خلق و ابر بعد ۶۶

نور سبزیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کے  
 ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ و الکیو بالذات  
 استعداد و حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت ہے  
 حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کے زبان الہام  
 بیان میں ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف  
 ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز انہم میرے پڑھے  
 تو قضا اخصی حاصل ہوتی ہے جانتا چاہو کہ لفظ  
 خمسہ عالم امر کا عروج و اثرہ اولی ولایت کبر ہے  
 تک جو تتضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے  
 ہو گا جب اس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور  
 دائرہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے  
 نفس سے معاملہ پڑے گا اور نفس حاصل ہو نیسے  
 پوری فنا اور کامل بقا کے اور کٹاؤ گی سید  
 حقیقی کی اور حصول اور اطمینان کے مقام رضا  
 کے ترقی سے مشرف ہو گا اس کے بعد جب ولایت  
 علیا میں سیر ہو گی تین عنصر سے معاملہ پڑے گا یعنی  
 ناری۔ آبی۔ و ہوائی سے اور اگر وہاں سے  
 خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات  
 نبوت میں سیر واقع ہو گی معاملہ اجزا ارضی پڑے گا  
 اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات  
 رسالت خواہ حقایق ثلثہ میں یعنی حقیقت کعبہ  
 و حقیقت قرآن و حقیقت صلوة میں  
 معاملہ نبوت و جدائی سے جو مجموع اجزا  
 عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات ہر یک فراوی فراوی حاصل شدہ خواہذاً بقاد بعد از ان بمعاظمه از عقل و فہم ما و ثما بر ترست المدبجاند و تعالی بحض غایت بیسایت خویش ازین کمالات بہرہ تمام غایت فرایدا نہ قریب مجیب بجد المدبجاند کہ بظیل حضرات عالی درجات قدس المدبسا رجم العالمہ باین مراتب مذکورہ و دیگر معاملات کہ نسبت باین معاملات کالسا و من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد کرامت فرمود این فہدہ را از خاک مذلت برداشتہ ہمنان آفتاب ساختہ ٹکرا این مرتبہ اگر ہزار سال بعد ہزار زبان بہر زبان ادا اظہار نماید یکی از ہزار بر منفہ ظہور نماید و فہدہ الحمد والمئہ کسا یلیق بشانہ و بحر می والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ البرۃ النقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موجب تمجید و مہمات است اما بموجب اظہار النعمۃ من الشکر لایسا عند الاحیاء المخلصین المطہیین علی الاسرار المناہین لذلک الامار والاجار مذکور نمودہ شد رہنا لا تو اخذنا ان شینا و اخطانا بحرمتہ سیدنا محمد البنی الامی العزلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔  
آخری شیخ محمد کبیر معلوم نمایند کہ قریب افضل عبارت از ان است کہ سالک خود را فاضل یا بہ

ہوئے کمالات مجاہد اسیر ایک کے پرستے کا بعد از ان ہماری تمھاری عقل و فہم سے معاملہ برتر ہے۔ اللہ بجانہ تعالی محض غایت بے سہار سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پورا عینیت فرمائیے۔ انہ قریب مجیب المدبجاند کا ٹکرا ہے کہ بظیل حضرات عالی درجات قدس المدسا رجم کے ان مراتب مذکورہ اور اور معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لاین کلمہ استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اوجھا کر آفتاب کی برابر کر دیا ہے۔ اس مرتبہ کا ٹکرا ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ کر سکے فہدہ الحمد والمئہ لمد کما یقیق شانہ و بحر می والسلام علی رسولہ وآلہ و صحبہ البرۃ النقی اس قسم کی باتوں کا ظاہر کرنے سے اگر فخر و بڑائی کا دھم ہوتا ہے لیکن بموجب اظہار النعمۃ من الشکر کے خصوصاً ایسے دوستوں سے جو مخلص اور محرم اسرار اور اسکے مشاق ہوں اس آثار و اخبار کے مذکور کیا گیا رہنا لا تو اخذنا ان شینا و اخطانا خطا نا بحرمتہ سیدنا محمد البنی الامی العزلی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ میرے حال کی تلخ محمد کبیر معلوم کریں کہ قرب نوافل اسی قسم میں کہ سالک اپنے انسانی

محاسبہ در بیان قریب افضل  
کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

و سخن را آلت چنانچه بی تسبیح و بی تمییز اشارت  
آن و در تب و تالیف عبارت است از آن که  
سازاک خود را آله یابد و حق را فاعل چنانچه سخن  
مطلق علی لسان همه شاعرات است از آن و  
این قرب شمر فناء وجود سازاک است بخلاف  
قرب سابق قبض بین القربین آنست که سازاک  
خود را در بیان تسبیح نیامده فاعل نه آلت  
چنانچه بعضی اهل دل از آن مقام خیرین اشاره  
نموده اند **مصرع** **همه**

عشق است در میان کبریا مانند بهانه و آیه  
کرمه و ماریت اذ میت و لکن المدری  
کوباسعربهریه مقام است چه ماریت رمز  
از قرب و انض است و اذ میت کتایه از  
قرب انض و لکن المدری اشاره بر جمع  
بین القربین والسلام علی من اتبع الهدی و التزم  
متابعة المصطفی علیه و علی آله الصلوٰت التلیما  
العلی انتہا مکاتیب انشائیہ و در آخر این  
اوراق شیخ عبداللہ بخط خود این فائدہ تحریر  
فرمودند عادت مشایخ کرام آنست کہ مالک  
بندی را اول ہذا کہ قلب مشغول سازند تا جوہر  
و ملک شود بعد از ان ذکر روح فرمایند بعد از ان  
ذکر اخفی بعد از ان ذکر نفس و محلہا الدماغ  
بعد از ان اگر خواهند ذکر سر و خفی فرمایند بعد  
از ان بریان و تمام اعضا تا حصول ملک و  
سلطان ذکر شود و بلاشت کہ بر ذکر قلب صوح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی بیسیح ولی میسر  
 اوکا اشارہ ہے۔ اور قرب ورائض او سے  
 کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا پائے اور  
 حق کو فاعل جیسے الحق فیض علی لسان عہدہ اور  
 سب کی طرف اشارہ ہو اور یہ قرب مٹو دیتا ہے  
 فنا و وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع  
 بین القریبین یہ ہو کہ سالک اپنے تئیں درمیان میں  
 کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل  
 نے اس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہو مہر صحر  
 عشق ست درمیانہ برمانند بہانہ

اور ایہ کرمیہ وار میت اذر میت ولكن المدر  
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے۔ کیونکہ مار میت  
قرب فرائض سے ہے۔ اور اذر میت کنایہ  
قرب نوافل سے ولكن المدر می اشارہ جمع  
بین القربین سے جو والسلام علی من اتبع الهدی  
والترم متابعت المصطفیٰ علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام  
العلی وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان درویشوں  
کے شیخ عبد الاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ  
تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی عادت ہے کہ سالک بتدک  
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جو ہر اور  
ملکہ ہو جائے اسکے بعد ذکر رُوح فرماتے ہیں  
بعد ازان ذکر آتشی بعد ازان ذکر نفس اور اسکی جا  
و مانع ہو اسکے بعد اگر چاہیں ذکر سہر اور خفی فرمائیں  
بعد ازان صریح تمام اعتنائیں حاصل ملکہ و وسط  
ذکر ہو جاوے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب روح

تأليفه جليله از سر اوستی محمد الهدهد صاحب رحمته الله العبد المذنب





درست است دلالت فرماید چون آن  
 ملک نیز ملک خودی باید کہ بد کہ سرکہ متصل  
 است لیکن بین قلب است حکم فرماید و چون  
 آن نیز ملک شد بد کہ حقی کہ پہلوئی روح ایاجاب  
 یار روح مقام دار دامور سازد و چون  
 آن نیز ملک شود بد کہ راجحی کہ متوسط بہت  
 و در وسط صدر جائے اوست محکوم سار  
 و این جوہر راجحی از سایر جوہر عالم امر اعلی  
 است چنانچہ بیاید آثار البقیائے و چون  
 اخصائیر بد کہ گو یا شود امر بد کہ نفس نماید کہ  
 دماغ جائید اوست و چون این لطائف ستہ  
 بجز بد کہ نہ امر بد کہ نفی و اثبات فرماید بطریق  
 معجز و چون بعد است یکبار بر سر نصائش تمام  
 شود و فنا قلب کہ اول قدیم است و اطوار ولایت  
 ظهور فرماید و فنا قلب اثران تجلی افعال است کہ صل  
 اوست چہ قلب افعال الہی است و آن مری ولایت  
 حضرت آدم است علی بنیاد و علیہ السلام پس از ان  
 لغا قلب بارہ افعال ایزدی است جل شانہ کہ  
 ہر ظل اہل خود شاہراہ است بالفناء فیہ  
 و البقاء فیہ بعد از ان معاملہ فنا روح است  
 بعد از اہل خود کہ صفات حق است و صفات مری  
 ولایت زمی و ولایت ابرہمی است علی بنیاد  
 و علیہا السلام و صلوٰۃ کہ ہر دو ولایت مربوط ہر دو  
 است و باصل اوست کہ صفات است باعتبار  
 مختلفہ کہ ولایت ابرہمی تفصیلی است و ولایت

و این طرف ہے ارشاد کریں جب وہ ذکر ہی  
 ملک ہو جائے تو ذکر سر جو دل کے متصل ہے  
 لیکن دائیں طرف تین ہیں اور جب وہ ہی ملک  
 ملک ہو جائے تو کہ ذکر حقی کا جو روح کے پہلو  
 میں ہے مگر بائیں طرف روئے ہے مامور فرامین  
 اور جب وہ ہی ملک ہو جائے ذکر راجحی کا کہ سب کے سب  
 ہے اور وسط سینہ میں او سکے جائے اسے حکم کریں  
 اور یہ جوہر راجحی تمام جوہر و فی عالم امر کو اعلی  
 ہے چنانچہ آئینگانہ البقیائے اور جب  
 حقی ہی ذکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ  
 نفس کا مقام دماغ ہے اور جب یہ لطائف ستہ  
 ذکر سے سحر ہو گئے تو ذکر نفی و اثبات فرماید بطریق  
 معلوم اور جب عدد میں الیں تک پہنچے او کو نصائش  
 ہو کر ہو گئے اور فنا قلب جو اطوار ولایت میں  
 قدم ہو کہ نورانی اور فنا قلب اس تجلی افعال کا  
 اثر ہو جو اسکی اصل ہو کہ قلب افعال الہی ہر دو  
 مری ولایت حضرت آدم کا ہر علی بنیاد علیہ السلام  
 بعد بقاء قلب ایک تہو افعال ایزدی ہے جل شانہ کہ  
 کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے رشتہ ہو او میں فنا ہو گیا  
 اور اس باقی ہو گیا اسکی بعد معاملہ فنا روح ہے اور  
 اسکی بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور  
 صفات مری ولایت زمی و ولایت ابرہمی ہر علی بنیاد  
 و علیہا السلام و صلوٰۃ کہ ہر دو ولایت مربوط ہر دو  
 سے ہیں اور اسکی اصل ہے کہ صفات ہیں باعتبار  
 مختلفہ کہ ولایت ابرہمی تفصیلی ہے و ولایت

نوح جان مجاہدات و من بعد معاملہ بہترست  
و فنا و بقا باصل اوست کہ شیون ایزدست  
تقائے شانہ و شیون در اصطلاح ما عبارت  
مندرجہ حضرت ذات تقائے را گویند کہ معانی  
زاید بر ذات نباشد و صفات است انکہ معانی  
زاید بر ذات سبحانہ باشند و در خارج موجود  
باشند و ولایت سر ولایت موسوی است علی  
بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامم بالخسفی  
و فناء یا صلوٰۃ و هو التقديسات و التکلیف  
السجائید و هذا الولاية ذلالتہ علیہ  
علی بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم  
الامم بالاختصاص و فناء و بقا باصل و  
شان جامع الاسماء و الصفات و نشون  
و الاشارات و الترمیمات و التقديسات  
هذا کالایة و لایة کھنہ علی صاحبہا  
السلام و صلوات و سلام و صریحی ہذا  
الولاية حقیقہ الحقائق و اقرب العالیات  
و اجمعہا و اعلاھا و اشرفہا و افضلہا و  
مستحق للولایات الحسنہ و مقصیہ لوزوال  
العین و الاثر یا من المعارف و لیتبع المحبوبہ  
ثم الامم بالنفس و فناء یا اتم و بقا یا اکل  
ثم الامم باصولہا و اصول امورہا حقیقہ  
لذات تقائے و انتہی حقائق  
لیس بالمقضاء بل باخر

ترجمہ اُردو

نوحی اوست سے مجمل ہے اس کے بعد معاملہ بہتر ہے  
اور فنا و بقا اس کی اصل ہے کہ شیون ایزد ہے  
تقائے شانہ اور شیون ہماری اصطلاح میں اس  
کہتے ہیں جو عبارتین حضرت ذات و اعلیٰ بنی  
منہم ہوں کہ معانی زاید بر ذات نہ ہو اور صفات  
وہ جو معانی زاید بر ذات سبحانہ ہوں اور خارج  
موجود و ہوں اور ولایت سر ولایت موسوی ہے  
علی بنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ خفی سے ہے  
اور اس کے بعد فنا و بقا اس کی اصل سے ہے اور  
وہ تقدیس و ترمیمات سبحانہ ہے اور یہ ولایت  
ولایت موسوی ہے علی بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام  
پھر معاملہ اخفی سے ہے اور اس کی فنا و بقا اس کی  
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء و صفات  
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات ترمیمات  
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اور پھر تر  
ہزار در و و سلام اور صریحی اس ولایت کا  
حقیقہ الحقائق اور اقرب الولاہیات اور  
اجمع الولاہیات ہے اور اعلیٰ اور اشرف اور  
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت غرہ  
ہے اور اناضہ کرنے والی سے زوال عین کا  
اور اثر معرفت کا پھیلنا پھیلنا ہے اور پھر وہی حقیقہ  
کے پھر معاملہ نفس سے پڑتا ہے اور اس کی فنا و بقا  
تمام اور اس کی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ اولیٰ و اصول  
سے اور اصول کی اصول سے پڑتا ہے پھر ہاں کہ نہ ہو  
ذات حق تعالیٰ تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں بلکہ

ایک اور امر یہ ہے کہ وہ اپنی مقام میں ظاہر ہوگی اور سلام  
والاکرام۔ کاتب حروف کتابی کہ سوکھ طریقہ احمدی  
اس مکتوبوں میں فی الجملہ واضح ہو گیا اب تھوڑی روشنی  
طریقہ احسنہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سے  
ذکر کرتا ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبد اللہ بن سیام  
چوہر سی کا کہ جو اس نامہ میں احسنہ طریقہ کی تصدیق  
ہے اور سب اس طریقہ والا کو کیا خاص کیا عام  
ادب کی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے  
متفق ہیں اس امر پر کہ انکو سالکوں کی ترتیب  
میں اس طریقہ کی روش میں قدم رکھنا ایک غیر  
صلح نہ کہ منہج میں ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد اللہ بن سیام  
ہے اور ان کے کام کی بنا اس پر تھی ہم نے  
اون کے پاس سے لکھ لیا و اللہ اعلم بالصواب  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ و سلام علی عباده  
الذین اصطفیٰ لخصو صفا علی نبیہ محمد وآلہ و صحابہ  
اجتہدین۔ جان خدا شجہ کو رشیدی کرے کہ  
طریقہ احسنہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت قریب  
ہے وصول سے اور سالکوں کے لئے اوسکی  
تفصیل ضرور ہے تھوڑی سی بطریق اجال  
ان سطروں میں لکھے جاتے ہیں۔ جاننا  
چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی  
توفیق سے کسی غریزہ سے اس طریق کے بزرگان  
میں سے متصل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ  
فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہ ہے  
کہ بعد نماز عشاء جب سونے کا وقت ہو

ایک آخر میں فی موضعہ والسلام فلا کو امر  
کاتب حروف کو یہ سلوک طریقہ احمدی در طری  
اس میں بکاتب فی الجملہ واضح شد حالانکہ  
از روش طریقہ احسنہ کہ منسوب ہے شیخ  
آدم بنوری نیز درین ضمن مکتوب شیخ عبد اللہ بن  
سیام چوہر سی کہ درین روزگار مقتدا ہے  
طریقہ احسنہ بودند و جمہور اہل این طریق را  
چہ خاص و چہ عام توجہ بایشان بود۔ و جمہور  
این طریق متفق اند بر آنکہ ایشان را در ترتیب  
سالکان بر روش این طریق قدمی رکھنا بود ذکر  
بینامید غریزی صلح در مکمل ذکر کرد و این  
مکتوب شیخ عبد اللہ بن سیام و بنار کار ایشان  
بر این بود و من عندہ کتبنا ہذا المکتوب اللہ  
اعلم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام  
علی عباده الذین اصطفیٰ لخصو صفا علی  
نبیہ محمد وآلہ و صحابہ اجتہدین۔ جان  
اللہ سبحانہ کہ اللہ تعالیٰ چون طریقہ احسنہ  
در طریقہ نقشبندیہ یہ اقرب الی الوصول  
وسالکان را تفصیل آن ضرورت بارہ  
بطریق اجال درین اسطر ترقیم می یابد باید  
دانست چون طالب صادق بہ توفیق  
سبحانہ متوسل بفرزیدی از بزرگان  
این طریقہ می شود اولاً اور استخارہ  
می فرماید و طریقہ استخارہ اغیث  
کہ بعد نماز عشاء چون وقت خفتن شود

مکتوب شیخ عبد اللہ بن سیام  
طریقہ احسنہ

و تکلم معاش نہاند و ضوئنا نذرہ کند بعد  
وضو یک سجده و یکبار استغفر اللہ ربی من  
کل ذنب و التوب الیہ بصدق تمام بخواند  
بہ نیت آنکہ از مبع تقصیرات بدنی و روحی  
اچہ از من بود خود آمدہ اند توبہ کردم و از  
سیر نو مسلمان شدم بعد بر خاستہ دو رکعت  
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز  
استخارہ میخوانم تاحق تعالیٰ ہر ابر متابعت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہوا  
حصول رضایہ خود محکم دارد در رکعت اول  
باقا تہ آیتہ الکرسی یکبار و در رکعت دوم  
باقا تہ قل یا ایہا الکافرون یکبار بخواند  
بجستجو تمام خود را حاضر کند و بگریزاری  
برواز و بعد نماز یک حد و یکبار در و بخواند  
بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تحمید بخواند بعدہ تمام  
عجز و انکسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ  
چون خواب غلبہ کند بر زمین نجسہ و اگر معذور  
است اختیار دارد و بعد اچہ در خواب از بشارت  
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز  
اول بشارت نیاید تا سہ روز استخارہ میکرده  
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند  
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم  
ہیچان میباید کہ قبل ازین بود مین بشارت  
ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم  
ذکر اسم اللہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کہ دنیا کا ذکر نہوتا زہ وضو کرے و لغو  
کے بعد ایک سو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل  
ذنب و التوب الیہ بہت صدق سے پڑھے  
اس نیت سے کہ تمام تقصیر و بدن و روحی سے  
جو مجھے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور تیرے سے  
سے میں مسلمان ہوا پھر آگے کر دو رکعت نماز  
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز  
استخارہ کہ حق تعالیٰ ان کو متابعت پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضائے  
پیر کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد کے  
بعد آیتہ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں  
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایکبار خوب  
خشوع کے ساتھ اپنی تین حاضر کرے اور گریہ و  
زاری کرے بعد از نماز ایک سو ایکبار درود شریف  
پڑھے اور ایک سو ایکبار کلمہ تحمید پڑھے پھر خوب عجز و  
انکسار سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے بعد اس کے  
جب بنید غلبہ کرے زمین پر سوزے اور معذور  
ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر نہوے بعد اس کے  
خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد ظاہر کرے اور بچہ  
روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ کرے تا کہ  
یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر  
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسای  
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہ ہی بشارت  
ہے مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں اللہ کا نام  
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے یا

باین طریق کہ زبان خود را بکام چسباند  
و نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر  
ظاہری بہ بند و مقام قلب صنوبری نیرستد  
چپست قدر دو انگشت و یقین بند کہ  
مضغہ لطیفہ نورانی اور او دلعت نہاوند  
کہ قلب میگوند پس خود را متوجہ مضغہ  
نماید و از بطن مضغہ اسم ابراجل شانه  
گویند نہیجی کہ این اسم را غیر ذات نداند  
و این ہیئت را بوسع خود در نشست و  
برخواست از دست نہدہ بعد در مشررا  
باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ  
آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید  
برگمارد و وہن قلب خود را بر وہن قلب  
مرید تصور نماید نہیجی کہ خطرہ دیگر را در میان  
قلب خود آمدن نہد و بخشع تمام بجناب  
خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل  
ساکل قوی پیدا کند و سجدہ قلبی و ہمت باطنی  
قلب بیدار بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم و زیادہ  
برین حیثیت متوجہ حال مرید باشد و اروح متبرکہ  
اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این  
تصرف را روشن امداد و اند فی الحال فی الاستقبال  
بعد از مرید ہفتار نماید اگر خوب فہمیدہ آرام  
یافتہ فاتحہ خواند و دست اورا در دست خود گرفتہ  
بہت نماید و اورا بخدا سپارد و آگاہ کند کہ این طریقہ  
احسین در طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگا کے  
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر  
ظاہری کو بند کرے اور قلب نوبر کا مقام نہیستد  
چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ  
مضغہ لطیفہ نورانی اسکا امانت رکھا ہے کہ  
اوسے قلب کہتہ بین پہر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ  
کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ کو جھلکانہ  
کہوئے اسطرح سے کہ اس اسم کو سوکڑا نکالنے  
اور اس ہیئت کو حتی المقدور اہتہ شیعہ چھوڑے  
نہیں پہر مشرر کو چاہئے کہ خود متوجہ اس کے  
قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی  
ہمت مرید کے قلب کی طرف لگا لے  
اور اپنے قلب کا وہن مرید کے قلب کے وہن  
پر تصور کرے اسطرح سے کہ اور کوئی خطرہ نہ  
قلب میں نہ آئے وے اور خوب خشع سے جناب  
سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نور ساکل کے  
دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی  
سے مرید کے قلب کو اپنی خاطر نیچے ایک ساعت کم و زیادہ  
ایک طور پر یک حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے  
بزرگوں کی اروح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے  
اس تعبیر فلو انکلی امداد جانے اب ہی اور آئندہ ہی  
پہر مرید دریافت کرے کہ اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام  
پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اسکا ماتہ اپنے ماتہ میں  
بیعت کرے اور اسو خدا کو سوچے اور آگاہ کر دے کہ  
یہ طریقہ احسینہ نقشبندیہ طریق میں حضرت سید



زمان حضرت سیدی شیخ آدم بنوری ست قدر  
السیرۃ العزیز بعد و چون مرید ذکر اسم ذات  
لذت پیدا کرد تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق  
مشہورہ بہ نسبت ایک رساند و اثر تعلیم پیدا  
در دل خود یافت شکر حق تعالی بجا آورد بعدہ  
تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل این لطیفہ در  
زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید بچو  
بیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانچہ  
در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام مینمودہ باشد  
و در هیچ اوقات این سبق را تکرار نیکردہ باشد  
تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجانب را حاصل  
نماید و گاہی میباشد کہ سالک درین دو لطیفہ  
تجلیات روحی و مہند اما باید کہ بوح اسکان  
خود را مغلوب تجلی اسانز بکنہ تشریہ او تعالی را  
بنظر قلبی متیقن سازد بعدہ تعلیم لطیفہ سرری نماید  
و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است  
در میان دو پستان و بفرماید تا ذکر اسم ذات  
بنہجی کہ قبل مذکور گشت تکرار بیگفتہ باشد و  
بالکلیہ خود را در هیچ اوقات برین ذکر مگمارد  
خشے کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعدہ تعلیم  
حقین ہمین نہج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در  
پیشانی است و اسم ذات را درین محل جمعیت  
مذکورہ گویند بعدہ جمعیت این لطیفہ تعلیم  
لطیفہ اخفی نماید و مقام این لطیفہ فوق  
سر در کام سالک واقع است بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس السیرۃ العزیز  
اسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں  
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات بطریق مشہور  
اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے پایا  
شکر حق بجالائے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی  
تعلیم فرمائی اور اسکی جائے زیر پستان  
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید بچو  
جیسے گہر سفید تصور کر کے اسم ذات کے ذکر کو جب  
لطیفہ قلبی میں لکھا گیا ہے خوب خشوع کیا کر تا  
رہی اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہی ہر سال تک  
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں بھی  
حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان  
دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہو میں مگر چاہئے  
تا بعدہ در آن تجلیوں کا مغلوب نہ ہو جائے بلکہ حق  
تعالی اسے تشریہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اسکی تعلیم  
لطیفہ سرری کرے اور مکان خاص اس لطیفہ کا وسط  
سینہ ہے و دونوں پستانوں کے درمیان اور فرماید کہ ذکر اسم  
ذات جسطورہ مذکور ہو چکا ہے کرتا رہی اور  
بالکل اپنے تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رہی ہر سال تک  
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جاوے پھر تعلیم  
حقین کی کرے اسکی طور سے اور اسکا خاص مکان  
پیشانی میں ہے اور اسم ذات کا وسط سر ہے یہاں بھی  
کرے بعدہ جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی  
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے  
اوپر تا اوین ہے بطریق مذکور

تکرار اسم ذات اینجا تیر لڑتے حاصل کنند  
 یمن بیان است حدیث قدسی را کہ فرمود  
 ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ  
 قلب و فی القلب فواد و فی الفواد دس و فی السرا  
 خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من  
 در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند  
 اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک موافق  
 استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر دست  
 دید باید کہ باز او را بر لطیفہ قلبی آرد و تعلیم  
 یادداشت اسمی نمایند زیرا کہ پیش ازین  
 تکرار اسمی نبود و طریق یادداشت اسمی است  
 کہ اسم اند را از قلب اندرونی کہ آن نور  
 محض است بگویند بھیجی کہ قصد تکرار کنند  
 بلکه بر اسم اندر بد و راز کش مثل آواز آرنند  
 سہی و ہان یک آواز را ہر قدر کہ بچھاظفت  
 تواند نگاہ دارد و قطع شدن ندید و اگر  
 قطع شود باز از سر گیر و برای قوت یادداشت  
 اسمی نفی و اثبات را نیز یاد دراز بے جبرم  
 یا با جبرم اختیار میکنند چون این نسبت  
 با بھیجی قوت گرفت کہ در قات خود بلکہ در جمیع  
 لطائف بلکہ در تمام بدن بنوازیت تمام آن  
 آواز محض یکسان بنیاید و ذکر لطائف کہ بواسطہ  
 جبر بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بواسطہ  
 الفاظ است باید کہ شدید پس بعد یادداشت  
 اسمی یادداشت اسمی تعلیم باید کرد یعنی

بیان ہی و اصطلاح ذکر کردی بیان ہی لذت حاصل کردی  
 ہی بیان ہی حدیث قدسی کا جو یہ ہے -  
 ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ  
 قلب و فی القلب فواد و فی الفواد دس و فی السرا  
 خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من  
 انکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں  
 مگر جب تکرار سے یہ سیر تمام ہو جائے اور سالک اپنی  
 استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی  
 حاصل ہو جائے تو چاہئے کہ پھر اس لطیفہ قلبی پر لائیں اور  
 تعلیم یادداشت اسمی کی کریں اس واسطے کہ پہلے اگر  
 تکرار اسمی تھی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہ ہے  
 کہ اسم اند کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض  
 ہے کہ اسطورہ کہ قصد تکرار کا ٹکڑے بلکہ اسم  
 اند پر بد و راز کہینے مانند ایک تانبے کی برتن  
 کی آواز کے اور اسی ایک آواز کو جہاں تک  
 ہو سکے چھاظفت نگاہ رکھے اور قطع نہ کرنے دے  
 اور جو قطع ہو جائے تو پھر نئے سرے شروع کرے  
 اور یادداشت اسمی کی قوت کی واسطہ نفی و اثبات ہی  
 دراز مد کے ساتھ جبرم کیا تہہ بابے جبرم کہ  
 اختیار کر کہ میں جب یہ نسبت ایسی قوت پکڑوں کہ اپنے  
 قلب میں بلکہ جمیع لطائف میں بلکہ تمام بدن میں جو نور است  
 کیا تہہ اور آواز محض کو یکسان پکڑوں ذکر لطائف جو  
 بواسطہ جبرم کے تھا تمام ہوا اب لطائف کو ذکر کریں جو  
 میواسطہ لفظوں کے ہی کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت  
 اسمی کے یادداشت اسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنی

(طریقہ جبرم)

محل مخصوصہ قلب اور نظر داشتہ و راندون  
لطیفہ کہ امر نور نیست چنانچہ بالاند کو گشت  
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالیٰ حاضر  
بے پردہ یقین نماید انابہ بے کیفی و بے حجبہ و چہا  
ستہ را از میان نظر براندازند کہ او تعالیٰ حاضر  
ست بے کیف و بے حجبہ پس این دانست را  
بسیج و قحط از اوقات از دید و دانش مگر ارد  
اگر غفلت رود و باز حاضرین سخن گرد و حجبہ کہ  
نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و در حق  
تمام پیدا کند نہی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود  
بسیج نماید درین نسبت اگر استیاء بالغلیہ شود  
اعاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق در بایز را  
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی گویند  
و اگر اشبار اگم کرد و مشاہدہ جمال ذوالجلال  
در ارشیا حاصل شود و اشیار از نظر انداخت  
توحید شہود میخوانند باید دانست کہ این  
ہر دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیا  
است ست روحی نماید و پیش ازین  
کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطائف تا  
یادداشت اسمی پیش می آید در ظل  
ولایت اولیا بود اگر چہ اہل ولایت  
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت  
کمال تمام دارد اما هنوز وصول مطلوب  
حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک  
را باید کہ برین تجلیات پند پند

(توحید وجودی) (توحید شہودی)

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھ کر لطیفہ کے  
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا او پر بیان ہوا  
نظر ڈال کر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر  
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے حجبہ کر اور  
جہات میں کو نظر سے گرا دی اور جانے کہ حق تعالیٰ  
حاضر ہے یکسلف بے حجبہ پس اس جاننے کو  
کسی وقت اپنی وید و دانش سے بچوڑے اگر  
غفلت ہو جا تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہاں تک کہ  
نور شاہدہ سر سے پاؤں تک گہری اور پورا شہود  
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنی تلبیس اور  
غیر کے تلبیس کچھ نہ پائے وہی ایک نور حق ہی پائے  
اگر حق تعالیٰ کے اعاطہ اور معیت شہود کے غلبہ کے  
سبب اشیا کو عین حق پائے اسکو انی اصطلاح میں توحید  
وجودی کہتے ہیں اور جو اشیا کو گم کیا اور جان ذوالجلال  
کا مشاہدہ و ارشیا حاصل کیا اور اشیا کو نظر سے  
گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں۔ چنانچہ چاہیے کہ یہ  
دونوں مرتبہ ولایت خاصہ میں جو کہ ولایت امت ہی  
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات  
و غیرہ سیر لطائف سے یادداشت  
اسمی تک پیش آتی ہیں اولیا و سالک کے  
ظل ولایت میں ہیں اگر چہ اہل ولایت  
اولیا بہ نسبت اس ولایت کے اہل ظل  
کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن اپنی وصول مطلوب  
حقیقی بے تلبیس اشیا ہے سالک کو  
چاہیے کہ ان تجلیات پند پند

و مشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشو و بلکہ طالب  
ترقی نشو و بلکہ اگر پیر کامل خواہد بود و از ورطہ  
ہیں طلیات بحضرت توحید خود مدبر برابر آوردہ  
و در زمین کہ از تجلیات و مشاہدات و توجہات  
بود حالی خواہد ساخت و تعلیم مایافت این آنچه  
در زمین از حق و دون حق استقرار می یابد  
و تصور می پذیرد اگرچہ لطیف و الطیف باشد  
در بے دفع آن نشو و مراتب ترقی را از ظلمت  
آہنا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را  
در فقدان توحید سابقہ برگمارد تا پیچ در بطن  
او از توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا  
نشود بلکہ یہ بے توجہی یقین صاف بمطلوب  
بلکہ حتی کہ معلوم پیچ مانند سحر نور یقین چون  
درین معاملہ سالک تازمانی کہ در دفع توجہات  
سالک تہ ولایت اخص است و چون حاجت  
لغی مانند و مراتب از آمد و رفت توجہات و  
تصورات صاف شد و بے توجہی کے تکلفی دست  
داد و اصل کمالات ولایت اخص شد اما هنوز  
توجہ تصور این اصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود است  
اما ذکر فی المکتوب الاول ان ولایت بالا صالت  
خاصہ چار ملک عرب است علیہم السلام و بتبع  
اولیاء است است اگر متابعت استعدادی  
پیدا نشو و باید دانست کہ در مرتبہ  
ولایت خاصہ و توجہ وجودی  
و توحید

توجہ

و مشاہدات سے لذت پا کرے پر داند ہو جائے  
بلکہ ترقی کا طالب ہوا سکے بعد اگر پیر کامل ہو گا تو  
ان غلبات کے بہنور سے محض اپنی توجہ ہی میں  
لنگال لیگا اور زمین کو اون تجلیوں اور مشاہدات  
اور توجہات خالی کر دیگا اور تعلیم اسکے مایافت کی  
جو زمین میں حق اور غیر حق کے قرار پکڑی تھی اور  
تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف و الطیف ہی ہو  
او سکے دفع کے در پی ہو اور آئینہ تہری کو اونکے  
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے  
فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے  
باطن میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے  
کچھ نہ ہو بلکہ یہ توجہی سے یقین صاف مطلوب کا  
کرے یہاں تک کہ معلوم کچھ نہ رہے بخیر نور یقین کی  
جیسا معاملہ میں سالک جہت کہ توجہات کے  
دفع کرینے ہی سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور  
جب حاجت لغی کی نہ رہی اور آئینہ آمد و رفت توجہات  
و تصورات صاف ہو گیا اور بے توجہی و بے تکلفی  
حاصل ہوئی و اصل کمالات ولایت اخص کا ہو گیا  
مگر ابھی توجہ و تصور اس اصل کا معلوم نہیں ہوا بلکہ  
مقصود جیسا ذکر ہوا پہلے مکتوب میں وہ ولایت  
بالا صاف خاصہ چار ملک عربین علیہم السلام کا ہے اور  
اولیاء امت کو بتبع نصیب اگر متابعت استعدادی  
پیدا ہو جائے۔ اور جانتا چاہئے کہ ولایت  
خاصہ کے مرتبہ میں توحید وجودی  
و توحید

شہودی کہ بیان کر دیم توحید و وجودی از نفس  
لطیفہ قلبی برمی خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ  
روحی رومی نماید بنسبت نایافت خاصہ لطیفہ  
سری مست و اندام کار از ہزاران بیان  
نور از ذاکب فضل الہیوتیہ من یشا و اندام  
نور از نفس العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ  
نایافت حقیقت نایافت رومی نماید و آن  
آنست کہ چون مالک لطیفہ سری را از تخلیلات  
خالی ساخت و اگرچہ تخلیل مشاہدو باشد دخل  
در امر حقیقی شد و اما چون از حقیقت این  
نسبت مطلع نیست ازین جا ست کہ از  
ارباب چہلست پس از فضل او تعالی  
بعد فضل اول دستگیری نمود کبارگی خود را  
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد  
ومی باید کہ و اصل این نسبت حقیقت شود و آن  
قابلیت است از قابلیت نور اول کہ آن نور  
محمدریست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و میران  
را شہود اول سے گویند و نیز می یابد بتعلیم  
مرشد یا نادر می تعلیم غیبی کہ وصول من  
بمطلوب کہ در ولایت خاصہ بود معلوم خود  
بود و بخصوصیات علم خود درینولا کہ مرابین  
علم نواخته اند حصول این نعمت بر علم او  
تعالی و بخصوصیات علم او درینولا علم از  
خصوصیات خود توقف و تعقل محض است  
برچہ علم من می دانہ بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

شہودی کا ہر جیسے بیان کیا ہے توحید و وجودی  
الطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید  
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے  
اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہر وہ اندام  
کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذاکب  
فضل الہیوتیہ من یشا و اندام و الفضل العظیم جانا  
چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت  
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مالک نے  
لطیفہ سری کو تخلیلات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا  
ہی تخلیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہو لیکن اس نسبت  
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا کسی مرتبہ سے کہ وہ  
ارباب چہلست ہیں اگر فضل الہی سے کسی  
دستگیری کی ایک بارگی ایسے تین تمام مراتب عنصری  
و نوری سے فوق پاتا ہو اور چاہیے کہ اس نسبت  
کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت نور  
اول کی قابلیت میں سے اور نور اول نور محمدی  
صلی اللہ علیہ وسلم اور اسے شہود اول بھی کہتے  
ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے یا کوئی کوئی  
تعلیم غیبی سے کہ میرا و حصول مطلوب سے جو والا  
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی  
خصوصیات سے ان دونوں جو بھیجے اس  
علم سے نوازنا اس نعمت کا حصول خاتمالی کے  
علم اور اس کی خصوصیات سے چہ اب میرے  
علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض برکات سے  
جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے ساتھ

علم حق تعالیٰ ہی دائرہ چون ہمیدہ در ہر وقتہ جمیع  
مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ خود را از منظر  
ذات و صفات و کمالات او تعالیٰ ہی بیند  
و نیز منظریت محض بیچ نہی یا بد من  
لحدیثی لحدید ر قضیہ مقررست  
چون ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا  
دارد و پس در ابتدا ہر مرتبہ علیہ اخیرہ کہ  
سہمی بولایت انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ  
و التسلیمات محض سہی در خلو باطن من حیث  
حقیقت از یافت حق و دون حق است و  
در وسط این مرتبہ خلوسیرت و اطلاع  
بر حقیقت خلو حقیقت اطلاع است  
بر حقیقت منظریت صفات خود مر  
صفات و اجہی را درین مرتبہ اگر چہ ہی داند  
کہ علم او تعالیٰ عالم ہستم و بصیر او بصیر  
و قدرت او تعالیٰ قادر م الی غیر ذلک  
ابا بنو حقیقت نسبت صفات با ذات  
او تعالیٰ کیا حقہ این عارف را مفضلا و  
علما ظاہر نگشتہ پس چون خواہد دانست کہ  
صفات او تعالیٰ زاید بر ذات نیست کہ عالم  
بعلوم و بصیرہ بصیر الی غیر ذلک توان گفت  
بن ذات بذاتہ علیم است و علم قابلیت ذاتیہ  
ذات است و ذات بذاتہ بصیر است  
و بصیر قابلیت ذاتیہ اوست کذا لک فی  
جمیع الصفات بی الطلاق عینیت و

علم حق تعالیٰ کا جاتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت  
اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کو  
ذات و صفات و کمالات حق تعالیٰ کا منظر  
دیکھتا ہے اور سو منظریت محض کے کچھ نہیں  
پاتا من لحدیثی لحدید ر قضیہ مقرر و مشہور  
ہو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا و وسط اور  
انتہا کتنا ہے تو بیچ ابتدا مرتبہ بلند اخیرہ کے جبکہ  
نام ولایت انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ  
و التسلیمات فقط کو کشش باطن کے خالی کر سنیں  
ہے حقیقت کے رو سے یافت حق اور غیر حق کے  
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلوسیر ہے اور اطلاع  
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت  
اپنی منظریت صفات کے صفات حق تعالیٰ  
کے واسطے اس مرتبہ میں اگر چہ جاتا ہے کہ اللہ  
تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں اور اس کے  
بصر سے بصیر ہوں اور اس کی قدرت سے  
قادر ہوں علیٰ ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت  
صفات کے ساتھ ذات حق تعالیٰ کے کما حقہ اس  
عارف کو مفضلا اور علما ظاہر نہیں ہوئی ہیں  
جب جائے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات  
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلوم و بصیرہ بصیر  
و غیرہ علیٰ ہذا القیاس کچھ کے بلکہ ذات بذاتہ  
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے  
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصیر قابلیت ذاتیہ  
اور کسی سے کہ لک فی جمیع الصفات بی الخلق عینیت





المعین و اجازت و خرقہ و صحبت با والد بزرگوار  
 نور دست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ و ایشان را  
 خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے  
 عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز  
 و ایضا وصیت و اجازت استعال از جد  
 ابو الام حویش سے شیخ رفیع الدین  
 محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ  
 عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السینوی  
 عن الشیخ عبد العزیز لقا الشیخ عبد العزیز  
 لقاہان احمدیہ عن الشیخ یوسف قافو  
 خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید برآ  
 حامد شہ عن الشیخ حسام الدین الما  
 لکیوری عن الشیخ نور قطب العالم عن  
 ابیہ الشیخ علاء الحق عن الشیخ سراج الدین  
 عثمان اکو دہلی عن الشیخ نظام الدین  
 اولیا و الثانیہ عن السید عبد الوہاب  
 الفارسی عن ابیہ السید محمد عن ابیہ  
 راجو قتال عن اخیرہ عن السید صلا  
 الدین عن السید جلال الدین  
 محمد و مہمانان عن الشیخ نصیر الدین  
 سراج دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیا  
 و ایضا

حضرت ایشا خرقہ و اجازت و صحبت با سید  
 عبد البر متصل سے عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت سے  
 انجو والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے پورا  
 انکو خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے  
 انکو اپنی الد سے اور انکو اپنی والد سے انکو  
 شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت اجازت  
 اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے انکو  
 اپنے والد شیخ قطب العالم سے انکو شیخ  
 عبد العزیز سے انکو شیخ نجم الحق  
 سینوی سے انکو شیخ عبد العزیز سے  
 پیر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے  
 ایک شیخ یوسف قاضی خان لقاہان کو شیخ  
 حسن بن طاہر سے اون کو فیہ راجی  
 حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مالکیوری  
 سے انکو شیخ نور قطب العالم سے انکو  
 اپنے والد شیخ علاء الحق سے اون کو شیخ  
 سراج الدین عثمان او دہلی سے انکو شیخ  
 نظام الدین اولیا سے اور دوسری جہت  
 سے سید عبد الوہاب بخاری سے انکو اپنے  
 والد سید محمد و سے انکو اپنے والد راجو قتال  
 سے انکو اپنے بہائی اور انکو سید صدر الدین  
 سے انکو سید جلال الدین محمد و مہمانان  
 سے اون کو شیخ نصیر الدین سراج  
 دہلی سے انکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور  
 حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت  
 سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ

آدم البغدادی عن الشیخ احمد السمرندی  
 عن ابیہ الشیخ عبد الواحد عن الشیخ رکن  
 الدین عن ابیہ الشیخ عبد القدوس عن  
 الشیخ محمد بن عارف عن ابیہ الشیخ عارف  
 عن ابیہ الشیخ احمد عبد الحی عن الشیخ  
 جلال الدین پانی پتی عن الشیخ نفس الدین  
 ترک عن المحدث وم علی صابر عن شیخہ وخالہ  
 الشیخ فزیر الدین مسعود گنج شکر و ابن فقیر  
 رابط و دیگر تیرہ مست کہ حال گرامے  
 ابن فقیر اخرتہ وادہ ونامتہ خواندہ عن ابیہ عن  
 جدہ عن جد جدہ عن الشیخ نظام الدین  
 النارنوی عن خولجہ بخانوہ الدو الیاری عن  
 خواجہ اسمعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ  
 حسن سرمست عن ابیہ خواجہ سالار  
 فاروقی عن شیخہ خواجہ اختیار الدین  
 عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ  
 نصیر الدین والمذکور فی الکتاب الاخبار  
 الاخبار ان خواجہ خاتواخذ الطریقہ عن  
 خواجہ شہاب الدناکوری ویتقال ان  
 خواجہ شہاب الدین شیخہ بالصحبہ  
 والاقل شیخہ بالابیعہ واثبتہ احمد  
 نعم الشیخ نظام الدین اولیاء الخ  
 الطریقہ عن الشیخ فرید الدین  
 مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب  
 الدین بختیار اکا و شقی عن خواجہ

آدم بخورقہ سے اذن کو شیخ احمد سمرندی  
 سے اذن کو اپنے والدہ شیخ عبد الواحد سے اذن  
 کو شیخ رکن الدین سے اذن کو اپنے والدہ  
 شیخ عبد القدوس سے اذن کو شیخ محمد بن عارف  
 سے اذن کو اپنے والدہ شیخ عارف سے  
 اذن کو اپنے والدہ شیخ احمد عبد الحی سے  
 اذن کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اذن  
 کو شیخ نفس الدین ترک سے اذن کو مسعود  
 علی صابر سے اذن کو اپنے شیخ اور امون  
 شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس  
 فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے  
 جرس ناموں نے اس فقیر کو ختمہ دیا اور فاقہ بھی  
 اپنے والدہ سے اور انھوں نے اپنے والدہ سے  
 انھوں نے اپنے والدہ سے انھوں نے شیخ  
 نظام الدین نارنوی سے انکو خواجہ فاقہ کو الی ایک  
 اذن کو خواجہ اسمعیل بن حسین سے اذن کو اپنے  
 والدہ خواجہ حسن سرمست سے اذن کو اپنے والدہ  
 سالار فاروقی سے اذن کو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین  
 عمر سے اذن کو خواجہ محمد رساوی سے اذن کو خواجہ  
 نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخبار میں مذکور  
 ہے کہ خواجہ خاتون نے اختریتہ کیا خواجہ شہاب گری  
 اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اذنی شیخ صحبت میں  
 اور شیخ صحبت میں نامہ علم پیکر شیخ نظام الدین  
 کو ائمہ طریقت جو شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے  
 انکو خواجہ قطب الدین بختیار اکا و شقی سے انکو خواجہ

عبدین الدین حسن السجری  
عن ابن اجمہ عثمان ہارونی عن الحاجی شریف  
زندانی عن خواجہ قطب الدین مودود  
الحجفی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الجبشتی  
عن ابی اسحاق الشافعی عن الشیخ علوالدیوری  
عن خواجہ صہبانی البصری عن خواجہ  
عبد الرزاق النیشی عن السلطان ابراہیم بن  
ادھم البلیخی عن الشیخ فضیل بن عیاض  
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن  
البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ  
سیدنا بکر بن سہیل وسکون شمشیر  
وفتحہا واخضران نون است  
بلدہ است از مضافات دارالخلافہ دہلی  
راجا زبان بند شاہ راگویند وسیدہا شاہ  
را را جامی گفتند بطریق تعظیم ببلد خٹہ آنکہ  
آباد کر ام ایشان ریاست دیار مانگ پور  
وانتقد مانگ پور شہری است در پورب  
واوراکثرہ مانگ پور نیز گویند اوڈھ  
بفتح الف وفتح واو وسکون دال ہنوب  
کہ اشنام ماوراد بلدہ است عظیم از بلاد  
پورب مساوات بخاریہ قبیلہ است عظیم  
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ  
علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین  
چند گاہ در بخارا بودہ است ایشان را ابا الدین  
بخاری می گفتند و مساوات بخاریہ نسبت

اونکو خواجہ معین الدین حسن سجری سے اون کو  
خواجہ عثمان ہارونی سے اون کو حاجی شریف  
زندانی سے اون کو خواجہ قطب الدین مودود  
چشتی سے اون کو اپنے والد خواجہ ابو احمد  
چشتی سے اون کو ابو اسحق شامی سے اون کو  
شیخ علودنیوری سے اون کو خواجہ سیدہ بصری  
سے اون کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اون کو  
سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی سے اون کو شیخ  
فضیل بن عیاض سے اون کو شیخ عبد الواحد بن زید  
اونکو حسن بصری سے اونکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ  
سیدنا بکر بن سہیل وسکون شمشیر  
کے نون ایک شہر ہے دارالخلافہ دہلی کے  
مضافات سے۔ راجا بندی زبان میں دہلی  
کو کہتے ہیں اور سیدہا شاہ کو راجہ کہتے  
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اون  
کے آباد کر ام نامک پور کی ریاست رکھتے تھے  
نامک پور ایک شہر ہے پورب میں اوسکو  
کڑا نامک پور بھی کہتے ہیں اوڈھ بفتح الف و  
بفتح واو وسکون دال ہندی ماسے علی ہوتی ایک  
بڑا شہر ہے پورب میں مساوات بخاریہ ایک  
قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی بن رضا رضوان  
اللہ علیہم کی اولاد سے چونکہ ان کے جد سید  
جلال الدین کچھ مدت بخارا میں رہے ہیں۔  
اون کو جلال الدین بخاری کہتے ہیں  
اور مساوات بخاریہ نسبت ہے

جبلال الدین بخاری راجو نامی ست ہندی  
 مشتق از راج یعنی بادشاہی و قال السبب نسبت  
 نفس میگفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین  
 بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند و دہلی  
 پائی پت شہریت سے منزل از دہلی بجانب لاہور  
 تارنول شہریت از مضافات دہلی گوا شیر پت  
 از مضافات اکبر آباد اوش فرغانہ قصبہ ست  
 از توابع اند جان سجری بکسرین و سکون جیم  
 و کسر رائے مجھے نسبت بسیتان سیتان را  
 بزبان عربی جستان و سخر گویند و این لقب  
 است و ابدال سین بزا از لغات قریب  
 است ظاہر نزد فقیر است کہ نام وطن خواجہ عثمان  
 ہر نو است و ہارونی نسبت باوست بخلاف  
 قیاس شہور بزبان مردم ہشتی است بکسر  
 جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری لفتح جیم  
 فارسیہ ضبط کردہ اند سمان بکسرین و سکون  
 و سکون یم و عین جملہ در شجرات مشائخ  
 چشتیہ شیخ علو مشاد دیوری حی نویسد  
 و مقفی وے است کہ شیخ مشاد در شیخ  
 علو یک شخص باشد و ظاہر کلام این نسبت  
 کہ درین سلسلہ شیخ علو است و غیر  
 شیخ مشاد است علو بکسر عین ہند و سکون لام  
 ہند و بضم نا و فتح موحده و سکون تحقہ و فتح  
 رائے جملہ مرعشی بفتح یم و سکون رائے جملہ  
 و فتح عین جملہ و کسرین مجھے نسبت

سید جمال الدین بخاری سے راجو ہندی نام  
 مشتق راج سے یعنی بادشاہی کے اور قال السبب  
 کے ریاضت کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب شیخ نصیر  
 کا اسلئے کہ دہلی میں یہ صاحب ارشاد تھے۔  
 پائی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف  
 تارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات گوا شیر پت  
 شہر ہے مضافات اکبر آباد سے اوش فرغانہ ایک قصبہ  
 توابع اند جان سجری بکسرین و سکون جیم  
 و کسر رائے مجھے نسبت بسیتان اور سیتان عربی  
 زبان میں جستان و سخر کہتے ہیں اور یہ تقریب  
 اور بدلنا سین کا زائے تقریب کی لغات سے  
 ہے ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن  
 کا نام ہر نو ہے اور ہارونی نسبت باوست  
 بخلاف قیاس لوگوں کے زبان میں شہر ہشتی بکسر  
 جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی  
 لکھا ہے سیتان بکسرین جملہ و سکون یم  
 و عین جملہ مشائخ چشتیہ کے شجرات و عین شیخ  
 علو مشاد و دیوری کہتے ہیں اور اوس کا  
 مقتضایہ ہے کہ شیخ مشاد و شیخ علو ایک شخص  
 ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے  
 کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر  
 مشاد ہے۔ علو بکسر عین جملہ و سکون لام  
 ہند و بضم نا و فتح موحده و سکون تحقہ و فتح  
 رائے جملہ مرعشی بفتح یم و سکون رائے  
 جملہ و فتح عین جملہ و کسرین مجھے نسبت ہے

موتی شہریت از توابع شام و این فقیر  
مستلح کرد کتاب عزیزہ را کہ تصنیف شیخ  
عبد العزیز است و اشغال و اورا صبح و شام  
و اوراد و مواسم و رتے و عزائم و در آنجا مذکور  
است از خط ملا محمد شاکر کہ عظیم فضیلتی شہر خود  
بود و در زمان خود از سائر فرزندان شیخ  
عبد العزیز یاد و ذکر کثرت تدریس ممتاز  
بودند و مطالعہ کردم عزیزہ را و نسخہ کہ شیخ  
بخط جیدہ بنی بخط خود از شیخ عبد العزیز  
نقل کرده بود و والدہ اعلم و حضرت والد  
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ  
دارند و امتثال کردم کتاب مفتاح الغیض  
را کہ تالیف شیخ حسن ظاہر است و رسم  
سلوک و آن کتاب ہے است نفیس و باب  
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم  
از تبرکات احد از ایشان قال الشیخ عبد العزیز  
فی العزیزیتہ چون کسی بخواد کہ کے را تلقین  
دکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ دار و  
اگر روز پنجشنبہ باشد اوکی البعدہ اورادہ باز  
استغفار و ذہ بار و دو گویند و بگوید  
ہر عبادتے کہ بہت موقت است  
مکرر کر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق  
نہائے فرض عین است کہ العطایہ حرام  
یک لحظہ کوئی یاد دور ہے در مذہب عاشقان حرام است  
و حق تعالی میفرماید یاد کرون اللہ قیاما و

معرض سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور  
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزہ کو جو تصنیف  
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال و اوراد و صہ و  
شام کے اوراد و مواسم کے اور تہذیب و عین  
اوسین لکھی ہیں ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی  
سے جو اپنے شہر کے بڑے فضلا و عین تھے اپنے  
زمانہ میں اور سب فرزندان سے شیخ عبد العزیز کی  
کثرت تدریس میں زیادہ اور متانت تھے اور عزیزہ کا  
مطالعہ کیا ہے اوس نسخہ میں جو شیخ سحیح جیدہ بنی  
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے  
والدہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے  
اوس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا  
ہے کہ کتاب مفتاح الغیض کو جو تالیف شیخ حسن ظاہر  
کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت نفیس  
کتاب ہے اوس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے  
پاس پایا میں نے تبرکات ابدال سے انکے کہا ہے  
شیخ عبد العزیز نے عزیزہ میں کہ جب کوئی چاہے کہ  
کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہے کہ اوکو فرمائے  
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے  
اوس کے بعد اس سے دس دفعہ استغفار اور دس  
دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت  
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مکرر کر کہ ہمیشہ  
رات میں یاد حق تعالیٰ فرض عین ہو کہ العطایہ حرام  
یک لحظہ کوئی یاد دور ہے در مذہب عاشقان حرام است  
اور حق تعالیٰ فرماتا ہے یاد کرون اللہ قیاما و

و خط جیدہ بنی خط جیدہ بنی



تقود او اعلیٰ جنو جھد یعنی یاو کسند حق  
 تعالیٰ را ستاده و پشت و پہلو غلطیدہ پس  
 آدمی ازین سہ حال خالی نیست یا بدل یا زبان  
 یا دحق لازم ست پس چون ذکر این چنین  
 عبادت و حرفت کہ اصلا ساقط نہ شود  
 استاد باید کہ اورا بیاموزد و گوید کہ دل چپا  
 سینہ است بصورت حضور لقا ست و دور  
 دار دیکے بالا دوم پائین و ہر دو در بستہ  
 شدہ اند برائی کشا دن در بالا ذکر ہمہ میفرماید  
 و برائی کشا دن در پائین ذکر خفی یا جس  
 نفس مے فرماید و مثل دل بچو آئینہ  
 است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گیری  
 باید کہ آنرا آن ہند آزموزد و والا آئینہ  
 را خراب سازد و قال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ و آلہ و سلم لکی مصقلۃ و  
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال  
 دل بچو شک آہنی است کہ از و آتش  
 بدر می آید پس چون آہن زدن و کشیدن  
 آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید و الا  
 بشکند و مقصود حاصل نہ شود و آتش  
 از شدہ چارہ نیست چنانچہ حضرت  
 امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال  
 کرد کہ یا رسول اللہ دلتی الی اقرب للطریق  
 الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسمہا

نکات  
 در بیان این آیت  
 اللہ تعالیٰ او را  
 افضل اسم کے نزدیک

تقود او اعلیٰ جنو جھد یعنی اللہ تعالیٰ کا  
 ذکر کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو  
 آدمی ان تین حال سے خالی نہیں یا دل ہی یا زبان  
 سے حق کی یاد لازم ہے توجہ کر لینی عبارت  
 اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی استاد  
 کو چاہئے کہ اسکو سکھائے اور بتائے کہ دل  
 سینہ کے بائیں طرف ہے حضور کی صورت اور  
 اس کے دور وازہ میں ایک اوپر کو ایک نیچے کو  
 اور دو نو دور وازہ بنہ میں اوپر کا دور وازہ کھٹنے  
 کو ذکر جہ فرماتے ہیں اور نیچے کے دور وازہ کھٹنے  
 کو ذکر خفی یا جس نفس فرماتے ہیں اور دل کی  
 مثال مثل اس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا  
 ہے اس کے واسطے صیقل کرنیوالا چاہئے کہ اسکو  
 وہ نہر سکھائے اور نہیں تو آئینہ خراب  
 ہو جائے گا نہر یا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یہ  
 لکی شیخ مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر  
 اللہ تعالیٰ یا دلی مثال حقیق کی جو جس سے اگل نکلتے ہیں  
 توجہ لیا پتھری پر بارنا کیجئے اور اگر نکالیں کچھ لوگ نکال  
 اور نہیں تو کوڑا لے اور غلط نہ لائے غلط نہ مرشد بغیر  
 گذارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ  
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ  
 یا رسول اللہ دلتی الی اقرب للطریق  
 الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسمہا

عبادۃ فقال رسول الله صلى الله عليه  
واله وسلم غلبت بلازمة الذكروني  
الحلية فقال علي كرم الله وجهه كيف  
ذكر يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله  
عليه واله وسلم غمض عيني و اسمع  
منى ثلاث مرات قال بنى صلى الله عليه  
واله وسلم قال لا اله الا الله ثلاث مرات  
وعلى سبعمائة قال علي كرم الله وجهه  
لا اله الا الله ثلاث مرات بنى صلى الله  
عليه واله وسلم سبعمائة ثم لقن علي  
كرم الله وجهه الحسن البصرى ففى الله عنه  
حتى وصل كوفها هذا ايسر بگوید اورا که مربع  
بنشیند بطریق که رگ کیاس بگوید و بدو انگشت  
بعضی را انگشت پاهای راست و انگشتی که برابر  
و سه است زیرا که درین گرفتن دو فائده  
است یکی نفی خواطر و دم حرارت دل و این  
هر دو مطلوب اند و با یحیی بن نشیند که چنانچه در  
نازنی نشیند و خود پشت بطرف کعبه کند و  
اورا پیش خود بنشیند و بگوید بحمیر لا اله الا الله  
زیر ناف باید و در از کش و نفی ماسوی  
الله تعالی کند که نیست هیچ معبودی و مقصود  
و معبودی که حق تعالی بتندی را اراده حوام  
بگوید که نیست هیچ معبودی و متوسط را اراده  
خواص بگوید که نیست هیچ معبودی و شتی  
اراده اخص خواص بگوید که نیست هیچ معبودی

فقال رسول الله صلى الله عليه واله  
وسلم غلبت بلازمة الذكروني الحلية  
فقال علي كرم الله وجهه كيف  
يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله  
عليه واله وسلم غمض عيني و اسمع  
منى ثلاث مرات بنى صلى الله عليه واله  
وسلم قال لا اله الا الله ثلاث مرات وعلى سبعمائة  
قال علي كرم الله وجهه لا اله الا الله ثلاث مرات والبنى  
صلى الله عليه واله وسلم سبعمائة ثم لقن علي  
كرم الله وجهه الحسن البصرى ففى الله عنه  
وصلى الى يومنا هذا يا حضرت علي كرم الله وجهه  
حضرت حسن بصرى كویا تنگ که هزار ساله تنگ پنهان  
اوسه که چار زانو بیست و سه سطر که رگ کیاس بگوید و بدو انگشت  
سے بغض و این باؤنگے انگوٹھے اور اوسکے برابر کے  
اونگلی سے اسواسطے کہ اس طور پکڑنے میں  
دو فائده سے ہیں ایک خطر و نفی دوسرے دلکی  
حرارت اور یہ دو دو مطلوب ہیں اور یا اسطرح بیٹھے  
جیسے نازمین بیٹھے ہیں اور خود کعبہ کی طرف پشت  
کرے اور اوسکو اپنے سامنے بٹھائے اور کہو اور  
نکالے زیر ناف سے لا اله الا الله تدر از کے ساتھ  
اونفی ماسوی الله کی کرے کہ نہیں ہے کوئی معبود  
و مقصود و موجود مگر حق تعالی بتندی کو اراده  
حوام بتالی کہ نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو  
اراده خاص کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور شتی کو  
اراده اخص خواص کہ نہیں ہے کوئی معبود

اور کعبہ ثلاث مرتبہ  
اوسکے بندہ کو سب  
و یا رسول الله صلعم  
انہی ثلاث مرتبہ کو توفیق  
یعنی اگر کسی کو ایسی کم  
چاہیے کہ کعبہ کی گردن  
کے سبب اس پر فرمایا  
کہ اگر کعبہ کی گردن پر بیٹھے  
سویا ہی طبع و فن و قدس  
بنی علی الله علیہ و سلم و بنی  
نقد لا اله الا الله کہا اور  
طبی کہتے ہیں وجہ اسنے  
چونکہ حضرت علی رضی  
ربہم السلام حضرت نے کہا

جہ سے کہ خود را نیز نفی کند و تاکف است  
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حق تعالی را  
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جدید  
شدہ الا اللہ را بول ضرب شدہ یکند تا سنگ  
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب بانو  
داند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ محو  
اثبات می کند و خود را از میان بکشد  
یا آمد در میان ما از میان بر خاستیم  
اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنی کلمہ در دل  
البتہ باید تا تحت وعید و دنیا بدہن ذکر فی  
بالغفلۃ ذکر تہ باللغۃ و اذا ذکر عبدی  
عشنا اہتز عرش غصبا مطلوب دیگر  
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند  
بہرہ ذکر گوید الوفقیم الطریق در حق  
ایشان است برائی نفی خواطر اثر می تمام  
دارد بلکہ حضرت سلطان الموحیدین - و  
برہان العاشقین حجتہ المتوکلین شیخ جمال الحق  
والشرع والہدین محمد مولانا قاضی خان  
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز  
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ  
ظاہر اویدہ میشود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالی  
است در پردہ آب و گل و اما صورت  
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن مشاہدہ  
حق تعالی سبب ہے پردہ آب و گل کہ ان اللہ  
خلق آدم علی صورتہ الرحمن و من

جو پیکر فطرت سے یاد  
کرسن ان اس کو فطرت  
سے یاد ان ہون اور  
تجربہ ہم اندہ بود  
بعد سے سبقت  
یاد کرنا  
یاد کرنا  
یاد کرنا  
یاد کرنا

یہاں تک کہ ایسی ہی نفی کرے اور دائیں ہونے سے  
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حق تعالی  
کو بین نے دل سے نکال دیا اور پس مثبت پھینکا پھر  
دم نیلے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل  
لگانے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت  
اثبات کے مطلوب اپنے ساتھ جانے بلکہ بالیا تصور  
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہ ہی اثبات کرتا ہے  
اور اپنے متین درمیان سے نکال دے  
یا آمد در میان ما از میان بر خاستیم  
مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی دل میں ضرور  
ہوں تا اس وعید میں نہ آجائے کہ حق ذکر فی  
بالغفلۃ ذکر تہ باللغۃ و اذا ذکر عبدی  
عشنا اہتز عرش غصبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد  
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اس کے بعد  
ذکر کرے الوفقیم الطریق انہیں حق میں  
اور نفی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ  
حضرت سلطان الموحیدین برہان العاشقین  
حجتہ المتوکلین شیخ جمال الحق والشرع والہدین  
محمد مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس  
اللہ سرہ العزیز ای فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ  
ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالی کا ہے  
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد  
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق  
سبحانہ تعالی کا ہے بے پردے آب و گل کے  
ان اللہ خلق آدم علی صورتہ الرحمن و من

الرائی فقہ رائی الحق وحق او درست شد ۱۵

که تحمل ذات خواجه صورت انسان بین  
ذات حق را آشکارا نهد و خدای بین  
نه حضرت میفرمودند که چهار هزار پیر طریقت  
معاون الله علیهم اجمعین اجماع کرده اند که  
رسول حق تعالی بدو نیز بشود یکی ذکر دوم  
نیکو باز فرمودند کسیکه ذکر حلی اختیار کند او را  
باید که رنگی حاجت نیست بلکه مقدر بر رنج از  
هم خالی دارد و دروغ نگوید و با مشر خشک نشود  
دل و باطن پیدا نیاید و چون از ذکر حلی فارغ  
گردد باطن پیش آید بذكر حقنی که پاس القاس  
است مشغول شود و دوم مشغول بشود می تم  
حقنی که پاس القاس است میسر می آید و طایق  
است که هر دوش که خارج می شود لا اله  
باید و هر دوش که داخل میشود لا اله تصور  
در این دم را ربط بدل است و بسبب  
دل و ذکر میگردد که فردائی قیامت پر میاید  
هر دوش که چهار کجا حرف کردی پس اگر در  
حق تعالی صرف کرده باشد غلامی یا بده

هر یک نفس که می رود از غم گسری است  
چنانکه از خشم اوج ملکوت عالم بود بها  
پسند کاین خزانه دمی را انگار  
آنگاه روی بخاک تبدیله است و پست و

رأی فقہارای الحق اسکے حق میں درست ہوگا  
شعور

گر تجلی ذاتِ فحاشی صورتِ انسان بہ بین  
ذاتِ حق را آشکارا اندر و خندان بین  
اور یہی زمانے تھے کہ چار سہا پریرانِ طریقت  
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسیر کہ  
وصولِ حق تعالیٰ کا وہ خیر ہے ہوتا ہے ایک ذکر  
دوسرے جھوٹے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکرِ طلی کرتا  
ہے اسکو بہت جھوٹے رہنے کی حاجت نہیں  
ہے بلکہ جو تہائی بیٹ خالی رکھے اور گھٹی کھا  
کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل  
نہ آجائے اور جب ذکرِ طلی سے فدا ہو یا کوئی  
بائع پیش آئے تو ذکرِ خفی سے کہ وہ پاسِ انفاس  
مشغول ہو اور دوامِ شغلِ بتدی کو بھی کر خفی  
سے کہ پاسِ انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اسکا  
طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الہ کہے اور  
جو دم داخل ہو لا الہ تصور کرے اور اس  
دم کو دل سے ربطے اور اسکو سبڈل  
ذکر ہو جائے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا  
کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو زیادتی تعالیٰ  
میں صرف کئے ہونے خلاصی پائیگا۔ شہر

وزارت معرکه

بر یک نفس که میر و وزیر کوهی است  
کار خراج ملک و عالم بود بها  
میند کاین خانه دوی را نگران بباد  
انگه روی بجا که تنیده است و سینوا

[illegible]

ابوعلی و حقایق رحم الله میگوید که ذکر مشغولیت  
 است هر کرا توفیق بر ذکر داد و ند بد برستی که بشود  
 بد و داد و ند یعنی بتشریف دلالت انتم اولیاء  
 حقا مشغول گردانید و از هر که سلب کردند  
 بد برستی که اورا از مقام دلالت معزول کردند  
 این چنین در باب ذکر گفته اند که ذکر خدا تخیالی  
 تیغ مریدان است چون بهت بر ملاک دشمن  
 گمارند و یاد دفع بلیه خواهند دل بران گمارند  
 آن دشمن هلاک شود و آن بلا دفع شود قال  
 الله تعالی و اذ ذکر ربك اذ انسیلت  
 یعنی یاد کن بروردگار خود را و وقتی که فراموش  
 کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت  
 اوست باید که نفس خود و مخالفت کند که  
 سر همه حجاب و تهاست زیرا که هیچ دشمن قوی  
 تر از ویست كما قال المشایخ  
 رحمهم الله مخالفة النفس رأس  
 العبادة و موافقة النفس اساس الکفر

ابو علی وفاق رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر  
 مشغور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اوسکو  
 مشغور ولایت ملے گی یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء  
 حق سے مشرف ہو گیا اور جس سے توفیق ذکر  
 کی سلب کر لے بیشک اوسی مقام ولایت سے محرو  
 کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالیٰ  
 مرید و تکی متغیہ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کرنا  
 یا دفع ہلاچاہن اور اس طرف ذل الحائین دشمن  
 ہلاک ہو جائیگا اور دفع ہلا ہو جائیگی قال اللہ  
 تعالیٰ واذکور بات اذ النیت یعنی یاد کر اور پور  
 کو جو وقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس  
 کی فراموشی اوسکی مخالفت میں نہ چاہئے کہ اپنے  
 نفس سے مخالفت کرے کہ سب عباد تو تکی سرور  
 ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اوس سے زیادہ  
 قوی نہیں ہے بیا فرمایا مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ  
 نے مخالفة النفس من اس البصادة و  
 موافقة النفس من اس الکفر للشیخ

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن  
 زانکہ از لغت قوی تر هیچ دشمن دار نیست  
 اسی سبب سے ایک بزرگ رائے فرمایا ہے  
 کہ سو ہزار بھوکے بھیر لڑنے کا ریڈ کر یو نہیں لیا  
 نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے  
 اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک  
 برا انسان کرتا ہے اور سو ہزار برا انسان ایسا  
 نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں

نفس کی مخالفت عبادت  
 کا حصہ ہے اور نفس کی  
 مخالفت کلمہ کی مخالفت  
 ہے۔  
 نفس کی مخالفت عبادت  
 کا حصہ ہے اور نفس کی  
 مخالفت کلمہ کی مخالفت  
 ہے۔

قال المشايخ رحمهم الله النفس هي الصنم  
الأكبر مهيمن على غيره من الصنم  
فإنه نفس

تا یک نفس از نفس تو بیاست هنوز  
بر و گرد فل زدی و غوغا است هنوز  
والله تعالی فا ذکره الله ذکر اکثر ایضاً  
یا و کنید خدا سے عز و جل را یا و گردنی بسیار  
لیش از خصایص ذکر آنست که هیچ وقتی  
منع نیست بلکه همه اوقات ماحور است  
نفل است از حضرت بندگی شیخ عبد الله  
قدس سره العزیز که مرا فرمودند که پیر  
و سنگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین  
حاجی قدس سره العزیز می گفتند که  
او ایل ذکر چه روز و از ده سال گفتم از شام  
تا صبح و از صبح تا شام زانده که در ذکر با فتم  
و در هیچ عبادت نیافتم چون ختم قرآن میکردم  
کمتر از سه ختم میکردم و چون نماز می گذاردم  
کمتر از هزار رکعت نثار دادم و چون دعوات  
اسما میکردم کمتر از یک بار بخواندم و اما  
نثره که در ذکر دیدم در هیچ از اینها ندیدم  
و می باید که ذکر از گناها ن توبه کند تا  
بر زبان و دل آلوده نام حق تعالی نگیرد زیرا که  
وحی کرده شد سوئے موسی که بگو گنه کاران  
است خود را که یاد کنید شمار به آلودگی پس  
بدستیک من سوگند نورده ام بر ذات خود

قال المشافير رحمهم الله النفس هي الصنيع الأكبر  
اسی معنی میں کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے

تایک نص از نص تو پیدا است ہنوز  
برور کہ دل ز دیو غوغاست ہنوز  
فرمایا اللہ تعالیٰ فا ذکر و اللہ ذکر الہی و اللہ  
کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص  
میں سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہیں بلکہ  
وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی  
شیم عبد القدوس سرہ العزیز سے کہ چنبے فرمایا  
کہ پیر و سنگیر بندگی حضرت شیم قطب الدین حاجی  
قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ اکھبر اراں میرا  
صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کہا میں جو  
فائدہ میں نے ذکر میں پایا وہ کسی عبادت میں نہیں  
پایا جب میں ختم قرآن شریف کرتا تھا تو تین سے  
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا ہزار رکعت سے کم نہیں  
پڑھتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا ایک لاکھ  
بار سے کم نہ کرتا تھا مگر جو فائدہ ذکر میں  
دیکھا یا اور میں کسی میں نہ دیکھا اور چاہئے  
کہ ذکر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان  
اور دل آلودہ سے حق تبارک کا نام نہ لے  
اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو  
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہگاروں  
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کریں  
میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے



بدرستیکہ کہے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد  
کنم من اور را بہ لعنت پس چون گناہگار ان  
یاد کند مرا بغفلت من یاد کنم ایشان را  
بہ لعنت این وعید است و روح گناہگاری  
کہ غافل باشد پس چگونہ حال باشد چون  
جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم  
گفت ابو یزید رحمۃ اللہ لقائے روزے  
مہربان خود را یا قیام دم اشب تا صبح  
کو شش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس  
قدرت نیافتہ بد و گفتہ شد چرا گفت با یزید  
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم و در کوہ کے  
یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از  
قول لا الہ الا اللہ و چہ عجیب تراست از کسی کہ  
یاد میکند اللہ لقائے را و حال آنکہ او موصوف  
باشد بحیثیکہ از صفات بشریہ کذا فی

العوارف

ہزار بار شستم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال ہے اویست

بعدہ مراقبہ فرماید بگوید کہ مراقبہ شتیق ازنی

رقیب است معنی رقیب نگہبان ست یعنی پاسا

دل کند غیر حق را در دل جاندا ہے ریاضی

پاسان دل شوند رکل حال

تا نیا بدہیچ دزد آخجا محال

ہر خیال غیر حق را دزد دان

این ریاضت سالکان افروض دان

کہ جبجہ غفلت سے یاد کرے مین او سکو  
لعنت سے یاد کروں تو جو گناہگار جبجہ غفلت  
سے یاد کرے مین او نکو لعنت سے یاد  
کروں گاہیہ وعید ہے اوں گناہگاروں کے  
حق مین جو غافل نہیں تو کیا حال ہوگا اوںکا جو  
غافل ہی ہوں اور گناہگار ہی ہوں کذا فی  
احیاء العلوم ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے  
ایک روز اپنے یاروں سے کہا کہ آج شب کو  
مین نے صبح تک کو شش کی کہ لا الہ الا اللہ  
کہوں مین گر جبجہ قدرت نہ ہوئی یاروں نے  
کہا کیوں کہ اپنے لئے کہیں مین تو ایک فکر کہا تھا وہ یا  
اگیا اوس سے وحشت ہوئی اور اوس نے نہ  
کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اُس  
شخص سے جو اللہ لقائے کو یاد کرے اور  
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے  
کذا فی العوارف - شہر

ہزار بار شستم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال ہے اویست

بعدہ مراقبہ فرماید خرائین اوس کہیں کہ مراقبہ

مشتق رقیب سے رقیب معنی نگہبان ہے یعنی

دلکی پاسان کرے کہ بلین غیر حق کو جاندا ہے ریاضی

پاسان دل شوند رکل حال

تا نیا بدہیچ دزد آخجا محال

ہر خیال غیر حق را دزد دان

این ریاضت سالکان افروض دان

ہر حال میں قول کا  
نہیں رہا کہ کوئی  
چور دہان حال پناہ  
خدا کے فیروز کے حال  
کو بہ خیال کر  
کہوں کے واسطے  
ہر ریاضت سالکان  
جان دزد

پس بدل اندیشہ اسد خاضری

اسد خاضری اسد شاہ کے اسد محی ہمیشہ  
حق تعالیٰ را با خود و خود را با حق تعالیٰ دانہ  
جدائی از خدا محال است قال اللہ تعالیٰ فی  
الفسکما افلا تمہدون یعنی در دلہا کے  
نماست پس چرا انہی بنیدہ حق تعالیٰ کے  
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر  
اعطاست بیشتر قال اللہ تعالیٰ الا انہ کل  
شیء محیط یعنی دانا و آگاہ ہاں بدرستیکہ  
آن حق تعالیٰ ہر شے محیط است چنانچہ  
اعطاست روح با جسکہ بیچ جزوے از اجزای  
جست نیست کہ روح با آن نیست با آن  
بہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج  
است و نہ داخل فائدہ چون خواہد کہ  
از بیان بنشیند بیابید کہ چون پای است  
در وزن حجرہ بہند نحو و تسبیح گوید و  
وقل اعوذ من ملئنا من سہ بار بخواند پس  
پائے جب در وزن حجرہ بہند و گویہ انت  
ولیع فی الدنیا والاخرۃ لیکن کما کنت  
لحم علیہ السلام و ارزقوہ حبیبکم اللہم  
ارزقنی حبیبک فی شغلی و اجعلنی بحوالک  
و جعلک واجعتلی من الخلق من اللہم  
اخر نفسی بجنات ذاتک یا انیس من لا  
انیس لہ رب لا تذرنی فی الازمان  
خیر الوارثین

پس دل میں خیال کے اسد خاضری اسد شاہی لاشہ ہری  
اسد محی ہمیشہ حق تعالیٰ کو ساتھ لیے اور اپنے تئیں حق  
حق تعالیٰ کے بلکہ جدائی خدا سے محال ہے قال اللہ تعالیٰ  
فی الفسکما افلا تمہدون یعنی ہمارے دلوں میں ہی کیوں نہیں  
اسلئے کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے جس قدر لطافت یہ اتنی رحمت  
زیادہ قال اللہ تعالیٰ الا انہ کل شیء محیط یعنی  
آگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالیٰ ہر شے کا محیط ہی  
جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہی کہ جسم کا  
کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اس کے  
نہیں ہے با وجود اس کے نہ متصل ہی منفصل  
ہی نہ خارج ہی نہ داخل ہے۔

فاسپردہ۔ جب چاہے کہ چلہ میں  
نیشے چاہے کہ جب دایان پائون حجرہ  
میں رکھے اعوذ اور لیسیم اسد کہے اور قل  
اعوذ یریب الناس تین دفعہ پڑھی  
پھر دایان پائون حجرہ میں رکھے۔  
اور کہے انت ولی فی الدنیا والاخرۃ  
کن لی کما کنت لحم علیہ الصلوۃ والسلام  
وارزقنی حبیبک اللہم ارزقنی حبیبک فی  
شغلی و اجعلنی بحوالک و جعلک واجعتلی  
من الخلق من اللہم اخر نفسی بجنات  
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب  
لا تذرنی فی الازمان  
انت خیر  
الوارثین

پس در مصلى بايد مستقيم قبله بخت و يكبار  
 بار ان وجعت و جهى للذى فطر السموات  
 ولا ارض جنيفا وما انا من المشرکين بخدا  
 پس دو رکعت نماز اجملا لامه نقاسے بگزارد  
 در رکعت اول بعد از فاتحہ آیت الکرسی و  
 در رکعت دوم آمین الرسول تا آخر بخواند بعد  
 فراغ سر سجده بند و این دعا بخواند  
 اللهم کن لی ایسا فی خلوقی و معینا فی  
 وحدتی اللهم اجعل خلوقی هذا موجبہ  
 لمشاہدتك و وفقنی لما تحب و ترضی  
 اللهم انی اعوذ بک من سخطک و اسألك  
 رضاک اللهم جنبنی ان اعبد الهوی  
 اللهم اکشف الخطاء عن عیني و ارفع  
 الغین عن قلبی حتی اشاہد جلال الله لا  
 الله پس دو گانہ ہا کے مذکورین بگزارد  
 یک دو گانہ بروح مادر و پدر اگر وفات یافتہ  
 باشند و الا برائے سلامتی ایشان بگزارد  
 و چهار رکعت بیک سلامت نہ بگزارد  
 و در ہر رکعت بعد از فاتحہ پنجہ بار  
 سورہ اخلاص و پنجگانہ بار معوذتین تا  
 در پناہ حق تعالی محفوظ ماند و یا قصد  
 یا زیادہ فتاح بگوید بعدہ در ذکر ثنی و  
 اثبات یا بارادہ خاص یا خاص فی الامور  
 مشغول شود و گاہ نیز کراسم ذات بالملاحظہ  
 و مفہوم ملاحظہ

پھر مصلی پر کھڑا ہو رو قبلہ کنیں بار پڑھے الی  
 وجعت و جهی للذى فطر السموات والا ارض  
 حنیفا و ما انا من المشرکین  
 پھر دو رکعت نماز اجملا لامہ نقاسے پہلی رکعت  
 میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی اور دوسری میں الحمد  
 بعد آمین الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ حمد میں بار  
 اور یہ دعا پڑھے اللهم کن لی ایسا فی خلوقی  
 و معینا فی وحدتی اللهم اجعل خلوقی هذا موجبہ  
 لمشاہدتك و وفقنی لما تحب و ترضی اللهم  
 انی اعوذ بک من سخطک و اسألك رضاک  
 اللهم جنبنی ان اعبد الهوی اللهم اکشف  
 الخطاء عن عیني و ارفع الغین عن قلبی  
 حتی اشاہد جلال الله لا اله الا الله  
 دو گانہ جگہ ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دو گانہ  
 مان یا پکی روح کو جو وفات پا گئے ہوں پڑھے اور  
 تھیں تو اول کی سلامتی کے واسطے پڑھے  
 اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے پھر کثرت  
 میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ  
 اخلاص اور پنج پنج دفعہ معوذتین پڑھے  
 تاکہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور یا تنویر  
 یا فتاح کہ بعدہ ذکر ثنی و اثبات سماعتہ  
 ارادہ خاص یا خاص یعنی لاموجود کے مشغول  
 ہوا اور کبھی ذکر کراسم ذات کرے سماعتہ  
 ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

دو اسطہ مشغول ماند و جہانچہ یک خطہ از ذکر نفی  
 و اثبات خالی ماند بحدیکہ در حال وضو و اکل  
 و رقص و آن باشد ہر تہ موسی علیہ السلام حضرت  
 خیرت جل جلالہ مناجات کہ کہ الہی بہم اوقا  
 یا کردن سے تو انہم مگر دو وقت یکی در پانچ  
 دوم در حالت جنابت فرمان شد۔ اذکونی  
 فی کل حال یعنی یا دکن مراد ہر حال سے پس  
 درین وقت ہم از وضو خالی نباشد بکا قالت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ  
 واللہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیان  
 یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دوم  
 بزبان و اول لئے است و بہین مراد است  
 بحدیث و قولہ تعالیٰ اذکروا اللہ ذکرا  
 کثیرا و ان ان است کہ فراموش  
 نکند خدای تعالیٰ را و دینچ جائے و بود و مری  
 را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شیعہ کامل  
 ازین دو نوع مگر در حالت جنابت و غول  
 خلا پس بد استی کہ آن حضرت اقتصار  
 نمیکرد در ان دو حال بنوع آنکہ نیست  
 اثر در ان مہر جنابت را یعنی

بدل یا د میگردیم

ازین جہت -

و فتیکہ پیران

آندی از خلا

ے نفی غفرانک پس حالت خلا بہین -

واسطے کے مشغول ہے جہانچہ ایک خطہ ذکر  
 نفی و اثبات سے خالی نہ رہے بیان تک کہ  
 وضو کے وقت اور کھانے کے وقت اس  
 کے تصور میں ہے ہر تہ موسی علیہ السلام  
 نے حضرت عزت جل جلالہ میں مناجات کی  
 کہ الہی میں سب وقت بھگو یاد کر سکتا ہوں  
 مگر دو وقت ایک تو پانچانہ کے وقت اور ایک  
 جب غسل کی حاجت ہو حکم ہو اذکونی فی کل  
 حال یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اس وقت  
 بھی تصور سے خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کان النبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیان  
 یعنی ذکر و قسم ہے ایک دل سے دوسر زبان سے  
 اور پہلا علی ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی  
 سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکرو  
 اللہ ذکرا کثرا ہیں اور وہ یہ ہے کہ فراموش  
 نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جائے اور حضرت  
 بنی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو نوع قسم  
 میں کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے  
 بیت اخلا کے سو جان لیا تم سے کہ ادس  
 وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ایک قسم پر اقتصار کرتے تھے ایسی قسم جس  
 میں جنابت کو دخل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور  
 اسی سبب سے جب بیت اخلا سے باہر کرتے  
 تو فرماتے غفرانک پس حالت خلا میں ہی



بہر کیے ازین شجرہ ارتباط واقع است  
 پس ارتباطین نصیر والد خود شیخ عبدالحکیم  
 قدس سرہ عن الشیخ غلامتہ عبد الکبیر بادی عز  
 ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الغفرین عن ابیہ  
 عبد الوہاب البیاضی عن السید عبد الدین  
 راجو قتال عن اخیه السید جلال الدین عن  
 چہ بیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن  
 ابیہ الشیخ صدر الدین عن ابیہ الشیخ  
 بہاؤ الدین زکریا عن شیخ الشیوخ شہاب الدین  
 عمر سہروردی وایضا عن فقیر خرقہ از دست  
 شیخ ابو طاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن  
 الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد لشناوی  
 عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب  
 الشعراوی وھو لبسا من ید الشیخ الاسلام  
 زکریا بن محمد الانصاری وادخی لہ العذیۃ  
 بلباسہ لھا من ید الشہاب احمد من الفقیر علی  
 ابن محمد الدمیاطی الشہید الزلیانی بلباسہ  
 من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب  
 الوصایا القدسیہ بلباسہ لھا من ید الشیخ  
 نور الدین عبد الرحمن المصری بلباسہ لھا من  
 ید الشیخ جمال الدین یوسف الکوری بلباسہ  
 من التبعین حسام الدین الشمشیر وجم الدین  
 الاصفہانی بلباسہ عن الشیخ نور الدین عبد  
 الطازی بلباسہ عن الشیخ نجیب الدین  
 علی بن بزغش بلباسہ لھا

ابی والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے اولن کو  
 شیخ غلامتہ اندر اکبر بادی سے ان کو اپنے  
 والد سے لکے واداشیخ عبد الغفرین سے ان کو  
 سید عبد الوہاب بخاری سے ان کو سید عبد الدین  
 راجو قتال سے لکھو ابیہانی سید جلال الدین محمد جانیان سے لکھو  
 شیخ رکن الدین ابو الفتح سے لکھو والد شمس الدین زکریا عن  
 شیخ بہاؤ الدین زکریا سے لکھو شیخ شہاب الدین ہروردی  
 سے اور ایضا اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر مدنی کے  
 سے لکھو زکریا عن ابیہ عن والدہ انہوں نے شیخ احمد قشاشی  
 سے انہوں نے شیخ احمد لشناوی سے انہوں  
 نے اپنے والد ان کے واداشیخ عبد الوہاب شعراوی  
 سے اور انہوں نے خرقہ پہنایا بہتہ سے شیخ  
 الاسلام زکریا بن محمد الصامی کے وارجی لہ  
 العذویۃ بلباسہ لھا من ید الشہاب احمد کے ہاتھ  
 سے نقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلیانی سے  
 انہوں نے ہاتھ سے ابو بکر بن محمد الخوافی صاحب  
 وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ  
 نور الدین عبد الرحمن مصری سے انہوں نے  
 شیخ جمال الدین یوسف کو لے کے  
 انہوں نے شیخ حسام الدین شمشیری  
 اور نجم الدین اصفہانی کے بسبب وہنے  
 شیخ نور الدین عبد الصمد طنز کے  
 انہوں نے شیخ نجیب الدین علی بن  
 بزغش سے  
 انہوں نے



من المعارف بالله الشيخ شهاب الدين  
 عمر السهروردی روضہ اللہ روحہ وارواحہم  
 ورحمتہا بہم فقد حصل لہا وجہ ثالثا فی  
 المحرقۃ السهروردیۃ واللہ اعلم والشیخ  
 عارف باللہ الشیخ شہاب الدین عمر السهروردی  
 لہ جہتان احدی ہما انہ لیس المحرقۃ عن عہ  
 القاضی وجیہ الدین عمر بن محمد المعروف بعمویہ  
 بلباسہ لہامن والذہ المعمر محمد عمویہ بن عبد  
 سعد ومن الشیخ اخی فرج الزنجانی بدلا حرمہا  
 مشارکۃ لاخر بلباس ابیہ من الشیخ احمد  
 الاسود الدینوری بلباسہ من المشادل الدینوری  
 ولباس اخو الفرج الزنجانی لہا عن ابی العباس  
 النہاوندی بلباسہ من ابی عبد اللہ محمد  
 بن شعیف الشیرازی بلباسہ من ابی شعیب  
 رویہ بن احمد البغدادی بلباسہما عنی عن شاد  
 رویہ من سید الطائفۃ ابی القاسم الجعید  
 البغدادی والثانیۃ خانہ لحد التلقین عن عہ  
 ابی نجیب السهروردی عن الشیخ احمد  
 الغزالی عن الشیخ ابی بکر المنساہج عن الشیخ  
 ابی القاسم الکمرکانی عن الشیخ ابی عثمان  
 المغربي عن ابی علی الکاتب عن ابی علی  
 الرودباری عن ابی القاسم الجعید  
 البغدادی فی التفہات نقلا عن الفرغانی  
 شیخ الشیوخ شہاب الدین السهروردی  
 نسبت خرقہ لہا ابو القاسم جنید پیش اثبات مکررہ است

عارف باشیخ شہاب الدین عمر السهروردی روحہ  
 روحہ وارواحہم ورحمتہا بہم پس تحقیق حاصل ہوا  
 خرقہ سهروردیہ کی ستردی وجہ واسدالمم اور  
 شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر السهروردی کے  
 لئے دو جہتیں ہیں ایک تو اوکھون سے پہنا خرقہ  
 لپے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرفت عمویہ  
 سے اوکھون لئے لپے والہ عمر محمد عمویہ بن عبد  
 سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونوں کے  
 ہاتھ مشارکت میں اوکھون لئے لپے والہ شیخ  
 احمد اسود دینوری سے اوکھون لئے مشا دینوری  
 سے اور اخو الفرج زنجانی سے اوکھون لئے ابو العباس  
 نہاوندی سے اوکھون لئے ابو عبد اللہ محمد بن  
 شیرازی سے اوکھون لئے ابو محمد رویہ بن احمد  
 بغدادی سے اور مشا دینوری سے اوکھون لئے سید الطائفۃ  
 ابو القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت  
 شیخ شہاب الدین عمر السهروردی کی تیسرے کد اوکھون  
 لئے تلقین پائی لپے چچا ابو نجیب السهروردی سے  
 اوکھون لئے شیخ احمد غزالی سے اوکھون لئے  
 شیخ ابوبکر المنساہج سے اوکھون لئے شیخ ابو القاسم  
 کمرکانی سے اوکھون لئے شیخ ابو عثمان مغربی سے  
 اوکھون لئے ابو علی الکاتب سے اوکھون لئے  
 ابو علی رودباری سے اوکھون لئے ابو القاسم  
 جنید بغدادی سے تفہات میں فرغانی سے  
 نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین السهروردی نے  
 نسبت خرقہ لہا ابو القاسم جنید تک کی ہے کہ جنہیں کی

دار جنید تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بصحبت نسبت داده است نہ بقرقہ امام شیخ  
 محمد الدین بغدادی در کتاب تحفہ البرہ آورده است  
 کہ نسبت قرقہ بمقتل است پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بریث درست متصل مفیقین مستقیمہ انون الحق  
 ما قالہ السہروردی واین فقیر اور ادو مثال  
 بر اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد و من  
 عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاهر عن  
 ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن احمد  
 القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ  
 عن جلال عن الشیخ عبد الوہاب  
 الشعراوی عن الزین زکریا عن الحافظ  
 شہاب الدین اسحاق بن حجر العسقلانی  
 عن ابی الحسن بن ابی الجلال الدمشقی عن  
 القی سلیمان بن حسنۃ المقدسی عن الشیخ  
 القدوة الشیخ شہاب الدین عبد  
 السہروردی در ضمن وصایا سے قدسیہ  
 رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذكور  
 الی شیخ زین الدین - دمیاط بکسر اللال  
 الہملہ و قبل بکسر اللال الحجۃ و سکون  
 المیم و تحقیف التختیۃ بلاد مشہور مصر  
 کوران بضم الکاف التجمیۃ قبیلۃ  
 من لا کرد - نطری بضم نون و

طاسے

مہملہ

اور جنید سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک  
 صحبت سے نسبت دی ہے قرقہ سے ابن  
 دی گریٹ محمد الدین بغدادی نے کتاب  
 تحفہ البرہ میں لکھا ہے کہ نسبت قرقہ متصل  
 ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست  
 متصل مفیقین سے اہتی میں کہتا ہوں حق  
 وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور ان  
 فقیر نے درود و وظیفہ و مثل و اعمال طریقہ سہروردیہ  
 کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے  
 شیخ ابو طاهر سے اوھنون نے اپنے والد شیخ  
 ابراہیم کردی سے اوھنون نے احمد شنائی  
 سے اوھنون نے احمد شنائی سے اوھنون  
 نے اپنے والد ان کے دادا سے شیخ  
 عبد الوہاب شعراوی سے اوھنون نے زین  
 زکریا سے اوھنون نے حافظ شہاب الدین احمد  
 بن حجر عسقلانی سے اوھنون نے ابو الحسن  
 بن ابو الحمد دمشقی سے اوھنون نے قی سلیمان  
 بن حمزہ مقدسی سے اوھنون نے شیخ پیشوا  
 شیخ شہاب الدین سہروردی سے اور وصایا  
 قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوانی کا  
 سند مذکور ہے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر  
 وال ہملہ اور بعضوں نے کہا ذال تجمہ اور  
 سکون یم اور تحقیف یا ی تحتیہ ایک ہر مشہور  
 گواران بفتح کاف تجمیہ ایک قبیلہ ہے کردون  
 میں سے - نطری نون و طاسے مہملہ

و سکون نون و کسر زای مجھے بر غش بضم یای  
 بضم یای موحده و سکون زای مجھے و  
 ضم عین مجھے و شین مجھے بضم عین اہملہ و ضم  
 سین مشدہ و سکون داود تشدید یای تھتہ  
 کذا قال ملا عبد الغفور و فیہ نظر بل الظہر نظر  
 تحقیق الباء التھتہ مثل اہویہ و بدیہ و  
 غیرہما اخی فرج یفتح فاو فتح راہملہ و جیم  
 زنجانی یفتح زای مجھے و سکون نون و  
 فتح جیم و الف و نون مکسورہ و یای نسبت  
 و لغات ابوالعباس ہنارندی براشاگرد  
 جعفر خلہی گفتمہ است ووی شاگرد  
 جنید بغدادی است قلہ بضم اخاء محلہ بغداد  
 قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب  
 الوصایا القدسی ومنها الفہر یوزعمان  
 الاوقات و یصرفون کل وقت بمأھی  
 الاثقیبہ فاذا اطلع الصبح الصادق یبلغ ان  
 یجدد و الشہادۃ و یقولوا اللہم انی  
 اصبحت اشہدک و انتہد حکمہ عنہک  
 و لا تمکنک و انبیاءک و رسالتک و جمیع  
 خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک  
 لا شریک لک و ان محمد عبدک و رسولک  
 اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ  
 و لا اطاق نفع ما ارجو و اصبح الامرید غیری  
 غیری و اصبحت من تہنا للعلی  
 فلا فقیر

و سکون و کسر زای مجھے بر غش بضم یای  
 موحده و سکون زای مجھے و ضم عین مجھے  
 و شین مجھے بضم عین اہملہ و ضم سین مشدہ  
 و سکون داود تشدید یای تھتہ ایسا کہا  
 ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام  
 ہے بلکہ ظاہر تحقیق یای تھتہ کے ہی مانند  
 راہویہ و بدیہ و غیرہما کے اخی فرج  
 یفتح فاو فتح راہملہ و جیم زنجانی یفتح زای  
 مجھے و سکون نون و فتح جیم و الف و نون  
 مکسورہ و یای نسبت اور لغات میں ابوالعباس  
 ہنارندی کو شاگرد جعفر خلہی کا لکھا ہے اور  
 وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں خلہی بضم  
 خامی مجھے ایک محلہ بغداد میں کہا ہے  
 شیخ زین الدین الخوافی نے کتاب وصایا پر  
 قدسی میں و منها الفہر یعنی وہ اپنی اوقات  
 کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت  
 اپنا جو اس وقت کے لائق ہو تو سبح صادق  
 طبع ہوتی کہ جسے کہ تجدید کرے شہادت کی اور  
 کہیں اللہم انی اصبحت اشہدک و انتہد حکمہ  
 عنہک و لا تمکنک و انبیاءک و رسالتک  
 و جمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت  
 وحدک لا شریک لک و ان محمد عبدک و رسولک  
 اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ  
 و لا اطاق نفع ما ارجو و اصبح الامرید غیری  
 و اصبحت من تہنا للعلی فلا فقیر

اس دعا کا ترجمہ مفید ہے اور ہر کس کے لیے اور ان کے لیے



ر بناؤ و رخصت

و کما یفتی کرم وجهہ ر بناؤ و رخصت جلا لہ ثم یصلوا سنتہ صلوۃ البصر کتین یقرء فی الاولی بعد الفاتحہ قل یا ایہا الکافر ان فی الثانیۃ قل هو اللہ ثم یقولوا سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ ماۃ مرۃ او ما تيسر ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما تيسر ثم یقرء الدعاء المانوس بین السنۃ والفرص اللهم انی سئلك رحمۃ من عندک تھدی لھا قلبی

و یجمع بھا امری و تلم بھا شغنی و تصلم لھا دینی و تقضی بھا دینی و یحفظ لھا قات و ترجع لھا شادی و یفیض لھا و جہی و ترکی لھا علمی و تھمنی بھا شادی و تزد بھا الفتی و تقصم بھا من کل سوء ذکرہ فی العوارف

یصلی الفرض بالجماعۃ ثم یقرء ادراد الیہ تبصم الفوائد الکیۃ مع ردفہ مستحفوظۃ للفقراء و یعلم منہم ثم یقرء خرب المعہود ثم یشغل بذكر لا الہ الا اللہ علی الوجہ الذی تلقن و کما قبل لہ بان حرف الذکر تاخذ بجمع فخرج الحرف ما یقول بہمتہ قویۃ بطا طراسہ الی فوق سننہ و یخرج لا الہ من ذلک الموضع

.....  
.....  
.....

ر بناؤ و رخصت و کما یفتی کرم وجہہ ر بناؤ و رخصت جلا لہ ثم یصلوا سنتہ صلوۃ البصر کتین یقرء فی الاولی بعد الفاتحہ قل یا ایہا الکافر ان فی الثانیۃ قل هو اللہ ثم یقولوا سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ ماۃ مرۃ او ما تيسر ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما تيسر ثم یقرء الدعاء المانوس بین السنۃ والفرص اللهم انی سئلك رحمۃ من عندک تھدی لھا قلبی و یجمع بھا امری و تلم بھا شغنی و تصلم لھا دینی و تقضی بھا دینی و یحفظ لھا قات و ترجع لھا شادی و یفیض لھا و جہی و ترکی لھا علمی و تھمنی بھا شادی و تزد بھا الفتی و تقصم بھا من کل سوء ذکرہ فی العوارف

پہر فرض جماعت سے  
پڑھے پہر ورد ایسے پڑھے جنہیں فایز سے  
ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقر کو یاد  
ہیں ان سے یکھئے پہر پڑھے حسب معمولی پہر  
مشغول لا الہ الا اللہ کے ذکر سے جس  
طرح تلقین کیا ہے اور جیسا کہ یہاں ہے  
اور اس سے کہ حرف ذکر کے مخرجوں سے  
حرفوں کے نکالے اور خوب بہمت سے  
کے سر کو جھکائے اور پر نافع کے اور  
وہاں سے لا الہ نکالے

وهو محل طهر النفس فاذا الاله الى  
الملك الايمن فاخره القلب الى كرايا الله  
وعظمته لتصفوا النفس ويميل راسه  
الى الجانب الايسر ويضرب الا الله بشدة  
القوى على القلب المحيى الصنوبرى  
الشكل المودع فى الجانب الايسر تحت  
البندى الايسر بجنب عظمة الصدا  
بجيبث توثر فى القلب وتصل حمارت  
نار الذکر الى القلب وتذوب السحمة  
التي فوق القلب ولها رائحة مخصوصة  
حين الاحتماق والذوبان وتنبع  
نات النار نور فلذا ذكر نار ونور نار  
تجلى ونور تجلى فاذا اثر نار ونور  
فى جوار القلب فى الدم الغليظ الذى  
فى وسط القلب وهو منبع الحيوة الحيوانية  
ومن ثم تسمى اعضاء الدماء فى الشرايين  
الى الاغصاء لتصرف فى الجوار اللطيف  
الذى يركب الدم السارى فى الاغصاء  
وذلك الجوار هو الروح الحيوانى وهو  
النفس الانسانية التى هى مركب  
الروح الانسانى فاذا انصرف الذکر  
فى ذلك الجوار فقد تصرف فى النفس  
والنفس سارية فى جميع البدن

اور وہی جگہ ہے ظہور نفس کی کہنچکر لائے  
لا الہ کو دائیں موڑ ہے تک نظر کرتا ہوا  
ولسے البدن کی کبریا و عظمت کو تاکہ صاف  
ہو دے نفس اور سہل دے سر کو بائیں طرف  
اور الا البدن کی ضرب خوب شدت سے قلب  
لمحی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں پستان کے  
نیچے سینہ کے برابر ہے لگائے ایسی حیثیت  
سے کہ قلب میں اثر ہو اور ذکر کے آگ کی حرارت  
قلب کو پہنچے اور گہلجائے چربی جو دل پر  
ہے اور اسکی ایک خاص بو ہے جلنے  
کے وقت اور پھلنے کے وقت اور اس  
آگ کے پیچھے نور ہے تو ذکر کے لئے نار  
ہی ہے نور ہی ہے اسکی نار خالی کر دیتی  
ہے اور اس کا نور آراستہ کر دیتا ہے  
تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے  
درمیان پیچ کاڑھے خون کے جو وسط  
قلب میں ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوانیہ  
کا اور دھین سے جاری ہیں نہرین خون کی  
شرائین میں سب اعضا کی طرف تو وہ نار  
تصرف کرتی ہے بخار لطیف میں جو مرکب کرتا  
ہے خون سرایت کر نوا لیکو اعضا میں اور وہ بخار  
ہے روح حیوانی ہے اور اور وہی نفس الانسانیہ  
جو مرکب روح انسانی کا پس جسوقت تصرف کیا  
ذکر نے اس بخار میں تو بیشک تصرف کیا  
نفس میں اور نفس سارے بدن میں سرایت



فیتحلل اعضاء البدن بتأثير الذرکس  
وتأثير النفس بنار الذرکس ونوره وکما  
قلنا ان ناره تخلق ونوره تخلق  
بنسبة لظلمات النفس بالانوار وتزول  
عنها الاخلاق المذمومة ويتخلق  
بالاخلاق المحمودة فيتحلل القلب  
من ظلمات النفس وينداد القلب  
نورا على نور فيستعد بفيضان  
انوار صفات الرب تعالى  
و على قدر الملازمة تطهر  
النتیجه و سیجی مزید بیان للذکر  
والنوار واجوال تقلبات القلب  
وانتار تغییراته ان شاء الله تعالى  
وینبغی ان یحضر النفس على  
القلب و یجعل هاء الا الله داثرة  
یطبقها على داثرة القلب بالحق و  
یکون جانب الاشیات اکثر ملاحظة  
من جانب النفی وینوی المبتدی  
بکلمة لا اله الا الله لا معبود  
خیر الله والمتوسط یسوی لا مطلوب  
اولا صلا ولا مقصود الا الله  
واذا وجد فی القلب محبة مخلوق  
من لیس وساطة بینہ و بین الله تعالى  
یسوی لا محبوب الا الله وینبغی ان یکون صاحبها  
فی المعانی الثلاثة فی النفی والاشیات

کے ہوئے ہو پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن  
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے  
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے  
کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس  
کا نور راستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس  
کی ظلمتیں انوار سے اور بری عادیں نایل  
ہو جاتی ہیں اور راستہ ہو جاتا ہے اچھے  
اخلاق سے تو خلاص ہو جاتا ہے فطریات  
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور  
پس استعداد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات  
الہی کے اور بقدر ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا  
ہے اور قریب آئینگار زیادہ بیان ذکر کا اور  
اس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات  
کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ حاضر کرے نفس  
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو  
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا  
ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب  
ملاحظہ زیادہ ہونی کی جانب کے ملاحظہ سے  
اور نیت کرے بتدی کلمہ لا اله الا اللہ سے  
لا محبوب اور غیر اللہ اور متوسط نیت کرے  
لا مطلوب یاد لا قراویا لا مقصود الا اللہ اور  
حبوت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے  
جو اللہ اور اس کے درمیان میں واسطہ ہو تو  
نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہئے کہ سچا  
ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

تخلص بخصته نفسه من المتعلقات  
بالکائنات والمیل الی المشتمیات و  
المستلزمات التي هي المصوبات الباطية  
ومن الميل الی الاكشوفات الكونية والکرامات  
العیانیة فلا طائل تحتها ويطلب الحق  
وحدیه وببذرة طلبه من المزرع يهوی  
النفس فان الميل الی الاكشوفات الكونية  
والکرامات من جملة هوس النفس  
وهو لها ومن التفت اليها وكان مقصدا  
ومطمحا فله في ذلك ههنا مدارج  
فیما بین المکورین بل ان وقعت بلا طلبه  
یخاف علیه من الاستدراج قال بعض  
الکبار اذا دخل شخص سناک فی بستان  
وقال طیورا اشجار ذلك البستان بالستم  
السلام علیک یا ولی الله فان لم یفطن  
الله مکربه فقد مکربه وهو لم یشعر  
وجميع المرشدین نفس والمريدین من  
المیل الی الکرامات العیانیة وقالوا انما  
حبس الرجال نورا انور القلب بانوار الوحیة  
المودقة فی ملازمة ذکر لا اله الا الله وانکست  
تلك الانوار علی صفحات الکائنات  
من جمیع الاقطار یرى الذکران هذا  
الوجودات ما کانت حقيقة وانما  
هی مجازیة ممکنة غیور واجبة ویشاهد  
الوجود الحق الواجب الازلی الابدی

خالص کرے اپنی ہمت اپنے نفس کو متعلقات  
دنیا سے اور شہوات اور مستلزمات سے بچے کہ  
ہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف  
و کرامات کی طرف حق کو طلب کرے تھا اور  
پاک کرے طلب کو ہولے نفس سے کیونکہ  
کشف و کرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش  
کی قسم سمین اور جس نے ان کی طرف التفات  
کیا اور اس کو مد نظر ذکر میں اور اس کا مقصد ذکر  
بھی ہو تو وہ مکورین میں درج ہے بلکہ اگر واقعہ  
ہو بلا طلب کسیے تو اس پر استدراج کا خوف  
سے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ سالک جب  
بلغ میں جائے اور دھون کے پرند اس بلخ  
میں اپنی زبان میں کہیں کہ السلام علیک یا ولی  
تو اگر وہ بخائے کہ یہ مکرمے تو تحقیق یہ اس کے  
ساتھ مکرمے اور اسے شعور نہیں اور سب مشرک  
مرد و مکو نفرت دلاتے ہے ہیں کرامات عیانیہ  
کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردوں کا  
حیث ہر پھر جب منور ہو جائے ہے قلب انوار  
و حدیث کے جو امانت ہے ملازمت ذکر میں  
لا اله الا الله کے اور منعکس ہوتے ہیں  
انوار مخاوقات پر سب طرف سے تو  
دیکھتا ہے ذکر کہ وجودات جو یہ ہیں ان کی  
حقیقت نہیں یہ سب مجازیہ ممکنہ غیور  
واجبہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق  
کا جو واجب ازلی ابدی ہے - تو

نہ بے یقول لا الہ الا اللہ ویسوی لا  
 موجود الا اللہ اسے الوجود الحقیقی لا ینزل  
 بکوالا الہ الا اللہ محمد الحق فیضی  
 جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شہودہ و  
 یظہر انوار التوحید و ہمنا من الالاف دام  
 اثبتین من بعد ان شاء اللہ تعالیٰ و بعض الذکرین  
 انہوں نے قول المشاہد فیضی النفس علی القلب  
 الوصول انحرار النفس الی القلب ان النفس  
 الذاکرہ فیضی نفسہ حتی یضمہم یعدن ملک الاف  
 فقد توہوا ذالک و لیس المراد من حضر  
 النفس فاقوہوا بل ذالک صفة المہنود  
 من الجوکیہ المرئین و لہم فیہا مقادیر  
 و بنویہ فیجتمہ ذالک من ذالک و بعض  
 باقلنا و یحلی النفس بروح و یجئ بلا اعتد  
 بہ ثم المبتدی لا یقدم علی ملاحظہ  
 معنی الاحسان مع ملاحظہ معنی الذکر  
 فیضی بالبال اولا معنی الذکر و یکبر  
 علی قلبہ مراراً و احتیاجاً اثر معنی الذکر  
 فی القلب ثم بلا حظہ معنی الاحسان  
 بذکر کا نہ برا الا ثم اذا برق یاموت  
 من سیلاب الکرم و لمع من ضیاء السیش  
 الغیب بتوجہ بسراۃ المشاہدۃ  
 من غیر تحدیق النظر الیہ بل بطرہ  
 اجلا لا و تعظیماً و نعمہ قال بعض  
 المشاہدین استیاقہ فاذا بدا

اس حال میں کہ لا الہ الا اللہ اور نہ  
 کرے لا موجود الا اللہ یعنی وجود حقیقی  
 ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنی  
 سے یہاں تک کہ مفعول ہو جائے سب ظلمات  
 کائنات کے اس کی نظر شہود میں اور ظاہر  
 ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پہلنے  
 کی جائے ہے سوا اشارہ اللہ بعد میں بیان  
 ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھے ہیں مشاہد  
 کے اس قول سے کہ حضرت نفس کرے  
 قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے  
 قلب کے طرف کہ ذکر سانس نہ لے اور  
 سانس کو ضبط کرے یہاں تک کہ بعض  
 کہنے میں سانس کتنے ضبط ہوئے  
 سو یہ اونکو وہم ہوا ہے حضر نفس سے یہ مراد ہے  
 جو اونکو وہم ہوا بلکہ یہ تو مشہور کیا جو کونکا کام  
 جو ریاضت کرتے ہیں اونکی اس میں دنیا کی مشقت  
 میں سالک کو چاہئے اس سے اشتراک کرے اور  
 وہی کرے جو ہمیں کہاتے اور سانس کو چھوڑ  
 راحت میں اور شمار کرے پہر بقدر قدرت نہیں  
 رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان کے ساتھ  
 ملاحظہ معنی ذکر کے پس خیال کرے اولین اول  
 معنی ذکر کے اور اس سے بار بار اولین گذاری زبان  
 کہ جب اثر کرے معنی ذکر کے قلب میں تو اس وقت ملاحظہ  
 کرے معنی احسان کے ذکر کرے کا نہ برا بہر جب  
 چلے جی بر کرم سی اور آفتاب غیب کی شعاعیں ہوں

اظر قته جل له من اجله فذكره في  
 ذالك الوقت المشاهدة وقد قال  
 سبحانه اذا امرتني فلا تذكرني واذا لم  
 ترفني فلا تفارق اسمي ولم يكن هذا المقام  
 مقام بسيط هذا المعنى وكانت موعودة  
 لما يجي بعد انشاء الله تعالى ولكن الكلام  
 في الكلام ثم اذا ذكر ذكر الكثيرا وتفقت  
 الشمس قد نزلت من اورمحين وحصل له الكمال  
 وترك الذكر فيها قلب المنكور ويلاحظه  
 اولاً نظره تعالى الله عن جميع جوانب ذرات  
 وجوده ويحيط ذاته محاطاً بنظره تعالى  
 فانه في الجہت واللہ سبحانہ منہ عن  
 الجہت فلا یکن له ان یوجه الی جہتہ  
 ما و لکن اذا لاحظ نظره تعالى الیہ  
 عن جميع جوانبہ یصغر وجودہ و  
 کما یصغر وجودہ یبغی ذالک النظر  
 وهو یقر الی جواد حتی لا یبقی له مقرا  
 وان اسے رباً یومئذ مستقر ثم  
 اذا امرتني الجسمیة وتلاشت  
 الجہات یلاحظہ . . .

او وقت متوجہ ہوا اپنی سر سے واسطے  
 شاہد کے سوا خوب طرح دیکھنے کی بلکہ  
 سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے  
 اور کیا خوب کہا ہے بعضے شاہدہ کریموں نے  
 کہ میں اس کا شائق تھا جب وہ ظاہر ہوا میں نے  
 سر جھکا لیا اور سکے جلال سے اس کی تعظیم کی  
 واسطے اور تحقیق کیا ہے اللہ تعالیٰ نے  
 جب تمہیں دیکھے تو مراد کر نکر اور جب ہم کو  
 تو میری نام سے جہانہو اور یہ مقام ان باتوں کے  
 ذکر کا نہ تھا انکا تو وعدہ ہی کے بیان کرنے کا  
 انشاء اللہ لیکن بات میں بالکل آتی ہے پہر جب اس نے  
 ذکر بیت کیا اور آفتاب بلند ہوا بعد از ایک نیزہ کے  
 یاد نیزہ کے اور اسکو اندازگی ہوئی تو ترک کرے ذکر  
 اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے پہلے اللہ  
 تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ ذرہ کیطرت  
 اور اپنے متین اللہ تعالیٰ کی نظر میں احاطہ کیے ہوئے  
 جانے کیونکہ یہ جہت میں ہے اور اللہ تعالیٰ جہت سے منزہ  
 تو ممکن نہیں کہ متوجہ ہو کیطرت لیکن جب ملاحظہ کرے نظر  
 اللہ تعالیٰ کی اس کی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا  
 وجود اپنا اور جب صغیر علوم ہوا اپنا وجود وسیع ہوگی  
 اس کی وہ نظر اور وہ بہا کے گا اس کی وجود کیطرت یہاں تک  
 کہ اس کو واسطے باقی نہیں رہے گا کوئی شے کا ایسا کہ نہ کا  
 وان الحار باک لو عند المستقر پہر جب اس نے  
 جائیں گے جمیست اور نابود و نیست  
 ہو جائیں گے جہتین تو ملاحظہ کرے گا

قرب الصفات ولا یجتاہم الی التکلفات  
فعوالہم الارواح منذرہ عن المجہات  
قید ہر ایک قریہ تعالیٰ بالمعنی والصفۃ  
ثم یرقی الی ما فوق ذلک ثم اذ الحکوک  
الحکوک اصل ہر حق خدا تعالیٰ  
المیصرانی اعوذ بک من تفرقة القلب  
اللہم اجعلنی قادر علی القلب یجمعہم الہم  
بحیث لا یخسر فی قلبی سواک یحفظہ  
منہم ثم یصلی رکعتی الا شرابی یقرأ فی لاؤ  
بعد النافحة اللہ نور السموات والارض الی  
بکلی شیء علیم وفی الثانیۃ اذن اللہ ان ترفع  
الی بغیر حساب ثم ینکر حرمان ویل عی  
ثم یشغل بقرۃ القرآن بالذائل ولا تعاط  
والترتیل والاحتفاظ کالذی یقرع علی اللہ او  
کان اللہ یتکلم معہ حاضر القلب داعیا  
مصغیا متادبا منحتعا ویقرأ مقداس  
حزب او حزبین ولا یکون فی قید الا کثیر  
بل فی قید الاعتناء والاعتبار فرب  
قادی القرآن والقرآن  
یلعنہ لانہ لا یصحح الحروف  
ولا یراعی الوقوف  
ولا یتعظ بمواعظ  
ولا یتفکر  
فی امثاله  
وہر لہجہ

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں  
ہے کی اور عالم ارواح منذرہ عن المجہات سے  
ہو اور اک کر گیا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ ہے  
اور صفت کے پھر نہ رہی کر گیا اس کے فوق کی  
قرن پھر جب حرکت کرے کہ خطر ہے یہ دعا پڑھے  
اللہم اجعلنی اعوذ بک من تفرقة القلب الہم  
اجعلنی قادر علی القلب یجمعہم الہم بحیث  
لا یخسر فی قلبی سواک ہر جیسے کار  
اترناں اور رکعت پہلی میں الحمد کے بعد  
اللہ نور السموات والارض بکلی شیء علیم  
نکہ اور دوسری میں اذن اللہ ان ترفع  
جس ادب پھر کہی وندہ ذکر کرے اور دعا مانگے  
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے نہ  
کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور  
ترتیل کے ساتھ اور حفاظت و ادب کے  
ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالیٰ کے آگے  
پڑھ رہا ہے اور سن رہا ہے قلب کو جو حرکت  
دعا کرتا ہو اور صفات الہیہ اور ادب کرتا ہو اور  
خشوع کرتا ہو اور پڑھے مقدار ایک س پارہ  
یا دو س پارہ کے اور بہت سا جرتے کا خیال  
کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال کرے کہ چونکہ بہت  
قرآن چھٹے ٹالے سے ہیں کہ وہ قرآن چھٹے  
ہیں اور قرآن او کو سنت کرتا ہو جسے کہ وہ حرکت  
معجم نہیں کہتے اور وہ قرآن کی حایت کہتے ہیں اللہ  
جرت کرتے ہیں اور نہ کسی شکر نہیں اور نہ جردن میں

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلاته الفحة  
ركعتين او اربعاً يقبل فيها بعد الفاتحة و  
الفحة والمشرحة وفي الاربع اياهما و  
السورتين قبلهما والشمس والليل و  
يقترن على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجاً  
اليه للتعليم يخلص النية وتخلص من  
شوائب النفس ويعلم الله من العلم  
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجاً اليه  
وان كان ذكياً قابلاً لاستخراج من الكتاب  
السنة من الاصطلاحات **ايضاً**  
قد رما يحتاج اليه الا الفضول ولا الزوائد  
مما يتقرب به الى الاقلان ويتقرب به الى  
السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران  
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي  
تقدمت وبالصوف الذي ذكره وراعى  
الادب كما ذكرنا ينام قليلاً عينا على  
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ  
وصلى ركعتين شكر لله تعالى ونسب تغل  
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت  
يصلي اربع ركعات تطوعاً بسلام واحد  
شافعيان او حنفياً كذا صلى رسول الله  
صلى الله عليه وآله وسلم يقبل فيها  
بعد الفاتحة ما تيسر له من باء واكثر او  
اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل  
ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

فکر کرتے ہیں پھر جب تلاوت سے فارغ ہو جائے  
پڑھے دو یا چار رکعتیں ان میں انحمد کے بعد یعنی  
والمشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتیں  
جو اون سے پہلے ہیں والشمس اور واللیل پڑھے  
انحمد کے بعد ہر قدر پس کرے جو لوگ اس  
سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت خالص  
کرے اور نفس کی آسودگیوں سے پاک ہو اور  
اس کے واسطے پڑھاۓ وہ علم جیسا کہ پہلے ہو چکا  
ہی اور جو ہو ذکی قابل کہ قرآن و حدیث کے اصطلاحات  
نکالے تو جس قدر کی حاجت ہو اور فضول اور زوائد  
ہو کہ اپنے ہمسران پر فخر کرے اور اس سے باز رہے  
کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان والخسران  
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اس نیت  
اور اس صفت سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو  
پہے فیلولہ کرے کہ رات کے جاگنے کی مدد ملے  
پھر جب جاگے اوشے اور وعنو کرے اور دو رکعتیں  
شکر اس کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہاں  
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب نازل  
ہو چار رکعتیں نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ -  
شافعی نہ ہی ہر خواہ حنفی ہو اس طور پڑھے ہیں  
رسول امداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون  
میں پڑھے بعد فاتحہ کے جس قدر ہو سکے ایک  
سپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ ہونو  
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیت الکرسی  
پھر پڑھے



سنة الظهر اربعاً ثم يصلي الفرض  
 بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم  
 يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له مهم  
 معيشي او مطالعة او كتابة يشغل به  
 الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع  
 ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة  
 ثم يقرأ الخرب المعصوم ومن الاذكار ثم  
 يشغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى وقت  
 الغروب وان فرغوا الشمس بعد غروب  
 يشغل بالنسييم والا يستغفار ثم يصلي  
 المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي السنة  
 ثم يصلي ركعتين بقاء الايمان بقراء  
 في كل منهما بعد الفاتحة آية الكرسي  
 مرة وقل هو الله احد والحق ذين  
 كل واحد مرة ثم اذا سلم يصلي على  
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم عشر  
 مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات اللهم  
 اني استودعك ديني فاحفظه علي في  
 حيلوتي وعند وفاتي وبعد طائتي ليثبتته  
 الله تعالى علي الايمان ويامنه من الفراع  
 والمخدلان كما افادنا شيخنا قدس الله  
 سنة ثم اذا كان طالب العلم يشغل  
 فيما بين العشاءين بالمطالعة والتكرار  
 ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه  
 يكثر القلب ويذهب فيضارة الوقت

الحق ذين  
 كل واحد مرة  
 ثم اذا سلم  
 يصلي على  
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
 عشر مرات  
 ثم يدعو بهذا الدعاء  
 ثلث مرات  
 اللهم اني استودعك ديني  
 فاحفظه علي في حيلوتي  
 وعند وفاتي وبعد طائتي  
 ليثبتته الله تعالى علي  
 الايمان ويامنه من الفراع  
 والمخدلان كما افادنا شيخنا  
 قدس الله سنة ثم اذا كان  
 طالب العلم يشغل فيما بين  
 العشاءين بالمطالعة والتكرار  
 ولا يتكلم في هذا الوقت فان  
 الكلام فيه يكثر القلب ويذهب  
 فيضارة الوقت

چار سنت تہ کی۔ پھر فرض جماعت کے ساتھ  
 پھر دو رکعتیں سنت پڑھے۔ پھر دو رکعتیں  
 نفل پڑھے۔ پھر جو اس کو کاروبار یا  
 کام ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو۔ یا کتابت کرنی ہو  
 اس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک پھر چار  
 سنتیں عصر کی پڑھے۔ پھر فرض پڑھے جماعت  
 سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے  
 پھر مشغول ہو ذکر لا اله الا الله سے جیسے ہم ذکر  
 چکے ہیں خوب آفتاب تک اور جو بچے فارغ  
 ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح واستغفار سے پھر  
 مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے پھر دو  
 رکعتیں بقاء ایمان کے واسطے پڑھے ایلین احمد  
 کے بعد آیتہ الکرسی ایک ایک دفعہ دونوں میں ہر  
 قل ہواحد اور معوذتہ بھی ایک ایک دفعہ دونوں  
 رکعتوں میں پھر سلام پھیر کر دس بار درود پڑھیں  
 پھر دعا مانگے تین بار یہ دعا مانگے اللهم انی  
 استودعک دینی فاحفظہ علی فی حیویتی  
 عند وفاتی وبعد طائتی لیثبتہ اللہ تعالیٰ علی  
 ایمانی ویامنہ من الفراع والمخدلان  
 کما افادنا شیخنا قدس اللہ سب سے سیاسی افادہ  
 فرمایا ہے کچھ ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے پھر یہ  
 کہ طالب علم ہو تو مطالعہ میں مشغول ہو مغرب  
 سے عشاء تک یا بیکراہ عظیم میں اور کلام نہ کرے  
 اس وقت میں کہ اس وقت میں بات کرنے سے قلب  
 کمزور ہو جائے اور ترونازگی وقت کی جاتی رہے ہے

فلا یصفو الی آخر البلی وکذا فیما بعد لغشاء  
 الاخر لا یتکلم البتة الا اذا عرض حارض  
 شرعی فذلک لا یضره اذا کان مقتدر علی  
 قدر الحاجة وان لم یکن طالب العلم  
 فالاولی له الاستعمال بذکره لا اله الا الله  
 علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی هذا  
 الوقت یصفی قلبه عما طرح علیه من  
 امور الطبیعة والنهار فیتبہا یا یصفاء  
 المحصور فی ما یعمل باللیل ثم یصلی سنة  
 العشاء اربعاً ثم یصلی الفرض بالمجماعة  
 ثم یصلی اربعاً للسنة وان شاء رکعتین  
 ثم اذا عاد الی صلاته یصلی اربع رکعات  
 سلام واحداً یقرء بعد الفاتحة فی  
 الاولی آية الكرسی وفي الثانية امن الرسول  
 الی آخر وثلثة اول سورة المجد الی  
 علیم بذات الصدور فی الرابعة آخر  
 سورة النحل من لو انزلنا ثم یشغل  
 بالذکر ویراعی الوظیفة علی ما شاکله  
 اعنی یقرء سورة الفاتحة ثلاث مرات  
 ثم یشغل بالذکر مع الفقل اعلان کانوا  
 والا وحده ثم اذا وجد قلبه المحظوظ  
 مل النفس براقب المذکور ثم اذا تحرکت  
 نحو اطمینان دعا المذکور یشغل  
 بالصلاة علی النبی صلی الله  
 علیه وآله وسلم جماعة ثم یشغل

توصاف بہن ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور  
 اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ بائق کرے مگر  
 شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان بہن  
 اگر قدر حاجت ہو اور جو طالب العلم ہو تو اس کو  
 بھی اولی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو  
 اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اس وقت ذکر قلب  
 توصاف کرتا ہے امور طبیعت سے جو دن میں  
 گزرے ہیں تو آدہ ہو جائیگا کے ساتھ واسطے  
 حضور کے جو عمل شب کو کر گیا پھر چار سنہین عشا  
 لی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار  
 سنہین اور چاہے دو سنہین پھر جب اپنے  
 مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام  
 سے احمد کے بعد پھلی میں آیت الکرسی اور دوسری  
 میں امن الرسول آخر سورہ تک اور تیسری میں  
 اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک  
 اور جو بقی میں آخر سورہ حشر کا لوانزلنا سے  
 پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت سکھ و طیفہ کے  
 جیسا مشاہدہ کیا ہے یعنی سورہ فاتحہ تین بار  
 پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرہ کے  
 جو ہوں تو نہیں تو اکیلا ذکر کری پھر موت  
 اس کا قلب پائے اور نفس بول ہو مراقبہ مذکور کرے  
 پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے ۔  
 جب کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ  
 درود شریف پڑھے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 و صحابہ وسلم پھر درود شریف پڑھے ۔

علیٰ جبرئیل وصیہ سبیل واسرار فیل  
 وعن ربیل وحسلة العرش والملاکة  
 المقرین وعلیٰ جمیع الانبیاء و  
 المرسلین ثلاث مرات علی یاری  
 فی محاسن الفقراء فقربت تعقل الله سبعین  
 مرة بلا حظ فی الاستقارة لثباته وغفلة له  
 البومیة او السابقة ثم یدعی ویقر أشیاء  
 من القرآن بوالدیہ ثم شیخه ولا مستأد  
 ثم لا صحابه واخوانه ویرومہ ورواہ المؤمنین  
 والمؤمنات تلکبیرہ ثم یصلی علی  
 النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم علی  
 ما یری من الفقراء ثم اذا کان طالب العلم  
 وکان الفصل شیئا یشتغل بالمطالعة  
 الی غلبۃ النوم وان کان سالکاً یشتغل  
 بذکر لا اله الا الله الی غلبۃ النوم فاذا  
 غلبت النوم لا یدر فاعلم ان لا یضرب  
 فی تمیید لا ینام بنية العون علی العبادة  
 ولا یقنع حتی النفس حاضراً بقلبه ناظراً  
 الی نظر الله تعالی البیہ مستجیباً منه  
 ان یمد رجلیہ بین یدیه عاجلاً  
 نفسه کأنما تموت مسلماً روضه الی الله  
 تعالیٰ محتلاً امس ولا تعالیٰ قسم  
 اللیل لا قلبیلاً ویقر آیه الکرمی وامن  
 الرسول وامن من سوزة الکھف من ان  
 الذین امنوا وعملوا الصالحات

جبریل و میکائیل واسرار فیل عزرائیل طین  
 عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء و مرسلین  
 پر۔ میں مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقر  
 کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کے  
 اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا  
 مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے  
 والدین اور سرپرست اور اپنے یاروں اور  
 بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین اور  
 مومنات کے روح کو بخشے ثواب یکبارہ اور درود  
 شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقر سے بھر پور  
 طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو  
 سالک ہو تو ذکر لا اله الا الله سے مشغول ہو  
 نیند کے غلبہ تک اور جب غلبہ کرے نیند تو کوٹھو  
 دفع کرے۔ ہنیں تو نجد کو ضرر کرے گی۔ سو  
 ہے نیت کر کے عبادت پر مدد کی اور نفس کے  
 حق ادا کرنے کے حاضر ہر دل سے اور اس  
 نقالی کی نظر کر شکوہ دیکھتا ہو اور اس سے  
 سحر مانا ہو کہ اس کے سامنے پائون پھیلا تاہر  
 ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح  
 کو آمد کو سونپتا ہے اس کا حکم بجالاتا  
 ہے کہ قم اللیل لا قلبیلاً  
 اور پڑھے آیه الکرمی اور۔

آمن الرسول اور آخر سوز

کہت ان الذین امنوا وعملوا  
 الصالحات

وَيَتَشَهُدُ وَيَقُولُ بِأَسْمَاكَ اللَّهُمَّ وَضَعْتَ  
 جَنِّي وَبِكَ أَرْفَعُهُ اللَّهُمَّ قُنِي عَذَابَكَ يَوْمَ  
 تَجْمَعُ عِبَادَكَ وَيَكُونُ فِي هِمَّتِهِ أَنْ يَقُولَ  
 وَيَقُولَ اللَّهُمَّ ابْقِظْنِي فِي أَحَبِّ الْأَوْقَاتِ  
 إِلَيْكَ وَاشْغَلْنِي بِطَاعَتِكَ فِيهِ فَإِنَّهُمُ  
 اللَّهُ تَعَالَى يَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ وَيَذْكُرَ اللَّهُ تَعَالَى  
 وَيَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ أَمَاتِنَا  
 وَرَدَّ الْبِنَاءَ أَرْوَاحَنَا وَالْيَدِ الْبَعْثِ وَالنَّشْوَ  
 وَيَسْجُدُ لِلَّهِ تَعَالَى وَيَسْتَغْفِرُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي  
 رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَنْظُرُ الْوَقْتَ فَإِنْ كَانَ سَجْدَتَيْنِ  
 يَرَى فَضْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْتَهُ عَلَيْهِ أَنْ  
 يَقْظُهُ فِي وَقْتٍ يَقْدِرُ عَلَى اسْتِيفَاءِ حَقِّ  
 الْتَّحِيلِ فَلْيَبْتَدِئْ بِالْهَيْجَرِ يَصِلُ رَكَعَتَيْنِ  
 بَايَةَ الْكُرْسِيِّ وَأَمِنْ الرَّسُولِ ثُمَّ يَسْجُدُ مَرَارًا  
 وَيَذْكُرُ كَرَاهًا وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ  
 يَقْرَأُ فِيهِمَا سُورَةَ السَّجْدَةِ وَالْإِنْشَاءَ ثُمَّ يَصَلِّي  
 الْخَرْيَيْنِ بِسُورَةِ الْيُسُفِ وَأَنَا فَتَحْنَا وَسُورَةَ  
 الرَّسْمِ أَوْ سُورَةَ الْحَدِيدِ أَوْ سُورَةَ شَاءَ  
 ثُمَّ يَصَلِّي الْخَرْيَيْنِ بِسُورَةِ الْمَلِكِ وَالْمُزْمَلِ ثُمَّ يَصَلِّي  
 الْخَرْيَيْنِ بِسُورَةِ طه قَامَا أَوْ بَعْضًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ  
 وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِيهِ  
 دَعَاءُ الْقَنُوتِ بَيْنَ قَوْلِ الْحَفِيَّةِ وَالشَّافِيَّةِ  
 ثُمَّ يَصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
 يَسْتَغْفِرُ بِالْأَذْكَرِ مَا تَعَلَّمَ إِلَى السَّجْدَةِ الْأُولَى

اور کھڑے شہادت پڑھے اور کہے یا سماء  
 اللہم وضع جانی و بیک ارفعہ اللہم  
 قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور اس  
 کے ارادہ میں ہو کہ ادھیگا اور کہے اللہم  
 ابقظنی فی احب الاوقات الیک  
 واشغلنی بطاعتک فیہ فاذا ہمہ  
 بیدار کرے اللہ تعالیٰ تو چاہے کہ کھڑا ہو جائے  
 اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی  
 احیاننا بعد اماننا و رد البنا ارواحنا  
 والیہ البعث والنشور۔ اور سجدان اللہ  
 کہے اور استغفار پڑھے۔ اور وضو کرے اور دو  
 رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت  
 ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد  
 دو رکعتیں پڑھے ایہ الکربی اور من الرسول  
 کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور  
 ذکر کرے کتنی بار اور درود شریف پڑھے پھر  
 دو رکعتیں پڑھے بڑی دو نوین سورہ سجده  
 اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ  
 لیس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید  
 یا جوں سی سورہ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے  
 سورہ ملک اور مزمل پھر اور دو رکعت میں سورہ  
 طہ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسمہ او قل  
 یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد و فیہ  
 قنوت میں حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر دو رکعت  
 پڑھے پھر ذکر کے مشغول ہو جو جانتا ہی اول تحرک

ابنی کے نام  
 میں یا اللہ تعالیٰ  
 درود میں انھوں  
 کا اور یہ کہ جانتا  
 ہے اس میں کہ  
 تہجد پڑھنا  
 اور اگر تہجد  
 پڑھنا نہ ہو  
 تو دو رکعتیں  
 پڑھنا  
 اس کا درود  
 میں یا اللہ تعالیٰ  
 اور پھر دو رکعتیں  
 پڑھنا  
 اور اگر تہجد  
 پڑھنا نہ ہو  
 تو دو رکعتیں  
 پڑھنا

وہو السادس الباقي من الليل ثم يستغفر  
 الله لنفسه ولوالديه وجميع المؤمنين و  
 المؤمنات والمسلمين والمسلمات ولا حياء  
 منهم ولا سموات فيكون موديا يودا  
 لا يستغفار جميع حقوق المؤمنين و  
 المؤمنات ثم اذا قرب الصبح يدعوه  
 يليق باصحاب المحبة وارباب المهتم  
 العلية فان ذلك الوقت وقت خاص  
 يستجاب فيه الدعوات فيدعوهما يلهمه  
 الله تعالى بمقتضى مقامه فيحضر طالب  
 الحق في الادعية عن الطلبات الدينية جلا  
 والاراء لا مثقال امر اذا قال ادعوني  
 استجب لكم ولتكن واظهار الزلزلة و  
 الاقترار اذا قال بمقتضى كرمه وجوده  
 على لسان نبيه صلى الله عليه وآله وسلم  
 من لم يسأل الله من فضله غضب  
 عليه ولا فكرمه وطفه كاف وجوه  
 وغناه واف اوجدنا ولم نك شيئا  
 واسبق علينا نعمة ظاهرا و  
 باطنة من غير استحقاق ولا سابقة  
 خدمته وطاعته فهو  
 لان يمن علينا وفي الآت  
 يمن علينا انشاء الله تعالى  
 بفضله وكرمه  
 ولكن

اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے پھر مغفرت  
 چاہے اس سے اپنے لئے اور اپنے والدین  
 اور جمیع مومنین و مومنات کے اور مسلمان  
 مسلمات زندہ اور اموات کے واسطے توادا  
 ہو جائے بہن اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین  
 و مومنات کے پھر صبح قریب ہو تو دعا  
 کا ایسے جو لایق ہے اصحاب محبت اور غسانی  
 ہمتوں کے کیونکہ یہ وقت وقت خاص و خاص  
 کے قبول کے واسطے ہے تو دعا کرے وہ جو  
 اللہ کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقام  
 کے اور طالب حق کو چاہے کہ دعائیں کچھ ایسے  
 ایسی دعاؤں سے جو کمینہ بہن بہت اور دعا کر  
 کے فرمان بجالائے کے واسطے ہے کہ اوسے  
 فرمایا ہے ادعونی استجب لکم اور واسطے  
 تمکن اور اپنی ذلت و محتاجی ظاہر کرنے کو کیونکہ  
 اوس نے اپنے کرم و بخشش کی راہ سے کہا ہے  
 اپنے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان  
 مبارک پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس شخص  
 سے خدا غصہ ہو جائے اور نہیں تو اس کا لطف  
 و کرم کافی ہو۔ اور اس کی بخشش و غنا وافی ہے  
 حکومت کر دیا حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر  
 بڑی نشتیں ظاہر و باطن کی فراح کیں۔ ہمارا کچھ  
 استحقاق نہ تھا نہ کوئی سابقہ خدمت و عبادت کا  
 ایسا بھی اسکا ہم پر احسان ہے اور آئندہ بھی  
 انشاء اللہ تعالیٰ بفضله و کرمہ۔ لیکن اس کی

مقتضی حکمتہ ان یتعبد بالطاعات  
وعبادات واذکار وادعیۃ واستغفار  
لیزیدنا بفضلہ من فضله ومن طهر  
علیہ اسرار صفاتہ الازلیۃ الابدیۃ  
عرف ان الامور التي وقعت وتقع فی  
فی جمیع الکائنات والاوامر والنواهی  
التي صدرات فی التعبدات ہی مقتضیات  
الصفات الثابتة للذات اذلا وابدلا  
فلا یطلب المحجة والبرهان واطهر  
التسلیم والاذعان یصل ان شاء الله  
تعالی الی مراتب کمال الایمان والاحسان  
والعرفان ثم اذا طلع الصبح الصادق  
یفعل ویقول ما تکرر ذکرہ ولحمد لله  
علی التوفیق الی اطرقتہ کبرویہ شعب وسمیر  
ست اشترکنا مودتک انان وکثیر وغیرہ  
ان شیعہ امیر سید علی تهرانی است نادر  
ترین انما خرقہ کبرویہ است ازجہت خواجہ  
نقشبند لبس هذا الفقیر الخرقہ من  
الشیخ الی طاہر وهو لبسها من ابیہ بلبا  
من الشیخ احمد القشاشی بلباسہا من  
الشیخ احمد الشناوی بلباسہا من ابیہ  
من بلجیل بلباسہا من الشیخ عبد الوہاب  
الشعراوی بلباسہا من شیعہ الاسلام  
زین الدین زکریا بلباسہا من الشمس  
مجل بن عس الوسطی

حکمت کا مقتضا ہے کہ اس کی طاعات و عبادات  
کریں اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ کم  
زیادہ کرے اپنے فضل سے اور جس پر ظاہر  
ہوئے اسرار اوس کی صفات ازلیہ ابدیہ کے  
وہ پہچانتا ہے کہ جو امور واقع ہوئے اور  
ہوئے ہیں اور ہوں گے تمام کائنات میں  
اور جو امر اور ہی صادر ہوئے عبادت  
میں وہ مقتضا ہے اوس کی صفات کا جو  
اوس کی ذات کے واسطے ہیں ازلہ اور ابدہ  
تو وہ حجت و برهان نہیں طلب کرتا اور تسلیم  
یقین ظاہر کرتا ہے انشاء اللہ مراتب کمال۔  
ایمان و احسان و عرفان کو پہنچیکا پھر جب  
صبح صادق ہوا کرے اور کہے وہ جکا ذکر و دعا  
کرتا ہے احمد مد علی التوفیق اور طریقہ کبرویہ  
کے شعبے بہت ہیں اول میں بہت مشہور۔  
ترکستان و کشمیر و قزوین امیر سید علی تهرانی  
کا شعبہ ہے اور بہت نادرائن کا خرقہ کبرویہ  
ہے خواجہ نقشبند کی جہت سے اس فقیر نے  
یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طہاہر کے ہاتھ سے  
اور اوکھون نے اپنے باپ سے اوکھون  
نے شیخ احمد قشاشی سے اوکھون نے شیخ احمد  
شناوی سے اوکھون نے اپنے والد کے ہاتھ سے  
اوکھون نے ان کے دادا شیخ عبد الوہاب  
شعراوی سے اوکھون نے شیخ الاسلام زین الدین  
زکریا سے اوکھون نے مٹس محمد بن عمر واسطی سے



وہو من ابی العیاس احمد الزاہد وہو  
 من الشہاب الدمشقی وہو من عبد الرحمن  
 الشرقی وہو من احمد الرودباری وہو من  
 رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف  
 بالاولا وہو من محمد البغدادی وہو من  
 الشیخ نجم الدین الکبری وایضاً البسما الشیخ  
 ابوطاہر من ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی  
 من القشاشی من الشنادی من السید  
 غضنفر بن جعفر النہروانی نزیل مدینۃ  
 المشرقۃ من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن  
 بن مسعود الکاذرونی عن الحافظ نور الدین  
 احمد الطائفی قال البسما تبارک من المحقق  
 الشریف السید علی البحر جانی وہو من خواجہ  
 علاؤ الدین العطار السمرقندی وہو من خواجہ  
 بہاؤ الدین محمد المشہور بنقشبند وہو من  
 الشیخ سلطان الدین وہو من الشیخ احمد  
 مولانا وہو من الشیخ بابا کمال الحمیدری  
 وہو من الشیخ المقصدی نجم الدین الکبری  
 وایضاً اخذ هذا الفقر الطريقة ولبس الحرقۃ  
 عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم عن السید  
 عبد اللہ عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ  
 احمد السمرہندی عن الشیخ یعقوب البصری  
 الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی  
 عن الشیخ حاجی فضل بن صدیقی الخبوشا  
 عن الشیخ شاہ علی بیدرازے

اوخون نے ابو العیاس احمد زاہد سے اور اوخون  
 نے شہاب دمشق سے اوخون نے عبد الرحمن  
 شرقی سے اوخون نے احمد رودباری سے  
 اوخون نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے  
 جولا لاسٹ ہو رہا ہے اوخون نے محمد بغدادی سے  
 اوخون نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز  
 شیخ ابوطاہر نے اپنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی  
 سے اوخون نے قشاشی سے اوخون نے  
 شناوی سے اوخون نے غضنفر بن جعفر نہروانی  
 نزیل مدینہ مشرقہ سے اوخون نے شیخ تاج الدین  
 عبد الرحمن بن مسعود کاذرونی سے اوخون نے  
 حافظ نور الدین احمد طائفی سے کہا پناہ میں سے  
 تبارک کا حق شریف علی جرجانی سے اوخون نے  
 خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اوخون نے  
 خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اوخون نے  
 شیخ سلطان الدین سے اوخون نے شیخ احمد مولانا  
 سے اوخون نے شیخ بابا کمال حمیدری سے اوخون  
 نے شیخ مقصد نجم الدین کبری اور نیز اس فقیر نے یہ  
 طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم  
 سے اوخون نے سید عبد اللہ سے اوخون نے  
 شیخ آدم بنوری سے اوخون نے شیخ احمد سمرقانی  
 سے اوخون نے شیخ یعقوب بصری کشمیری  
 سے اوخون نے شیخ حسین خوارزمی سے  
 اوخون نے شیخ حسین خوارزمی سے اوخون نے  
 شیخ حاجی محمد صدیق خبوشالی سے اوخون نے

عن الشيخ رشيد الدين محمد بيدوازي عن  
السيد عبد الله برزق آبادي عن الشيخ سحق  
المختلاني عن الامير سيد علي الهمداني ثم  
الامير السيد علي الهمداني اخذ الطريقة عن  
الشيخ سرف الدين محمد بن عبد الله المرقاني  
والشيخ تقي الدين علي الدوسي السمناني كلاهما  
عن الشيخ علاء الدار ولد احمد بن محمد السمناني عن  
الشيخ نور الدين عبد الرحمن الكسري  
الاسفرائي عن الشيخ جمال الدين احمد  
الجوزفاني عن الشيخ رضي الدين علي لالا  
عن الشيخ نجم الدين الكبري ثم الشيخ  
المقندي بنجم الحق والدين ابوالجنا ب  
احمد بن محمد بن محمد الخوارزمي الخيوني المعروف  
بالكبري الموصوف بشيخ ولي تراش له  
بجثمان احد ابناء انه صاحب ولبس الخرقة  
تبركا واخذ الطريقة عن الشيخ عمار بن ياسر  
عن الشيخ ابى الخبيب عبد القاهر بن عبد الله  
السهروردي عن ابيه عن عمه عمر بن محمد  
عن ابيه محمد بن عويه عن احمد بن اليسار  
عن محمد بن الدودي عن ابى القاسم الجنيدي بسند  
الذكر والاثانية انه صاحب ولبس خرقة  
الاصل واخذ الطريقة عن الشيخ محمد بن محمد  
عن الشيخ محمد بن المالكيل وهو المعروف بنجاد الفقر  
وهو من الشيخ ابى العباس بن  
ادريس وهو

او مخون نے شیخ رشید الدین بیدوازی سے  
او مخون نے سید عبد الصمد برزق آبادی سے  
او مخون نے شیخ اسحاق مختلانی سے او مخون  
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی  
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد  
مروغانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوسی سمنانی  
سے۔ اور ان دونوں نے شیخ علاء الدار ولد احمد بن  
محمد سمنانی سے او مخون نے شیخ نور الدین محمد بن محمد  
کسری ہمدانی سے او مخون نے شیخ جمال الدین  
احمد جوزفانی سے او مخون نے شیخ رضی الدین علی لالا  
او مخون نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقنن  
بنجم الحق والدين ابو الجنا ب احمد بن محمد بن محمد الخوارزمي  
خيوني معروف كبرى مشهور شيخ ولي تراش كو  
وجہتوں سے ہے۔ ایک تو او مخون نے صحبت  
پائی اور خرقة پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن  
ياسر سے او مخون نے شیخ ابو الخبيب عبد القاهر بن  
عبد الصمد سهروردي سے او مخون نے اپنے والد  
ان کے چچا عمر بن محمد سے او مخون نے اپنے والد  
محمد بن عويه سے او مخون نے احمد بن اليسار سے  
او مخون نے محمد بن الدودي سے او مخون نے ابو القاسم  
جنيدي سے ساتھ سند کو رکے اور دوسری جہت یہ کہ  
او مخون نے صحبت پائی اور اصل خرقة پہنا اور طریقہ حاصل  
کیا شیخ محمد بن محمد بن المالكيل سے او مخون نے  
شیخ داؤد بن محمد معروف خادم الفقراء سے اور او مخون نے  
شیخ ابو العباس بن ادريس سے اور او مخون نے

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و  
 هو من الشیخ ابی یعقوب النضر جو کہ وہو  
 من الشیخ ابی یعقوب السوسی وهو من  
 الشیخ عبد الواحد بن زید وهو من الشیخ  
 لکیل بن زیاد وهو من سیدنا علی رضی  
 اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا  
 ہم امین طاوسی بسند ابی طاؤس  
 التابعی المشہور کسری بفتح کاف  
 وکسر سین مہملہ و فاء و نون معرب  
 جوریان بضم جیم و سکون واو و رائی  
 مہملہ و بائی عجمیہ ابو الجذاب بفتح جیم و  
 تشدید یاء و باء موحدة حیو فی کسر  
 خاء معجمہ و سکون یاء تحتیہ و فتح واو  
 و کسر قاف قصری بفتح قاف و سکون  
 صاد مہملہ و کسر رائی مہملہ شیخ نجم الدین  
 اکبری خرقہ اصل از دست شیخ اسمعیل  
 قصری پوشیدہ است مراد خرقہ ہلال است  
 کہ از جہت تبرک بودہ باشد محمد  
 بن مالک لیل بسکون لام و کسر کاف و سکون  
 یاء مثناة تحتیہ کاتب حروف گوید بعض  
 مالک لیل بجائے لام یافتہ میشود و تہجیری  
 نون و سکون با و فتح راہ مہملہ و ضم جیم و  
 سکون واو و کسر راہ مہملہ و یا تحتیہ سوسی ہوا و میان دو  
 میان دو سین مہملہ اول مضموم و ثانی کسور نسبت  
 مشوب لبوس شہر کے است بمغرب -

شیخ ابو القاسم بن رمضان سے - اور انہوں  
 نے شیخ ابو یعقوب تہجوری سے اور انہوں  
 نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور انہوں نے  
 شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہوں نے شیخ  
 لکیل بن زیاد سے اور انہوں نے سیدنا علی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا  
 ہم امین طاوسی نسبت طاؤس تابعی مشہور  
 بن کسری بفتح کاف و کسر سین مہملہ و فاء و نون  
 سے - جوریان بضم جیم و سکون واو و رائی  
 مہملہ و بائی عجمیہ ہے - ابو الجذاب بفتح جیم و  
 تشدید یاء و باء موحدة حیو فی کسر  
 نون و سکون یاء تحتیہ و فتح واو  
 معجمہ و سکون یاء تحتیہ و فتح واو  
 ہے قصری بفتح قاف و سکون صاد مہملہ و کسر  
 رائی مہملہ ہے شیخ نجم الدین اکبری کے خرقہ  
 اصل شیخ اسمعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا  
 ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک  
 جہت سے ہوا محمد بن مالک لیل بسکون  
 لام و کسر کاف و سکون یاء مثناة تحتیہ و  
 لام ہے - کاتب حروف کہتا ہے بعض نسخوں  
 میں مالک لیل یعنی نون بجای لام اول کے لکھا ہوا  
 ہے - تہجوری بفتح نون و سکون با و فتح  
 رائی مہملہ و ضم جیم و سکون واو و کسر  
 راہ مہملہ و یا تحتیہ سوسی ہوا و میان دو  
 سین مہملہ اول مضموم و ثانی کسور نسبت  
 ہے لبوس شہر کے کہ ایک شہر ہے بمغرب میں

یا شہرے سوس نام کہ درے قبرستان  
 پنیمبر است شیخ محمد الدین بغدادی در کتاب  
 تحفہ البرہ آورده است کہ نسبت خرقہ متصل  
 ست پنیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث ہے رست  
 متصل متقیین و فرمودہ است کہ مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المؤمنین -  
 علی اکرم اللہ وجہہ و مقام این سلسلہ را  
 ذکر کردہ است قلت والمحققون من اهل  
 الحديث ينكرون هذا الاتصال من النبي  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلك فلم  
 يزوالوینبوتہ ابی القاسم المجتہد البغدادی  
 ومن فی طبقہ واللہ اعلم انبانی السید  
 الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ  
 الاکبر ابادی اجازۃ عن ابیہ عز جدہ  
 عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی  
 اند قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق  
 والدین جعفر نور احمد مرقدہ کہ کیفیت اوراد و  
 اوقات سلسلہ کامل الحق الصمدانی علی الثانی  
 امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ الغریب الشہید  
 چون سپیدی صبح صادق بدرد در رکعت نماز  
 سنت با مداد بکزار دو چون سلام بدہد این  
 تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ و بحمد  
 سبحان اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ  
 نقل است از حضرت کہ در منشیات خود نوشته اند  
 کہ در انوقت کہ بیلند پ زبانت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ حسین قبر ہے دانیال پنیمبر  
 کی شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب تحفہ البرہ  
 میں لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے  
 پنیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث  
 درست متصل متقیین سے اور فرمایا ہے کہ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا  
 امیر المؤمنین علی اکرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس  
 سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین  
 اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اس کے  
 ہمیشہ نسبت اس کو کرتے ہیں ابوالقاسم جلیلی  
 تک اور چونکہ طبقہ میں ہیں و امیر علم خبر دی مجھ کو  
 حضرت الدے اجازہ کی کہ خبر دی مجھ کو شیخ عظمۃ  
 اکبر ابادی نے اجازہ کی اپنے والد کے اور شیخ عبدالعزیز  
 دہلوی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ منقول ہے  
 حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور احمد مرقدہ  
 سے کہ کیفیت اوراد و اوقات کے سلسلہ  
 کامل الحق صمدانی علی ثانی امیر سید علی  
 ہمدانی قدس سرہ الغریب کی یہ ہے  
 کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز  
 سنت فجر پڑھے جب سلام پھیرے اس  
 تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے سبحان اللہ و بحمد  
 سبحان اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ  
 نقل ہے ان حضرت کہ اپنے منشیات میں لکھا  
 ہے کہ جب میں سرانند پین واسطے زیارت قدم گاہ

طریق وظاہر

آدمیٰ رفتہ چون یک آن بنگاہ رسید بحر گاه واقف عظم شد کہ  
 جمع کنیز شایخ کہ بیدیدن این بر ویش آمدند کہ از ان جگہ  
 بحکم الدین کہری بود قدس سرہ الغریز در احوال از شیخ سوال  
 کردم از او کہ کدام فاضل ترست کہ بموجبیت  
 آن تفریت بندہ بختی نیست شود شیخ فرمود کہ  
 در جملہ اخبار واردہ و احادیث صحیحہ نظر کردم آن  
 عظمتی کہ دین تسبیح یافتہ در یکچندام نیاقتہ چون بخود  
 باز آدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلثان خفیفان  
 علی اللسان ثقیلان فی المیزان حبیبان  
 الی الرحمن و هما سبحان اللہ و بحمد سبحان  
 اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ صدق  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 و شیخ صفی الدین بن العزلی قدس سرہ  
 در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ بایاد صد بار  
 تسبیح بگوید و این گناہ نمازد این از وصایا  
 شایخ است کہ ہر کہ مداومت نماید برکت و  
 صفائی آرا مشاہدہ خواہد کرد چون صد بار بخواند  
 ایضا ابن دعار کہ عبد اللہ بن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم روایت می کنند کہ میسلمان  
 سنت و فریضہ بآدا بخواند  
 اللهم انی استلک رحمة تا آخر بخواند  
 بعدہ فریضہ نماز یا بآدا بگذارد چون سلام  
 دہد یا وارد قحب خواندن مشغول شود

آدمیٰ علیہ السلام گیا جنب بیک مگاہ کہ ہر کجا ہم کوئی عظیم  
 یعنی خرمیکہ کہ بہتے سناج کبار اس دین کے ایکے کوئے ہر  
 انیس ایک شہنم الدین کی جی جی دس سرہ الغریز سے اس حال  
 میں شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل  
 ہے کہ اوسپر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق  
 تعالیٰ کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ یہ  
 اخبار واردہ اوصیح حدیثوں کو سینے غور سے  
 دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں بانی کسی میں نہ  
 بانی حب میں شیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ - کلثان  
 خفیفان علی اللسان ثقیلان فی المیزان  
 حبیبان الی الرحمن و هما سبحان اللہ  
 و بحمد سبحان اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ  
 سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ  
 محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات کی رو  
 لکھا ہر کہ جو کوئی ایک سو دفعہ تسبیح پڑھے  
 اوسکا کوئی گناہ نہ ہے اور یہ شایخ کے وصایا  
 میں سے ہے کہ جو کوئی آکر سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے  
 اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا  
**الحیث** اس دعا کو جو عبد اللہ  
 بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتوں  
 اور فضول کے درمیان پڑھے اللہم انی  
 استلک رحمة آخر تک پڑھ کر پھر فرض صبح کے پڑھے  
 جب سلام پھیرا و راقعہ پڑھنے میں مشغول ہو

کہ از تبرکات انفاس نہار و چہار صد ولی کامل  
جمع شدہ است و فتح ہر یک انسان در کلیہ بود  
است ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت  
و صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت  
نہار و چہار صد ولی نصیب یابد و اللہ ولی  
التوفیق اکنون اگر فضایل و خواص این اوراد  
گفتہ شود بتطویل انجامد چہ کہ آن حضرت در حدیث  
عمر خود مسموہ عالم را مذکور فرمودہ اند نہار چہار صد ولی  
کامل یا فائدہ و چہار صد از ایشان در یک مجلس سلطان  
محمد خدائے بندہ دیدہ اند و از ہر ولی وقت  
دفعہ دعلے و دفعہ التماس نمودہ اند و آن  
رہنما را بر جامہ خود مرقع کردہ اند و آن اچھے  
و اذکار را کہ بے اختیار بر زبان ایشان جای  
مے شد جمع ساختہ اند این اوراد شدہ است مشغول  
ہمان حضرت کہ چون دوازہم بار زیارت  
کعبہ ز فتم بمسجد رفتہ رسید حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را واقعہ دیدم کہ بجانب  
این درویش می آیند بر خاستم پیش رفتم و سلام  
بگفتم از آستین مبارک خود جزوی ہی نہ بود  
آوردند و این درویش را فرمود کہ خد بندہ  
الفتحیت یعنی بگیسہ این فقیہ را چون  
از دست مبارک حضرت رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتم و نظر کردم ہمین  
اوراد بودند بدین اشارت او را فحیہ  
نام کردہ شد

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کی کلام سے جمع  
ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ  
میں ہوتی ہے جو حضور کے ساتھ اپنے پر لازم کر  
لے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا اور  
ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت کو حصہ پائیگا و اللہ  
ولی التوفیق آپ اگر فضایل اور خواص اس اوراد کے  
بیان کئے جائیں تو بہت طول ہو جائے اس واسطے  
کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر میں مسموہ عالم  
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود سو ولی کامل سے  
لمے میں اور ان میں سے چار سو کو ایک مجلس میں  
سلطان محمد خدائی بندہ نے دیکھا ہے اور ہر ولی  
سے رخصت کے وقت دعا اور دفعہ کی التماس کی ہے  
اور ان قوتوں کو اپنے کام پر جمع کیا ہے اور ان دعاؤں کو اور ذکر کو  
جو بے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھے جمع کیا ہے اور  
ہو گیا ہے مشغول ہے انہیں حضرت سے کہ جب  
بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا تھا  
تھی میں پہنچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش  
کی طرف تشریف لائے ہیں میں اٹھٹا  
اور آگے گیا اور سلام کیا اپنے اپنی آستین  
مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے  
فرمایا کہ خذ هذا الفحیہ یعنی اس فحیہ کو لے  
جب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے دست مبارک لی اور نظر کی تو  
بھی اور اتنے اس اشارہ سے کہ فحیہ نام رکھا گیا



اگر تم و نظر کروم نہیں اور او بد و تدبیرین اشارت  
افواجیہ نام کردہ شد واللہ الہادی  
الی صراط مستقیم غل کرلا و راد الفتحیہ  
بنماکھا و وجہات بخط سیدی الوالد  
قل میں سورہ ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب خیر  
و وضو تازہ کند و دو رکعت نفل و اعانید و در ہر  
سکتے بعد فاتحہ پانزدہ بار سورہ اخلاص بت  
از سلام نہر بار بگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم  
بعد از ان نہر بار بخواند یا خفی الاطاف و الذکری  
باطفاق الخفی بعدہ نہر بار و یکبار یا بد و بخواند  
و سرگیر بیان فرورد و مرقبہ کند بہ بندہ عالم غیب  
چہ چیز مشاہدہ میشود بعد از فراغ دو گانہ ثوب  
امیر سید علی ہمدانی بخواند انتہی ۛ

## فصل

الطریقہ مدینیہ را شعبہ ساریت و اشترآئنا و زغر شعبہ  
مغاربہ است در حضرت شیعہ عید رو سیست از جہت تہ  
عبد العید و س کبریا ن فقیر را رتبا لہر کے واقع شد  
افذ کرد این طہرین را از شیخ ابو ظاھر  
عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخعی الشیخ  
عبداللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسیٰ  
المغربی عن شیعہ سعید بن ابراہیم  
الحجازی عن المقتی الشہید بقدرہ عن الشیخ  
سعید بن المصٹر عن الولی الکامل احمد محی  
الوہابی عن شیعہ الاسلام العارف باللہ  
سید ابراہیم النازی عن شیعہ الطریقہ

دست مبارک لیا اور نظر کی تو یہی اور راستہ  
اس اشارہ سے اکتافیتہ نام رکھا گیا واللہ  
الہادی الی صراط مستقیم بین کر اور انجیہ کا  
تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا  
ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا اول  
آوی رات کو اوٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت  
نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے پندرہ مرتبہ  
سورہ اخلاص بعد سلام کے نہر دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم اوس کے بعد نہر دفعہ پڑھے یا خفی الاطاف  
اد ذکری بلفظ الخفی اسکے بعد ایک بار اور ایک بار  
یا بد و ح اور سرگربان میں جھکائے اور مرقبہ کرے  
لیکھے غایم سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جیساں  
سے فارغ ہو دو گانہ پڑھے اسکا ثواب میر سید علی  
ہمدانی کو بخشے انتہی ۛ

## فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبہ بہت ہیں ان میں بہت شہور  
مغرب میں شعبہ مغاربہ ہے اور حضرت موت میں شعبہ عید  
روسیہ ہے سید عبدالعید روس کبیر کی بہت اور اس  
فقیر کو ہر ایک طریقہ حاصل کیا ہے اس طریقہ کو شیخ  
ابو ظاھر سے انون درخون حرم کے کے شیخ احمد علی  
راوی شیخ عبدالعید بن سالم البصری سے انون شیخ عیسیٰ  
مغربی سے انون شیخ سعید بن ابراہیم الحجازی عن شیعہ  
انون شیخ محقق سعید بن حصری عن انون ولی کمال احمد  
محی دہلوی عن انون شیخ الاسلام عارف باللہ مدنی  
ابراہیم نازی سے انون نے شیخ الطریقہ

طریقہ میر سید علی ہمدانی

سید عبدالعید روس

سیدی صالح بن موسی الزواوی عن  
 الشیخ المعتمد بن مخلص عن الشیخ  
 مغطائی بن فلیح عن ابی عبد اللہ العریان  
 عن والدہ الشیخ جماعة الطویل النامی عن  
 شریف ابی محمد الناجوزی من القطب  
 ابی محمد صالح عن قطب الطريقة الشیخ ابی  
 محمد بن المغربی ایضا ذکر و این فقیر طریقہ  
 از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد النکعی المکی عن  
 السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ  
 السید عبد اللہ بن علوی الکادری و جمہ  
 ابتداء عن السید عبد اللہ بن علوی صداد  
 وانتسابہ فی الطريقة الی السید محمد  
 بن علوی نزیل مکہ عن السید عبد اللہ  
 بن علی صاحب الزہد عن الشیخ بن عبد  
 العید روس المقبور بلخ آباد عن والدہ  
 السید عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید  
 ابی بکر العید روس صاحب عدنان  
 عن ابیہ القطب السید عقیف  
 الدین عبد اللہ العید روس والکبیر  
 الذی ینسب الیہ الشعب العید  
 روسیہ عن خجہ السید عمر المختار  
 عن والدہ السید عبد الرحمن بن محمد  
 الشقاق عن ابیہ محمد بن علی مولی  
 الدویل عن ابیہ علی بن علوی  
 عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسی زواوی سے انہوں نے  
 شیخ معتمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مغطائی  
 بن فلیح سے انہوں نے ابو عبد اللہ عریان سے  
 اوہوں نے اپنے والد الشیخ جماعة الطویل نامی  
 سے اوہوں نے شریف ابو محمد ناجوزی سے اوہوں  
 نے قطب ابو محمد صالح سے اوہوں نے قطب یقہ  
 شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ  
 اس فقیر شیخ ابوطاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخعی مکی سے  
 اوہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد  
 سید عبد اللہ بن علوی صداد سے اوہوں نے  
 سید عبد اللہ بن علوی صداد سے اور ان کی نسبت طریقہ  
 میں ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہوں  
 نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزہد سے اوہوں نے شیخ بن عبد  
 العید روس سے جن کی قبر احمد آباد میں ہے اوہوں نے اپنے  
 والد سید عبد اللہ بن الشیخ سے اوہوں نے اپنے چچا سید  
 ابوبکر عید روس صاحب عدنان سے اوہوں  
 نے اپنے والد القطب سید عقیف الدین عبد اللہ  
 عید روس سے اور وہ بزرگ خجہ کی طرف  
 نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عید روسیہ انہوں  
 نے اپنے چچا سید عمر مختار سے انہوں نے  
 اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد شقاق  
 سے اوہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولی  
 دویلہ سے - اوہوں نے اپنے والد علی بن  
 علوی سے انہوں نے اپنے والد علوی  
 بن محمد سے انہوں نے اپنے والد

محمد بن علی وهو جد آل سادہ باعلوی  
 عن الشیخ ابی مدین المغربي بواسطة رجلین  
 الشیخ عبد اللہ الصائم المغربي والشیخ عبد الرحمن  
 المنجد المغربي وكان الشیخ ابو مدین ارسل  
 الشیخ عبد الرحمن لیلبس الفقیہ المقام محمد  
 بن علی فرض بکة فارسل الشیخ عبد اللہ الی  
 حضرموت فالبسہ الخرقۃ ثم الشیخ المقتدر  
 ابو مدین شعیب بن حسن المغربي اخذ  
 الطریقة ولبس الخرقۃ عن شیخہ ابی یعزہ  
 عن الشیخ علی بن حزنم عن الفقیہ الحافظ  
 القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد  
 المعاضری المعروف بابی بکر بن العبدی  
 الاندلسی الاشبیلی عن الامام حجة الاسلام  
 ابی حامد محمد الغزالی عن امام  
 الحرمین عبد الملک عن والدہ الشیخ  
 ابی محمد عبد اللہ بن یوسف الجوینی  
 عن الشیخ العالم العارف ابی طالب  
 المکی محمد بن علی بن عطیہ البخاری عن  
 ابی بکر دلف بن محمد النشبی عن سید  
 الطائفة ابی القاسم جمید  
 البغدادی و محمد بن علی الفقیہ المقدم  
 طریقتہ اخری فی طریقة الایاء  
 والمجد ودھی انه اخذ عن ابیہ  
 علی وهو اخذ عن والدہ  
 محمد صاحب مہر باطن عن ابیہ

محمد بن علی سے کہ وہ جد بن آل سادہ باعلوی  
 کے اوتھوں نے شیخ ابو مدین مغربی سے  
 بواسطہ دو شخصوں کے ایک شیخ عبد اللہ صالح  
 مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن محمد مغربی اور  
 شیخ ابو مدین نے یہی شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ  
 پہننے کے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو  
 مکہ میں تو یہی شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی  
 طرف روانہ کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدر ابو  
 مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقتہ اخذ کیا  
 اور خرقہ پہنالیے شیخ ابو یعزہ سے اوتھوں نے  
 شیخ علی بن علی حزنم سے اوتھوں نے فقیہ حاف  
 قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معاضری  
 ابو بکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اوتھوں نے  
 امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے اوتھوں  
 نے امام الحرمین عبد الملک سے اوتھوں نے  
 اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف  
 جوینی سے اوتھوں نے شیخ عالم عارف ابو  
 طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ بخاری سے  
 اوتھوں نے ابو بکر دلف بن محمد النشبی سے  
 اوتھوں نے سید طائفہ ابو القاسم جمید  
 بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم  
 کو دوسری حجتہ ہے طریقتہ کی کہ وہ ابائی  
 واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوتھوں نے طریقتہ  
 اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اوتھوں نے اپنے  
 والد محمد صاحب مہر باطن سے اوتھوں نے اپنے والد

علی خالم قسم عن ابیہ علوی عن ابیہ محمد  
عن ابیہ علوی عن ابیہ عبد اللہ عن والدہ  
الہاجر فی اللہ احمد عن ابیہ عسیبی عن ابیہ  
محمد عن ابیہ خلی المر فیضی عن ابیہ الامام جعفر  
الصادق وکذا لک لابی مدین طریقہ آخری  
ترجمہ الی النور وھی ان الشیخ ابی اسدین اخذ  
الطریقہ عن الشیخ ابی یحییٰ ابنور وھو  
عن الشیخ ابی شعیب ابوب السائب  
بن سعید الضہاجی وھو عن الشیخ  
عبد الجلیل وھو عن الشیخ ابی الفضل  
الجوهری وھو عن والدہ ابی عبد اللہ  
الحسین الجوهری وھو عن الشیخ  
ابی الحسین النور سے المعصوف  
بابین البغوی فی رقیق الجعید وھو  
عن السامی وایضاً لبس الشیخ ابی  
مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی  
عن الشافعی عن الشیخ عن الجعید  
و کذا لک الامام حجة الاسلام طریقہ  
اخری من جمہ ابی علی الفارما مدنی  
و کذا لک لابن ابی المکی طریقہ آخری  
علیہا احمد صاحب انفتاح وھو  
انہ اخذ الطریقہ عن ابی  
الحسن محمد بن ابی عبد اللہ احمد عن  
ابی ابی عبد اللہ احمد بن سالم  
البصری

قال قسم سے انہوں نے اپنی والد علوی سے  
اونہوں نے اپنی والد محمد سے اونہوں اپنی  
والد علوی سے انہوں اپنی والد عبد اللہ  
سے انہوں اپنی والد ماجد فی اللہ احمد سے انہوں  
نے اپنی والد عسیبی سے انہوں نے اپنی والد محمد  
سے انہوں نے اپنی والد علی علیہ السلام سے انہوں نے  
اپنی والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابوہریرہ  
کا طریقہ دوسرا ہے کہ جو ہو تا ہے قوری  
کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابوہریرہ نے  
انہوں نے کیا شیخ ابی بکر الطرطوسی سے اور انہوں نے  
شیخ ابو شیب ابوب السائب بن سعید ضہاجی سے  
اونہوں نے شیخ عبد الجلیل سے اونہوں نے  
شیخ ابو فضل جوہری سے انہوں نے اپنی والد  
ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ  
ابو حسین قوری عرف ابن البغوی رفیق ضیہ سے  
اونہوں نے سری سے اور نیز فرقہ پنجا ابوہریرہ  
نے امام ابوبکر طرطوسی سے انہوں نے شافعی سے  
انہوں نے شافعی سے انہوں نے ضیہ سے اور  
اسی طرح امام حجة الاسلام کا طریقہ دوسرا ہے  
حب سے ابو علی فارمدی سے اور اسی طرح ابو  
طالب کے کا طریقہ دوسرا ہے جس پر اعتماد  
کیا ہے صاحب انفتاح نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں  
نے انہوں نے کیا ابو الحسن محمد بن ابو عبد اللہ  
احمد بن سالم بصری سے

عن سہل بن عبد اللہ القسری  
والشیخ ابو طالب المسکی هو صاحب  
کتاب قوت القلوب قالوا  
لم یصنف فی الاسلام مثله فی  
دقائق الطریق قلّت هذا الكتاب  
هو اصل التصوف وکل ما صنف السالک  
فمن شرح علی قوت القلوب مثل  
الاحیاء وغنیة الطالبین والعوارف  
واسنادی فی کتاب قوت القلوب  
انی اخذته اجازة عن الشیخ ابوطاهر  
عن الشیخ احمد النخعی عن الشیخ محمد بن  
العلاء البابی عن احمد بن عیسی بن  
جمیل الکلبی عن علی بن ابی بکر القرافی عن  
ابی الفضل جلال الدین سیوطی عن الشیخ  
احمد بن محمد الحجازی عن ابی اسحاق البرهان  
التوخی عن ابی العباس احمد بن  
ابی طالب الحجازی عن عبد العزیز بن  
دلف عن ابی الفتح محمد بن یحیی البروانی  
عن ابی علی محمد بن محمد بن عبد العزیز  
المهدوی قال اخبرنا عمر بن ابی طالب  
قال اخبرنا والدی ابو طالب المسکی  
فذكره فزید برای معجمه امیله بفسخ  
الف وکسریم وسکون تحتیه بعد ان  
لام است کذا ضبطنا اللفظین عن  
ابی طاهر مراغی بغین محجمة وفسخ

کتاب قوت القلوب

او بخون نے سہل بن عبد اللہ قسری کا در شیخ  
ابو طالب مسکی بن صاحب کتاب قوت القلوب  
لوگوں نے کہا ہر کوئی تصنیف اسلام میں  
اس کی مثل نہیں۔ وقایح طریقہ میں میں کہتا  
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے  
اس کے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں  
اس سے نکالی گئیں جیسے احیاء اور غنیۃ الطالبین  
وعوارف اور سیرۃ اسناد قوت القلوب کی یہ ہر  
کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے او بخون  
نے شیخ احمد نخعی سے او بخون نے شیخ محمد بن طاهر  
البابی سے او بخون نے احمد بن عیسی بن جمیل الکلبی  
او بخون نے علی بن ابی بکر قرافی سے او بخون  
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے او بخون  
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے او بخون  
نے ابو اسحق برہان توخی سے او بخون نے  
ابو العباس احمد بن ابی طالب حجازی سے  
او بخون نے عبد العزیز بن دلف سے او بخون  
نے ابو الفتح محمد بن یحییٰ بروانی سے او بخون  
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی  
سے کہا خبر دی ہم کو عمر بن ابی طالب  
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب  
مسکی نے یہ ذکر کیا۔ مزید۔ زائد معجمہ سے ہے  
اسی طرح الف کے کسریم وسکون تحتیہ بعد ان کے  
لام ہے اسی طور ضبط کے ہیں ہم نے دونوں  
لفظ ابوطاہر سے۔ مراغی بغین معجمہ وفسخ

ہم نسبت ہر مزارعہ کی طرف وہ ایک شہر سے  
بوزن فاروق آخر آن مسئلہ است  
قریہ است در میان واسط و بصرہ  
قال الیافعی فی سنہ ۴۲۸ ان الزواوی  
نسبة الی الزواوہ قبیلہ کبیر ذوات  
بطون و انما زمسکنا اعمال او یسقیہ  
انتھی۔ وھطہ فتح واد و سکون یا آخر  
آن طاعہ ملت دیہے ست نزدیک عدن عدن  
فتحین شہری است الزمین بر ساحل بحیرہ  
عیروس عجیبہ و نشاۃ از اسماء شہر ست شتیق  
از عیروسہ یعنی اخذ لعنت و شدت و آن  
لقب شیخ عبد اللہ است۔ فتح  
قبل عیدروس فجعلت الماء دالا  
و عربین مہملۃ شرمیاء منشأۃ  
ساکنۃ و بدل مہملۃ فرس مضمومۃ فو  
ساکنۃ فسنین مہملۃ فحضار بکسر المیم  
و سکون الحاء المہملۃ و فتح الصاد المہملۃ  
آخرہ راء مہملۃ لقب بالخصب اسر  
لسرۃ حضوریہ عند الاستغاثۃ  
بہ شفاف بسین مفتوحۃ ففاف  
مشددۃ مفتوحۃ آخرہ فاء لقب  
بالفاف لمبا لغۃ فی سرحالہ موالی  
الدوبلہ یعنی صاحب الشہر کہنہ المقدس  
یعنی ہو مقدم التریۃ در مقبرہ تختست  
اور از یارت می کنند بعد از ان سابر

ہم نسبت ہر مزارعہ کی طرف وہ ایک شہر سے  
آذر بجیان مین فاروق بروزن فاروق آخر  
مین نامسلۃ ایک قریہ ہے در میان واسط و  
بصرہ کے کہنا یز یا فعی نے مسئلہ مین کہ زواوی  
نسبت ہر زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ  
ذات بطون و انما زمسکنا اعمال او یسقیہ  
او یسقیہ ہے انتھی۔ وھطہ فتح واد و سکون یا  
آخر اس کے طاعہ ملت ایک گائون ہے نزدیک  
عدن کے عدن ایک شہر ہے مین مین سے کنارہ  
پر دریا کے عیروس عجیبہ اور نشاۃ شہر کے ناموں  
مین سے مشتق ہے عیروسہ سے یعنی اخذ لعنت  
و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبد اللہ کا ہے  
پھر بولے مین عیدروس تادال ہو گئی ہے  
اور وہ بعین مہملہ اور یاء ثنائۃ ساکتہ اور  
دال مہملہ اور رای مضموم پھر واد ساکن پھر  
سین مہملہ ہے مختار بکسر المیم و سکون حاء مہملہ و  
فتح صا و معجمہ آخر اس کے رائے مہملہ  
لقب ہر بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت  
فریاد کی۔ شفاف بسین مفتوح و قاف۔  
شدہ وہ مفتوحہ آخر اس کے فاف لقب ہے  
صیغہ مبالغہ سے بیچ سرحال کے  
موالی الدوبلہ یعنی صاحب شہر کہنہ۔  
المقدم یعنی مقدم التریۃ۔ مقبرہ مین پہلے  
اون کی زیارت کرتے ہیں اس کے  
بعد باقی

۱۔ فتح واد و سکون  
۲۔ زواوی  
۳۔ مین  
۴۔ مین  
۵۔ مین  
۶۔ مین  
۷۔ مین  
۸۔ مین  
۹۔ مین  
۱۰۔ مین  
۱۱۔ مین  
۱۲۔ مین



سادات راس اور مقدم الترتیب لکھتے  
 ابو مدین بفتح المیم وسکون الدال المہملہ  
 وفتح الختية آخره نون ابو یزید الفتح التثانیہ  
 والعین المہملہ والراء المہملہ وکسر الزاء المہملہ  
 المہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المہملہ  
 آخر ضمیر الجمع المذکر معارفی بفتح المیم والعین  
 المہملہ و بعد کال فاء مکسورة  
 ثم ساء مہملہ غراء بفتح الخین  
 المہملہ وتخفيف الراء المہملہ قد یث  
 من مضافات طوس جوینی بضم الجیم  
 وفتح الواو وسکون التثنیۃ بعد  
 نون فیاء النسبة نسبة الی جوین  
 ناحیۃ کبیرۃ من نواحی نسیابور  
 ابو طالب شیل بن عطیۃ الحارثی عطیۃ  
 بفتح عین مہملہ وکسطاء حمملہ  
 دیاء منشأۃ ثمانیۃ حارثی ثجاء  
 و ساء مہملتین و ثاء مثلثہ  
 کلف بضم الدال المہملہ وفتح اللام  
 آخره فاء مجدی بفتح جیم وسکون حاء مہملہ  
 وفتح دال مہملہ وراء مہملہ شیل بکسر الشین  
 المہملہ وسکون الواو حارثی لاء نسبة المشیلۃ  
 قریۃ من قری اسر و شتۃ بضم الهمزة وسکون  
 السین المہملہ وحم الراء المہملہ وفتح الشین  
 المہملہ وفتح النون بعد ہا ہا  
 ساکنۃ مبداء عظیمۃ

سادات کے ابو مدین بفتح المیم وسکون دال  
 مہملہ وفتح الختية آخره کے نون ابو یزید الفتح  
 الختية و عین مہملہ وراء کے مجدی بفتح جیم  
 مہملہ وسکون الراء کے مہملہ وکسر الزاء کے مجدی آخر  
 ضمیر جمع مذکر معارفی بفتح جیم و عین مہملہ و بعد  
 الف فای مکسورہ پھر رائے کے مہملہ غراء بفتح جیم  
 مہملہ تخفیف زاء کے مجدی ایک قریبہ مضافات  
 طوس سے جوینی بفتح جیم و فتح واو وسکون تخفیف  
 اوس کے بعد نون اور یاء نسبت جوین ایک  
 ناحیہ بڑا ہے نسیابور کے نواحی میں۔ ابو  
 طالب محمد بن عطیۃ حارثی عطیۃ بفتح  
 عین مہملہ وکسطاء مہملہ و یاء منشأۃ ثمانیۃ  
 حارثی بجائے وراء کے مہملتین و ثاء  
 مثلثہ و کلف بضم دال مہملہ و فتح  
 لام آخرہ فاء مجدی بفتح جیم وسکون  
 حاء مہملہ و فتح دال مہملہ وراء کے مہملہ  
 شیل بکسر شین مہملہ وسکون الواو  
 بعد اوس کے لام نسبت ہارثی  
 شیل کے جو ایک گاؤں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔  
 اسرو شتۃ بضم مہملہ وسکون سین  
 مہملہ و ضم رائے کے مہملہ و فتح شین  
 مجدی و فتح نون بعد اوس کے ہائے  
 ساکنۃ ایک بہت  
 پراشہ  
 مہملہ



در اء سما قد من بلاد ما وراء النهر  
 صاحب مرباط ای مدیته ظفار  
 القديمة لانه فطن بهما في القاموس  
 مرباط كحي اب ببلد بسا حل الهند  
 خالقم قسم اشترى اسرضا بعشرين  
 الف دينار وسمها قسم باسم ارض  
 بالبصرة كانت لاهله وخص سبها  
 فلما تم صارت قرية ثم انتقل  
 منها الى قرية اخرى فقل له  
 خالقم عن بعض مصغرا اسم  
 وادي قريب المدينة المشرف  
 نسب اليها على العريضي نقلنا  
 هذه السلسلة العبد رويته  
 وضبط اكثر ما فيها من الاسماء المبهمة عن  
 النسخات القديسة في الحرقه العبد رويته  
 السيد عبد القادر العبد روس وعن المشرق  
 المردودي قال باعلوي السيد محمد شبلي اخبرنا  
 الشيخ ابو طاهر اخبرنا الشيخ احمد النخعي قال اجازته  
 بقرائة هذا الدعاء مما خلف كل صلوة من الخمس  
 السيد عبد الرحمن بن علي باعلوي تلميذ السيد عبد الله  
 القادر وزوج ابنته عن شيخه السيد عبد الرحمن  
 بن علوي الحيدري باعلوي وهو هذا يا الله يا  
 لطيف يا رزاق يا قوي يا عتيب اسئل  
 نالها اليك واستغرا قافيك و  
 فناء راف

سمرقند کے اوس طرف ماوراء النہر کے  
 شہر و نین سے صاحب مرباط یعنی شہر ظفار کے  
 قاموس میں کہا ہے مرباط بروزن محراب  
 ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالقم قسم  
 نے خرید کی تھی ایک زمین میں ہزار  
 دینار کو اور قسم نے اوس کا نام وہی رکھا  
 جو بصرہ میں اوس کے کنبہ کے لوگوں کے  
 زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے پہر وہ قریہ  
 ہو گیا پھر منتقل ہوا اس سے دوسرے قریہ کی طرف  
 تو بولنے لگے خالقم قسم عریض مصغر نام ہے  
 ایک واوی کا جو قریب مدینہ مشرف کے ہے  
 اوسکی طرف ثوب بن علی عریضی منہ نقل کیا  
 یہ سلسلہ عید روسیہ سید عبد القادر  
 عید روس کا اور ضبط اسماء مہم کے نسخات سے  
 سے خرقة میں عید روسیہ سید عبد القادر کے  
 اور مشروع مردودی کے پیر آل ہلوی  
 کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہو کہ شیخ ابو طاهر نے  
 اونسو شیخ احمد نخعی نے اونہوں نے کہا ہو اجازت  
 دی اس عاکے پڑھنے کی پانچون نمازون میں  
 بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی اگر سید عبد  
 ہداد اور اونکے داماد نے اپنے شیخ سید عبد اللہ بن  
 علوی ہداد باعلوی سے اور وہ یہہ سے یا اس  
 یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عتیب اسئل  
 تا تھا ایک واستغرا قافیک و فناء راف

عمن سوالك ولطفًا شاملاً جليلاً وخفيّاً ورزقاً  
طيباً هنيئاً ومريئاً وقوة في الايمان  
واليقين وصلابة في الحق والدين و  
عزائك بن ومرو يتخذون وشرفاً يفتي و  
يتأبد لا يتخالطه تكبر ولا تملو وارادة  
فساد في الارض ولا علو انك جميع قريب  
وصلّى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه  
وسلم قلت وللسيد عبد الله الحمد اذ  
ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة  
غالبه في النصيحة والسلوك ناولني بعض  
قصائده ابن بنته السيد عبد الله العبدوس  
والعبدوس هي قلت واخبرني بجماعة من  
سادة آل باهلوى منهم السيد عبد الله  
بن جعفر مدهر ان سادة آل باهلوى  
لميز الوطبة بعد طبقة يوصون بقرة  
الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة  
على اورادة قال مذهبه في العقائد مذهب  
اهل السنة والجماعة ومذهبه في الفقه  
مذهب الشافعي ومذهبه في السلوك  
القيام ما في الاحياء والله اعلم -

اصا طريقة تشاذلية پس ابن فقير  
خرقه پوشيد از دست شيخ ابوطاهر از والد  
خود شيخ ابراهيم كردى - وهو عن الشيخ احمد  
القشاشى وهو عن الشيخ احمد الشناردى  
وهو اخذ عن جماعة منهم سيدى احمد

عمن سوالك ولطفًا شاملاً جليلاً وخفيّاً  
ورزقاً طيباً هنيئاً ومريئاً وقوة في  
الايمان واليقين وصلابة في الحق و  
الدين وعزائك بن ومرو يتخذون وشرفاً  
يفتى ويتأبد لا يتخالطه تكبر ولا تملو وارادة  
فساد في الارض ولا علو انك جميع قريب  
وصلّى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه  
وسلم بين كتمان سيد عبد الله صا دكاك  
ديوان شعر في اشعار كانهات لطفت وقصايت  
كے ساتھ اكثر اس میں نصیحت اور سلوک  
سے اوں كے بعضے قصیدے مجھے لاكر  
لئے ان كے بھائی سيد عبد الله عیدروس بن عید  
روسى نے میں كے تھانوں مجھ كو خبر دی ایک  
جماعت نے آل باهلوى كى اوں میں سے  
سيد عبد الله بن جعفر مدهر كے كے حضرات باهلوى  
ہمیشہ ایک طبقہ كے وصیت كرتے كئے ہیں  
اجیار العلوم كے پڑھنے كى اور اس كے یاد كے  
كى اور اسپر عمل كرنكى اور اس كے اوراد كى مواظبت  
كى اور ان كا مذہب عقاید میں اہل سنت و جماعت  
سے اور فقہ میں ان كا نام مذہب شافعى ہر سلوک  
میں جو احیاء العلوم میں سے اسپر قیام كرتا ہو -  
والہ اعلم ظم القیام شاذلیہ كا اس فقیر نے خرقہ پہنا  
سے شيخ ابوطاهر كے اوتھوں نے اپنے والد شيخ ابراہیم  
كردى سے اوتھوں نے شيخ احمد قشاشى سے اوتھوں  
نے اخذ كیا ایک جماعت سے كہ ان میں سے سيدى

الحمد لله  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد وآله

بن قاسم علامہ والولی الکبیر سیدی  
 حسن الانجیبی والشیخ ابراہیم العاقبی  
 وسیدی محمد بن الدین کلیم صحیح الشیخ  
 الاسلام کمال الدین الطویل و ناد بوا  
 یادایہ ولبسوا منه وهو صحب لعلاء محمد  
 بن محمد بن الجہری وهو صحب واخذ الخرقہ  
 عن التاج السبکی وهو صحب واخذ عن  
 سیدی اسماعیل بن عطاء اللہ الاسکندر صاحب  
 الحکم وهو صحب واخذ عن سیدی ابی العباس  
 المرعشی وهو صحب واخذ ولبس عن القطب  
 ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابوطاھر الخرقہ واخذ  
 التلقین عن شیخ الحرم اجل الفاعلی الشیخ عبداللہ بن سالم  
 عن الشیخ عیسیٰ المعمری عن الشیخ ابی عثمان سعید بن  
 ابراہیم الجہازی ایضا لیس الشیخ اوطاھر خرقہ  
 شیخہ بالکتابۃ والاجازۃ الشیخ محمد بن محمد بن  
 سلیمان المغربی نزیل مکہ طلب الشیخ ابراہیم  
 منه الخرقہ لا ولادۃ فارسلہا الی المدینۃ لہم  
 وکتب لہم بالاجازۃ لما تصح لہ روایۃ ولم  
 یجمع الشیخ ابوطاھر معہ بلباسہ من ید  
 شیخہ ابی عثمان الجہازی بلباسہ لہا من ابی  
 عثمان المغربی بلباسہ لہا من ابی العباس محمد  
 جعی ابوہرانی بلباسہ لہا من ابی سالم سید  
 ابراہیم التازی بلباسہ لہا من صالح بن موی  
 الزواوی من ابی عبد اللہ محمد بن  
 محمد بن مخلص الطیبی

احمد بن قاسم علامہ والولی کبیر سیدی حسن الانجیبی  
 اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن الدین ان کا  
 نے صحبت پائی شیخ الاسلام کمال الدین الطویل  
 کے اور آداب یافتہ ہوئے ہیں ان کے آداب  
 سے اور خرقہ پہنا کر ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت  
 میں رہے ہیں علامہ محمد بن محمد جہری کے دی سے  
 اور اوٹھون نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ  
 کیا ہے تلج سبکی سے اور اوٹھون نے سیدی احمد  
 بن عطاء اللہ اسکندر صاحب حکم سے اور اوٹھون نے  
 سیدی ابوالعباس عیسیٰ سے اور اوٹھون نے قطب  
 ابوالحسن شاذلی سے اور شیخ ابوطاھر نے خرقہ پہنا اور اخذ  
 تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد علقمی سے اور شیخ عبداللہ  
 بن سالم سے اوٹھون نے شیخ عیسیٰ مغربی سے  
 اوٹھون نے شیخ ابوالعثمان سعید بن محمد بن محمد بن  
 اور نیز پنا یا ابوطاھر کو شیخ نے خرقہ پہنے شیخ کالبات  
 اور اجازت کر ساتھ شیخ محمد بن محمد سلیمان مغربی نیز لکھ  
 طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے ان سے خرقہ اپنی اولاد  
 کے واسطے اوٹھون نے خرقہ سلیمان کے واسطے وطن  
 مدینہ کے اور اجازت لکھی جسوقت صحیح ہوئے روایت اور  
 جمع نہیں ہوئے شیخ ابوطاھر ان سے خرقہ پہنے لکھے  
 شیخ ابوالعثمان جہازی کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابو  
 عثمان مغربی سے اوٹھون نے پہنا ابو العباس  
 احمد جعی و حراق سے اوٹھون نے ابو سالم سیدی  
 ابراہیم تازی سے اوٹھون نے صالح بن موی سے اور  
 اوٹھون نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید  
 زین الدین ابی بکر والسید ابی عبد اللہ بن  
 السید ابی الحسن الشاذلی وھامن القطب  
 ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین  
 ابی الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار  
 الشہید بالشاذلی اخذ الطريقة ولبس  
 الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام بن شیش  
 وھو عن السید عبد الرحمن بن زیات  
 المدنی وھو عن الشیخ فقی الدین الصوفی  
 المعروف بالفقیہ مصغر وھو عن الشیخ فقی الدین  
 وھو عن الشیخ ابی الحسن علی وھو عن الشیخ  
 تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین  
 محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوی  
 وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراہیم الدمشقی وھو عن  
 الشیخ ابی الشاہم المروانی وھو عن الشیخ فقی السو  
 وھو عن الشیخ سعید القروانی وھو عن الشیخ  
 ابی جابر وھو عن السید الشہید الامام  
 حسین بن علی وھو عن ابی الامام امیر المؤمنین  
 علی ابن ابی طالب وھو عن السید المسلمین  
 وشفیع المذنبین وقائد القریحین محمد بن  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم واین فقیہ خوب  
 البحر اخذ کرد از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد  
 الفی عن الشیخ محمد بن علاء عن سالم  
 المصنوع عن النجم العبطی عن شیعہ الاسلام  
 زکریا عن الغر + + + +

انہوں نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہوں  
 نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابوبکر النور  
 بن سید ابومن شاذلی سے اور ابن دون سے  
 قطب ابوالحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین  
 ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار شہید شاذلی  
 نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام  
 بن شیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن  
 زیات مدنی سے انہوں نے شیخ فقی الدین صوفی  
 عرف بفقیہ بصغیر اور انہوں نے شیخ فقی الدین  
 اور انہوں نے شیخ ابوالحسن علی سے انہوں نے شیخ  
 تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین محمد  
 سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے  
 انہوں نے شیخ ابوالحاق ابراہیم بھری سے انہوں نے  
 شیخ ابوالشام مروانی سے انہوں نے شیخ فقی السو  
 سے انہوں نے شیخ سعید قزوانی سے انہوں نے شیخ ابو  
 محمد جابر سے انہوں نے سید شہید امام حسین بن علی  
 سے انہوں نے ابی والد امام امیر المؤمنین علی ابن  
 ابی طالب سے انہوں نے سید المسلمین شفیع الدین  
 قائد القریحین محمد بن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 اور اس فقیر نے خرب البحر اخذ کے شیخ ابوطاہر سے  
 انہوں نے شیخ احمد غنی سے انہوں نے شیخ محمد بن  
 علاء سے اور انہوں نے سالم سنہوری سے  
 انہوں نے نجیم عبطی سے انہوں نے  
 شیخ الاسلام زکریا سے + + + +

ترجمہ اردو



عن التیغ ووجیر الدین العلوی الکجراتی عن  
الشیخ محمد غوث الکوالدی وایضاً البها الشیخ  
ابوطاهر عن الشیخ احمد النحس عن السید یزید کلان  
عن التیغ عیسیٰ السندی البرهانپوری عن  
الشیخ شکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثمر التیغ  
محمد غوث صاحب الجواهر المحسن زائر الطریقه  
المنطاریہ اخذها عن التیغ ظہری عن التیغ  
حدیثہ اللہ شہوت عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی عن

الشیخ عبد اللہ شطاری عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ  
خدا علی الماوراء النعمانی عن ابی الیاس عن ابی الطیور عن الشیخ محمد غوث

ابو یزید العسفی عن الشیخ محمد المغربی تلقین  
من زوید کثیر الشیخ ابی یزید البسطامی تلقین  
من روحانیہ سیدنا الادام جعفر الصادق  
بسندنا السابق این فقیر را در سفر حج چون  
به لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید  
لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای  
سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر حسنہ و  
سند خود بیان کردند و ایشان درین زمانہ  
کے از اعیان شاہ طریقہ احسنہ و شطاریہ ہوئے  
و چون کسے را اجازت میدادند اور دعوت  
رحبت نے شد رحمتہ اللہ تعالیٰ مستند  
قال التیغ المہر الثقہ حاجی محمد سعید الاہور  
اخذ الطریقہ شطاریہ و اعمال الجواہر الحسنہ  
من السیف و غیرہ عن الشیخ محمد اشرف الاہور  
عن التیغ عبد الملک عن التیغ البایزید النکانی

سید عارفی سیفی و جواہر حسنہ

انہوں نے شیخ وجیر الدین علوی کجراتی سے۔ اور انہوں نے  
شیخ محمد غوث کوالدی سے۔ اور نیز بہا شہوت  
شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید  
میر کلان انہوں نے شیخ عیسیٰ سندی برہانپوری سے  
اور انہوں نے شیخ شکر محمد غوث ثمر التیغ  
محمد غوث صاحب الجواہر المحسن زائر الطریقہ  
منطاریہ سے شیخ محمد غوث کوالدی صاحب جواہر حسنہ  
منطاریہ سے شیخ محمد غوث ظہری سے شیخ  
انہوں نے شیخ محمد عاشق سے انہوں نے شیخ محمد قاضی سے انہوں نے شیخ  
عبد اللہ شطاری سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے انہوں نے شیخ محمد عاشق سے  
خدا علی الماوراء النعمانی سے ابی الیاس سے ابی الطیور سے انہوں نے شیخ محمد غوث  
ابو یزید العسفی سے انہوں نے شیخ محمد المغربی سے تلقین  
من زوید کثیر الشیخ ابی یزید البسطامی سے تلقین  
من روحانیہ سیدنا الادام جعفر الصادق  
بسندنا السابق این فقیر را در سفر حج چون  
به لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید  
لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای  
سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر حسنہ و  
سند خود بیان کردند و ایشان درین زمانہ  
کے از اعیان شاہ طریقہ احسنہ و شطاریہ ہوئے  
و چون کسے را اجازت میدادند اور دعوت  
رحبت نے شد رحمتہ اللہ تعالیٰ مستند  
قال التیغ المہر الثقہ حاجی محمد سعید الاہور  
اخذ الطریقہ شطاریہ و اعمال الجواہر الحسنہ  
من السیف و غیرہ عن الشیخ محمد اشرف الاہور  
عن التیغ عبد الملک عن التیغ البایزید النکانی



عن الشیخ وجیبہ الدین الکجراتی عن الشیخ  
محل غوث الکوالمیری وایضاً ابن فقیر را  
ایازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت  
والدینز گوار قدس سرہ عن شیخ لال بدھتی  
عن الشیخ ابوبکر بدھتی بسند لا یحضر فی  
الآن وجدات فی کتاب العزیزیدارا لا  
عن السید ابراہیم الایوبی عن الشیخ  
بھاء الدین الشطاری اند قال بدانکہ ذکر  
شرب شطارا ستم زبان یا بدل گوید و ملاحظہ  
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و تسلیم  
خیال آرد و بر رخ یعنی صورت واسطہ  
پیش نظر دارد و دگردش کند و از زیر  
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا  
و بینا و دانادرد دل قرار دہد و در یک دم  
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محار  
کبیرست فاما در محاربہ کیگوید یک دم صد بار و  
زیادہ بگوید پس بہتر است چن درین صفات  
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ  
آن صفات را نبات گوید یعنی سمیع بصیر  
علیم شنوا دایم بینا - دانا - قائم - حاضر - ناظر  
شاد - چون بدست درین شغل استقامت  
میسفرانید - یعنی قادر - واحد - حی - قیوم  
ظاہر - باطن - رؤف - نور - ہادی - بدیع  
و باقی و عروج و نزول - در ہر ذکر کے وہی  
شرطست چون زمانے بدین مشغل

اونہوں سے شیخ وجیبہ الدین کجراتی سے انہوں  
سے شیخ محمد غوث الکوالمیری سے اور نیز اس سے کہ گوار  
طریقہ شطاریہ کے حامل ہوئی حضرت والدینز گوار  
قدس سرہ سے انکو شیخ لال بدھتی سے انکو شاہ  
پیر بدھتی سے اوس کی سند اس وقت  
مجھے یاد تھیں میں نے کتاب غزیریہ میں پائی ہے  
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایوبی سے و انکو  
شیخ بھاء الدین شطاری سے کہ اونہوں نے  
کہا ہے کہ جان لینا چاہئے کہ ذکر مشرب شطاریہ  
کا اہم ہر زبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ  
اسماء صفات کا کری یعنی سمیع - بصیر - علیم - خیال  
میں لائی - اور بر رخ یعنی صورت و اسطے کی پیش  
نظر رکھے اور مد کھینچے اور سد کری اور زیر ناف سے  
شروع کرے اور مخفی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور  
دیکھنے والا و جاننے والا دل میں قرار دے اور یک  
دم میں ایک دفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر  
تک میں اور یہ جب کہ محاربہ کبیر ہو اور جو محاربہ  
کبیر ہو تو دوسو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے  
جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین  
کرے کہ اون صفات کو نبات کہتے ہیں یعنی  
سمیع - بصیر - علیم - شنوا - بینا - دانا - قائم - حاضر -  
ناظر - شاد - جب ایک مدت اس مشغل میں قیوم ہو جائے  
تو فرماتے ہیں یعنی قادر - واحد - حی - قیوم - ظاہر  
باطن - رؤف - نور - ہادی - بدیع - باقی عروج و نزول  
ہر ذکر و اسم میں شرط ہے جب ایک مدت اس میں

طریقہ شطاریہ



استقامت گرفتہ باشد بجدہ موقوفات تکلیف کنند  
یعنی العلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب  
اللطیف اللطیف الکرم الاکرم النور الانوار العظیم الاعظم  
بعد از ان بہ محاربه کبیر مشغول گنایند کہ دم گرفتہ  
بشد تمام بالتصور ملاحظہ چندان ذکر گوید کہ خو  
از اندام طریق باران روان شود و گویندہ  
ذکر بیہوش گردد و فایده آنست کہ انچہ بگوشی  
و بیداری بسیار حاصل میشود آن ہمہ بدین حال  
میشود و این مقدار کافیست باقی از مرشد معلوم  
گردد بدانکہ مراقبہ بر سکہ طریق است اول آنکہ  
بجلسہ صلوة نشینی و التزم علم بدین کنی کہ باری  
تبارک و تعالیٰ بنیاد شنود و دانست چون از  
علم لمح غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبہ بط  
شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال  
ملازم این علم باشد و چون درین استقامت بشرد  
در مراقبہ ثانی آزمائش بدہ نیز گویند شروع کنی  
و این ہم بران ہیئت مذکورہ نشینی و سرگود را  
بجاقبل مائل گردانی و چشم را بندی و چشم  
باطن سوئے دل نگری و تصور کنی کہ خدا عزوجل  
را می بینی و چون این مشغول بہ کمال رسد حجاب  
تشبیہ بر خیزد و بہ تحقیق بدانی کہ خدا تعالیٰ را  
می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبہ ثالثہ کہ  
از امعانیہ نیز نامند مشغول شو و آن  
آنست کہ بر صفات مسطورہ بہ نشینی  
الا آنکہ نظر سوئی آسمان داری و چشم

مراقبہ طریق باران

دوسرا مراقبہ ثانیہ

سومرا مراقبہ ثالثہ

مستقیم ہو جائے تو موقوفات ملقین فرمایند  
یعنی العلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب  
اللطیف اللطیف الکرم الاکرم النور الانوار العظیم الاعظم  
اسکے بعد محاربه کبیر کا مشغول گرائیں کہ دم گرفتہ  
خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے آسان کر کہ  
کہ بدن پینہ پینہ کی طرح برستے لگے اور ذکر کونوالا  
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ جب قدر بیہوشی  
رہی اور بہت ہانگے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس  
سے حاصل ہو جائے اور اس قدر کافی ہی باقی مرشد معلوم  
ہو جائیگا۔ جانتا چاہئے کہ مراقبہ تین طرز ہیں۔  
ایک تو یہ کہ سطر شبیہ جیسے نازنین شبیہ اور اس علم  
کا التزام کہ یعنی یقین سے یوں جان کہ اندہ تھا دیکھتا اور  
نستا اور جانتا ہی اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی غافل  
تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں ربطہ لازم ہے اور نماز  
تلاوت اور تمام احوال کو لازم ہے اور جب اس میں استقامت  
ہو جائے دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ کہتے ہیں شروع کرے  
اور اس میں ہی اسی شکل سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط  
کی طرف جھکائے اور اکہین بند کرے اور چشم باطن  
و کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا  
ہے اور جب یہ مشغول کمال کو پہنچ جائے حجاب  
تشبیہ کا اوٹہ جائیگا اور تحقیق جانیکا کہ خدا تعالیٰ  
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ میں  
اور سے معانیہ ہی کہتے ہیں اس میں مشغول ہو اور  
وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان  
کی طرف کرے اور آنچنین

خدا کر وہ برہنیت مختصر تصور کنی کہ روح  
از قالب برہن رفت و از سوادان گوشت  
و بھائیہ حق تعالیٰ مشغول شد اگر کہ برہن  
استقامت یا بر رشتہ برہن پیدا آید یکجا ب رشتہ  
بالائے مقیم آسان باشد و دوم جانب رشتہ در  
دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و شغل  
کہ شغل می گویند ہمین است و درین واسطہ  
و درست نیست

## بیان سبب

اما سبب فنا و نفی ہا السید عمر بن  
الشیخ عبد اللہ البصری الملکی قال نا و لہی  
جدی السید عبد اللہ نا و لہ ابا ہا  
شیخ محمد بن محمد بن سلیمان المقربی  
و قال نا و لہی ابا ہا ابو عثمان الخزازی  
عن ابی عثمان المقربی عن سیدی احمد  
حجی عن سیدی ابن اہیم التاذلی عن  
ابی الفتح الراعی عن ابی العباس احمد بن  
بکر الراعی عن محمد الدین محمد بن یحییٰ  
بن محمد الفیروز آبادی القفوی عن جمال الدین  
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن علی الشافعی  
محمد بن یحییٰ عن محمد الدین عبد اللہ بن ابی  
المقربی عن ابی عمر عن الفضل محمد بن الناصر عن  
محمد عبد اللہ السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلاوی  
الحمدی عن نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر ابی  
الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اوپنی کر سے اسی طرح جیسے مرنے کے وقت تائید  
خیال کرے کہ مری روح قالب سے نکل گئی اور آسان ہے  
گذر گئی اور حق تعالیٰ کہ جائید میں مشغول ہوئی اگر کہ  
اس پر استقامت حاصل ہوگی ایک ذرا سنبھلا کر ہوگا  
اور کمالیکہ آسان بنیں آسان ہوگا اور دوسرا اس کے  
دل میں۔ اور اعلیٰ مرتبہ اور شغلے جو شغل  
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست  
نہیں۔

## تشیع کی سند

وہ مجکودی سید عمر شیخ عبد اللہ بصری ملکی  
کے نواسے نے کہا مجکودی میرے نانا شیخ عبد اللہ  
نے اون کو دی اور شیخ محمد بن محمد بن سلیمان  
مقربی نے اور کہا مجکودی ابو عثمان خزازی  
نے اون کو ملی ابو عثمان مقربی سے اون کو  
سید احمد حجی سے اون کو سید ابراہیم نازی سے  
اون کو ابو الفتح الراعی سے اون کو ابو العباس  
احمد بن ابو بکر روا سے اون کو محمد والدین  
محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی القفوی  
سے اون کو جمال الدین یوسف بن محمد دیمیری  
سے اون کو تقی الدین بن ابوشامہ محمود بن یحییٰ  
اون کو محمد والدین عبد الصمد بن ابوالحیثم مقربی  
اون کو ابی الدین سے اون کو ابو الفضل محمد بن ناصر  
اون کو ابو محمد عبد السمہ قندی سے اون کو ابو بکر محمد بن علی  
سلامی مدادی اون کو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر  
سے اون کو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم صوفی سے

شیخ کی سند

قال سمعت ابا الحسن الماکی وقد رايتہ  
 وفي يده نسخة فقلت يا اوستاذ انت  
 الى الان مع السجدة تقول كذا رايت اوستاذ  
 الجليل وفي يده نسخة فقلت يا اوستاذي  
 وانت الى الان مع السجدة فقال كذا رايت  
 اوستاذي سري بن المقلس السقطي وفي يده  
 نسخة فقلت يا اوستاذ وانت مع السجدة  
 فقال كذا رايت اوستاذي معروف  
 الكرخي وفي يده نسخة فسألت عباسا لثني  
 عنه فقال كذا رايت اوستاذي بشرح الخ  
 وفي يده نسخة وسألت عباسا لثني عنه فقال  
 رايت اوستاذي عمر المكي وفي يده نسخة فسألت  
 عباسا لثني عنه فقال رايت اوستاذي الحسن  
 البصري وفي يده نسخة فقلت يا اوستاذ مع  
 عظم شأنك وحسن عبادتك وانت  
 الى الان مع السجدة فقال لي هذا شيء كنا  
 نستعملناه في البدايات ما كنا نتركه في  
 النهايات انا احب اني اذكر الله بقلبي و  
 يدي ولساني قال الشيخ ابو العباس البرد  
 تبين من قول الحسن البصري السجدة كانت  
 موجودة متخذة في عهد الصحابة لقوله  
 هذا شيء كنا نستعملناه في البدايات وبلغنا  
 الحسن من غير شك كانت  
 مع اصحاب رسول الله صلى الله  
 عليه وآله وسلم فانه ولد

ادھون کے کہا میں نے سنا حسن المکی سے کہ حضرت محمد بن ابی بکر نے دیکھا کہ اس نے  
 ہاتھ میں جو تھیں کہا حضرت ابی بکر نے اسے تسبیح ہاتھ میں لے کر  
 کہا ادھون نے دیکھا تھا حضرت عید کو اور کہنے کہا تھا حضرت  
 تک تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں انھوں نے کہا نبی الیاسی کہا تھا اپنے  
 سقلی کو اور ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی تو میں نے کہا  
 حضرت ابی بکر نے تسبیح رکھنے میں انھوں نے  
 کہا میں نے الیاسی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف  
 کرخی کو اور کہنے ہاتھ میں تسبیح تھی اور میں نے یونین  
 بوجھا تھا حبیطی نے مجھ سے جو چاہا تو انھوں نے  
 کہا ہم نے یونین دیکھا تھا اپنے مرشد بشرح الخ  
 کو ادھون سے یونین دریافت کیا جیسے مجھ سے  
 ادھون نے کہا میں نے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو  
 ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی میں نے سوال کیا اسی طرح  
 حبیطی نے مجھ سے یہ انھوں نے کہا میں نے  
 اپنے اوستاذ حسن البصری کو ان کے ہاتھ میں  
 تسبیح تھی میں نے کہا اے حضرت یہ آپ باوجود  
 اسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی  
 اور ابی آپ کے ہاتھ میں تسبیح ہے انھوں  
 نے کہا کہ یہ یہ ایک ایسی شے ہے کہ ہم ابتدائیں اس کا  
 استعمال کرتے تھے تو ہم نے نہایت یمن بھی نہ کر کیا میں نے  
 رکھا ہوں اس امر کو کہ ذکر اللہ دلسر کروں اور ہاتھ نہ اڑا  
 زبان سے شیخ ابو العباس برداد فرماتے ہیں کہ حسن البصری  
 قول کر روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور تھوڑے مجاہد کو  
 میں جواہون کہ آیا یہ اسی شے ہے کہ ہم ابتدائیں کیا کرتے تھے  
 اور ابنا حسن البصری کی بیشک تھی صحابہ رسول اللہ صلی

لسنتین بقیا من خلافت عمر و رای عثمان  
 و صلیا و طحتر رضی اللہ عنہم و حضر یوم  
 الدار فی قضیۃ عثمان و عمر اربع عشر  
 سنہ و روی عن عثمان و علی و عمران بن  
 حصین و معقل بن یسار و ابی بکرۃ و ابی  
 موسی و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ  
 رضی اللہ عنہم و خلق کثیر من الصحابہ  
 و الخلاف فی رواۃ عن علی رضی اللہ عنہ  
 مشہور انتہی و اما دلائل الخیرات فاخبارنا  
 بہ شیخنا ابوطاہر عن النبی احمد النخعی عن  
 السید عبد الرحمن الادریسی الشہیر  
 بالحجوب عن ابیہ احمد عن جابر محمد  
 عن ابی جعدہ احمد عن مولف السید الشریف  
 محمد بن سلیمان البحر ولی رحمۃ اللہ  
 و اما قصیدۃ البردہ فاخبارنا بہ ابوطاہر  
 عن النبی احمد النخعی عن محمد بن العلاء  
 الناعلی عن سائر الشہوراء عن النجم  
 الغبطی عن تنبیہ الاسلام زکریا عن ابی  
 اسحاق الصائغی عن الصلاح محمد بن محمد  
 بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر الراشی  
 عن ناظم ہاشم شرف الدین محمد بن سعید  
 حاد البوصیری رحمۃ اللہ کاتب حروف گوید  
 ایست انجہ از بیان سلاسل درین سالہ عشر بعد  
 از ان کہ بعض اسانید علم حدیث و علم فقہ و غیر مما حوا  
 آمد و محمد مداد و آخر اظہار ہر دو علی مدنی سنہ ۴۱۹  
 ۴۲۰ محمد و آلہ اجمعین

حبیب و درس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچے  
 اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طحتر  
 رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو  
 حضرت رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو اون کی عمر  
 چودہ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی روایت  
 کی کہ عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن  
 یسار و ابوبکر و ابو موسی و ابن عباس ابن جابر  
 بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور  
 ان کا حضرت علی سے روایت کرنا میں خلافت شہور تھی  
 و لائل الخیرات کی سند - اور دلائل الخیرات  
 کی کہو احیاز دی ہماری شیخ ابوطاہر و شیخ احمد  
 نخعی سے انہوں نے سید عبد الرحمن اور شیخ  
 محبوب سے انہوں نے اپنے والد احمد کو انہوں نے  
 ان کے دادا محمد سے انہوں نے ان کے پردادا احمد سے انہوں  
 نے اس کے مصنف سید شریف

محمد بن سلمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے -

قصیدہ ہر وہ کی سند - کہو خبر دی  
 قصیدہ ہر وہ کی ابوطاہر شریف احمد نخعی سے انہوں نے محمد بن علی  
 سے انہوں نے سالم ہمدانی سے انہوں نے نجم غبطی سے انہوں نے شریف  
 الاسلام از زکریا احمد شافعی صائغی سے انہوں نے صلاح محمد  
 بن محمد بن شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر الراشی سے انہوں نے  
 اس کے ناظم شرف الدین محمد بن سعید بخاری صمدی رحمۃ اللہ علیہ سے  
 کا سبب حروف استہادیہ ہی بیان سلاسل کا اس سال میں  
 اور علم حدیث فقہ و غیر کی سند کا ذکر یہ ہو گا فقط ۴۲۰

سند و لائل الخیرات

قصیدہ ہر وہ کی سند

محمد مداد و آخر اظہار ہر دو علی مدنی سنہ ۴۱۹

# ہوالغریز الاولیٰ الرحیم

محققین مسلمانانہ کو ضرور ہو

کہ یہ کتاب علم سلوک میں لاجواب، امین طریقہ انکار و شکار ہے۔ خانوادہ نکاح و توبہ برائے ہر ایک و کمالک لگ لگا آئے اور جو فرقہ جہان جہان نہیں سمجھتا کی تشریح اور صحت افغانی کی ہے۔ اور اس سلسلہ کا ارتباط حقین طریقوں کے ایک پیچ میں بیان کیے ہیں۔ واقعی یہ کتاب قابل دید ہے۔ چونکہ یہ کتاب باب ہی اور ہر دیار و مہار سے شائع و تصنیف کی خوشبو کا فیور روز افزون تھی۔ اس واسطے اس خاکسار نے اس کو مع ترجمہ اردو طبع کیا ہے۔ ناظرین کی خدمت عالی میں التماس ہے کہ بسبب عظیم الفرستی اور مقول کے غلط ہونے کی وجہ اگر کسی قدر غلطی ہو تو عاجز کو معاف فرماویں۔ ان باب انشاء اللہ آئندہ کی تصحیح اور خوش خطی کا پورا پورا انتظام کیا جاویگا۔ صرف دو کمر شخصوں کی تصحیح کے اعتبار پر پرنٹور اجا یا کر لیا۔ چنانچہ جو ایک سال اللطاف القدس جو بیچلر چکا ہے وہ اب بالکل مطبع میں ہو چکا تھا اور طالبوں کی درخواست پر بریلی اتی اتی اس سبب اب اس کو مع ترجمہ اردو پاکیزہ اور عمدہ قطع پر با تمام صحت خود طبع کیا جا رہا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ میں کر رہا ہے معلوم ہو جاویگا۔ جس صاحب کو حقد ر نسخہ کتاب بذا اور دیگر رسائل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالغریز صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب مولوی امجد علی صاحب شہید رحمہ اللہ علیہم سے مطلوب ہیں مطبع احمدی بازار دریا کلاں دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷ سے طلب فرماویں۔

2733

اور

ہر قسم کے قرآن شریف حائل سادہ ترجمہ و کتب بیانات عربی۔ فارسی۔ اردو۔ و کتب رسد میں عربی۔ و سرکاری۔ و کتب تصوف و لغات و خط و نیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبدالحی صاحب محدث الہی و حضرت خلیفہ کلمہ بہر صاحب جہان آبادی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتی مولوی نذیر حسین صاحب مولوی الطاحین صاحب و مولوی عبدالحی صاحب حقانی۔ و دیگر کتب مطبوعہ و کتب مکتبہ لکھنؤ کا پورا اگر میرٹھ دہلی وغیرہ اور کتب شرفیابیات مانہ اور رد و تقلد وغیرہ تقلد و شیعوہ وغیرہ کا ہی اس دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷ ادبی سرفہ قیمت آنے پر بکھارت مل سکتی ہیں اور تاج و نکاح نہایت کفایت کے ساتھ خاص طور پر معاملہ کیا جاتا ہے فقط

الشہرہ۔ فاکس مولوی محمد صاحب کلیمی مجتہدی عاجز بہر اللہ بازار کلاں دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷ مطبع احمدی دہلی